حقوق العلم

مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب قبلہ

آجکل زمانہ کی حالت جیسی دگرگون ہو گئی ہی ناگفتہ بہ ہی اور آجکل علوم دین کی طرف سے جیسی عام بے رغبتی ہو گئی ہی بالکل ظاہر ہی علوم دین کے قدر دانون کو عوام نے جسقدر غلط الزامات اور جھوٹے اعتراضات کا تختۂ مشق بنا رکھا ہی اسمین انصاف کا ناحق خون کیا گیا ہے لیکن ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

عوام کی اس ناقدری سے علم دین مین کسیطرح کا نقص نہین ثابت ہو سکتا اہل انصاف پر یہ بات آفتاب نصف النہار کی طرح تابان اور درخشان ہی کہ ان تمام خرابیون کی اصل عوام کی غلط فہمی اور حقوق علوم دین اور حالات علماے دین سے محض ناواقف اور بے خبر ہونے پر مبنی ہی چونکہ علم دین ابقاے اسلام کیلیے موقوف علیہ اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے علۃ تامہ اور سبب ہی اس وجہ سے اسبات کی از حد ضرورت تھی کہ عوام کی اس غلط فہمی کے لیے کوئی مناسب نسخہ تجویز کیا جاے جو ان خرابیون کے دفعیہ کے لیے مفید ہو یعنی عوام کو علوم دین کے حقوق اور اسکے مفید نتائج سے آگاہ کرے اور علماے دین کے صحیح حالات کا عمدہ فوٹو انکی نظرون کے سامنے پیش کر دے چنانچہ اس ضرورت کی تکمیل کے لیے حامی السنۃ ماحی البدعۃ حکیم الامۃ حضرت مولانا **اشرف علی** صاحب قبلہ مد ظلہ العالی نے ایک نہایت اکسیر نسخہ تجویز فرما کر **حقوق العلم** کے نام سے موسوم فرمایا ہی اور احقر نے منفعۃ خلائق کی نفع رسانی کے خیال سے اس کیمیاوی نسخہ کو شائع کرنے کے واسطے حضرت مصنف مد ظلہ سے اجازت کامل حاصل کر کے اپنے مطبع احمدی مین طبع کرایا ہی کتابت صحت اور کاغذ کی عمدگی مین بھی اہتمام کیا گیا ہی قیمت اس گوہر بے بہا کی باوجود ان تمام خوبیون کے محض نفع عام کے خیال سے صرف … آنہ رکھی گئی ہی شائقین جلد طلب فرمائین علاوہ اسکے ہر قسم کی کتابین بذریعہ ویلو حسب الطلب روانہ ہو سکتی ہین فہرست کتب بر کاٹکٹ آنیسے مفت روانہ کی جاتی ہے۔

… مطبع احمدی وکٹوریہ گنج لکھنؤ

خطبۂ تربیۃ السالک و تنجیۃ الہالک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد الحمد والصلوٰۃ فقد قال اللہ تعالیٰ ولکن کونوا ربانیین الآیۃ وھو الذی یربی الناس بصغار العلوم قبل کبارھا کما قالہ ابن عباسؓ یہ آیت بنا بر تفسیر مذکور تربیت دینیہ کو بلحاظ استعداد مامور بہ تبلا رہی ہی جسکے مختلف و متعدد شعبون مین ایک خاص قسم تربیت کی علماً و عملاً قریب قریب مفقود ہو رہی ہی اور وہ تربیت باطن کی ہی باعتبار مقامات کے احوال و افعال و آثار و ارادات و خطرات کے اور تجربہ ہی کہ بدون اس تربیت خاص کے اصلاح باطن کی نہین ہوتی اور جسکو بدون اسکے اصلاح سمجھا جاتا ہی وہ خود حالت غیر مقصود ہی اور اس غلطی مین بکثرت مستفیدین و مفیدین مبتلا ہین الحمد للہ والمنۃ کہ شیخین جلیلین حضرت مولانا و مرشدنا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ صاحب تھانوی ثم المکی اور انکے خلیفۂ اعظم حضرت مولانا و ہادینا الحافظ الحاج رشید احمد گنگوہی قدس سرہما و عم برہما کی خدمات بابرکات کی حاضری و کثرت لزوم کی بدولت اس تربیت کے اصول صحیحہ جو گوش و ہوش تک پہونچے وہ اپنے لیئے بھی اور دوسرے طالبین کے لیئے بھی غلطیون سے نکالنے والے اور تشویش و کلفت سے بچانے والے اور راہ حق تک پہونچانے والے اور شفا و جمعیت کے بخشنے والے ثابت ہوئے اسلیئے اپنا بھی دل چاہا اور بعض کارم احباب نے بھی تحریک فرمائی کہ اس قسم کے جو خطوط آیا کرین اور انکے جواب جایا کرین اگر وہ نقل کر لیئے جایا کرین اور جب کچھ معتدبہ حصہ ہوجایا کرے وقتاً فوقتاً شایع کر دیے جایا کرین تو مبتلیوں کے لیے ایک نہایت بکار آمد دستور العمل تیار ہو جاوے چنانچہ شوال ۱۳۲۹ھ سے اسکا سلسلہ شروع ہوتا ہی اللہ تعالیٰ سے دعائے اتمام کرتا ہون اور اسکا نام تربیۃ السالک رکھتا ہون اور ان مضامین مین بعضے سوال و جواب کی شکل مین ہین اُسکی علامت س او ج ہی اور بعضے جو اپنے حال کی اطلاع دیتے ہین اور اسپر رائے ظاہر کیجاتی ہی اسکو بلفظ حال و تحقیق لکھا گیا ہی اور گو یہ مضامین دقیق

اور لذیذ نہین ہین مگر نسخہ طبیہ مین نہ غموض ہوتا ہی اور نہ کسی کو اُسپر وجد ہوتا ہی ایسے مضامین غیر منضبط علمیہ کی امداد الفتاوی مین نقل ہونیکا التزام کیا گیا ہی اور امداد الفتاوی مین جو مضامین اس رسالہ کے رنگ کی نقل کر دی گئی ہین اس رسالہ مین اُنکے لے لینے کا بھی ارادہ ہی اور ایک خط کے مضامین کو دوسرے خط کے مضامین سے متمیز کرنے کے لئے درمیان مین ایک خط فاصل بنا دیا گیا تاکہ ہر خط کے اجزاء کا تناسق سہولت سے سمجھ مین آسکے۔

کتبہ اشرف علی عفی عنہ

تربیۃ السالک و تنجیۃ الہالک

(حال) بعد نماز جمعہ وعظ کا معمول تھا لوگون کی بے توجہی دیکھکر خیال ہوا کہ یہ میرا ذاتی قصور ہی ورنہ لوگ خود گرویدہ ہوتے اسلئے ترک کر دیا۔

(تحقیق) اچھا کیا پھر شروع کیجئے اور یہ مسلک رکھیئے ع

کس بشنود یا نشنود من گفتگوی میکنم

(حال) قیام مدرسہ وغیرہ سے فکر اصلاح الناس کر رہا ہون لیکن اپنے تئین کورا پاتا ہون

(تحقیق) نفع رسانی کی برکت سے انشاء اللہ کورے نہ رہین گے نیز اقامت مدارس سے زیادہ اس زمانہ مین کوئی عمل نہین ہی۔

(حال) جو خلوص و ذوق پہلے عبادت مین تھا اب نہین پاتا ہون۔

(تحقیق) ذوق مطلوب نہین کیونکہ وہ ایک حال ہی نہ کہ مقام اور مطلوب مقامات ہین نہ کہ احوال ورفرق دونون مین اختیاری اور غیر اختیاری ہونیکا ہی اہل فن کا قول ہی المقامات مکاسب و الاحوال مواہب حضرت فرمایا کرتے تھے کہ طالب لذت طالب حق نہین ہی۔ کام مین لگنا چاہیئے ثمرہ پر نظر نہ چاہیئے۔

(حال) کبھی ایسے وساوس قلب پر آتے ہین جنسے ایمان کا خطرہ رہتا ہی۔

(تحقیق) یہ تو رحمت ہی کیا حدیث میں آپ نے ذاک صریح الایمان نہیں پڑھا اور اسمین بڑی حکمت ایک یہ ہی کہ اس سے عُجب کی جڑ کٹ جاتی ہی اور عدم تضرر یقینی اور منصوص ہی۔

(حال) قبل فجر بارہ تسبیح اور بعد فجر تیرہ ہزار اسم ذات بعدہ حفظ قرآن مجید بعدہ تدریس بعض کتب صرف و نحو اور بعد ظہر بارہ ہزار بار اسم ذات بعدہ مطالعہ بخاری شریف اور رات کو نیز کبھی دنکو مطالعہ فتوح الغیب وغیرہ یہ معمولات ہین اور یہ شعر

بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر	این چنین تسبیح کے دارد اثر

(تحقیق) خدا جانے کس کا شعر ہی تجربہ ہی کہ ایسی میں بھی اثر ہی مگر شرط یہ ہی کہ قصد ہوا اثر کا یعنی خشوع کا عاجلا اور رضا و ثواب کا آجلا البتہ اگر کسی کا قصد نہ ہو تو انما الاعمال بالنیات کی بناء پر یہ شعر صحیح ہی۔ مگر آپ تو اس سے محفوظ ہین

(حال) بسا اوقات نفس عاصی بندون کو نظر حقارت سے دیکھتا ہی اور اپنے کو اہل علم سمجھکر دوسرے سے تعظیم چاہتا ہی حالانکہ نہ علم کا اثر ہی نہ عمل کی ہمت کبھی رئیس زادہ سمجھکر توقیر کی خواہش ہوتی ہی حالانکہ العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین۔

(تحقیق) یہ سب وساوس ہین جب آپ انکو برا سمجھتے ہین اور قصد نہین ہی کہ ایسا خیال ہو بلکہ یہ قصد ہی کہ ایسا نہ ہو تو یہ نہ طلب تعظیم ہی نہ تکبر ہی نہ ترفع ہی کیونکہ یہ سب افعال مذمومہ اختیاری ہوتے ہین پس جو اختیاری نہو وہ اخلاق مذمومہ سے خارج ہی صرف وسوسہ ہی اخلاق مذمومہ کا جسپر مواخذہ نہین اور اخذہ عدم ہی ہی۔

(حال) حضور نے جو بعد تہجد کے تیرہ تسبیح کو پڑھنے کو فرمایا تھا مسلوف وہ فدوی بحمد اللہ پابندی سے پڑھتا ہی اور نیز تین تسبیح بعد نماز پنجگانہ کے ایک تسبیح دوسری تہلیل تیسری تکبیر یہ بھی مقیدی سے پڑھتا ہی لیکن انکے پڑھنے سے حضور قلب جو کہ نہونے سے دل کو افسوس ہوتا ہی اگرچہ فدوی کوشش بھی کرتا ہی پر ایسا نہین ہوا ارشاد ہو مطلع فرمایئے۔

(تحقیق) استقامت علی الذکر خود ایک مقام رفیع ہی اور حضور قلب وغیرہ یہ حالات ہین اور
مقام افضل ہوتا ہی حال سے آپ ہرگز افسوس نہ کیجئے۔ خدای تعالیٰ کا شکر کیجئے اور وہ حدیث
یاد کیجئے۔ فاما من کان من اھل السعادۃ فسییسر لعمل اھل السعادۃ پس عمل کی تیسیر
خود سعادت کی دلیل ہی اور سعادت ہی مقصود جلیل ہی البتہ احضار قلب یعنی خود متوجہ رکھنا قلب کا
یہ ضروری ہی پھر خواہ حضور تام اُسپر مرتب ہو یا نہو جب وقت آویگا انشاء اللہ احوال بھی
عطا ہونگے کام مین لگے رہیے انشاء اللہ تعالیٰ ع

کلبۂ احزان شود روزی گلستان غم مخور

مین بھی دعا کرتا ہون۔

(حال) مجھپر خوف خداوندی غالب ہی۔

(تحقیق) اس صورت مین اکسیر ہدایت یا اور کسی کتاب مین رحمت آلہیہ کے مضامین
خوب دیکھنا چاہیئے۔

(حال) قرآن شریف پڑھنے بیٹھتا ہون گریہ کے مارے پڑھا نہین جاتا۔

(تحقیق) رحمت و بشارت کی آیات اسکا علاج ہی۔

(حال) آپکا نام یاد آتا ہی اُسوقت بھی یہی حالت ہوتی ہی۔

(تحقیق) اُسوقت کسی اور کام مین لگ جانا چاہیئے۔

(حال) ببرکت تصرف حضور عالی بیعت فرما لینے کے بعد ہی غلام کے گھر مین سے جن کا
خلل جاتا رہا اور سال بھر سے زاید کی تپ کافور ہوگئی اب بالفعل نہ مریضہ کو شکایت ہی اور نہ بچے پر
کچھ اثر ہی۔ غلام اخیر رمضان مین علیل ہوگیا بوجہ ضعف وعلالت ابتک محنت نہین ہوئی ہی
جس سے ذکر سے جو کسی قدر یکسوئی پیدا ہوئی تھی جاتی رہی اور وہ ذوق شوق مٹ گیا میری
بڑی سالی کو اپنی بہن کی حالت سنکر کمال اشتیاق بیعت پیدا ہوا ہی چونکہ اُنکے میاں کے درمیان مین

مناقشہ تھا اسلیئے مین نے درستیٔ اخلاق کی نصیحت کر دی ہی اور کہدیا ہی کہ اسکے بعد حضرت کو بیعت کے لیے لکھونگا اور انکو جلدی ہی جیسا ارشاد ہو۔

(تحقیق) صحت مرضی سے مسرت ہوئی اللہ تعالی مبارک فرماوین اور ہمیشہ اپنی حفاظت مین رکھین مگر انکی بہن کو جو یہ قصہ دریافت کرکے اشتیاق بیعت ہوا یہ انکی ناواقفی کی بات ہی نہ یہ کوئی کمال ہی اور نہ اسکو باطن سے کچھ تعلق ہی اور خود یہ بھی یقینی ہی کہ صحت مین بیعت کو کچھ دخل نہین ہی بیعت تو صلاح دین کے لیے ہی اسلیئے انکو اس باب مین حقیقت سے آگاہ کر دیا جاوے پھر انکی جو رائے ہو ذوق وشوق ویکسوئی یہ مقاصد نہین کام شروع کیجیے اور مقصود رضا کو سمجھیئے۔

(حال) معمولات رمضان شریف مین بوجہ ضعف طبیعت کے چھوٹ گئے تھے اب یکم شوال سے شروع کئے ہین مع شغل سرمدی آجتک کوئی نیا امر پیش نہین آیا لیکن اتنی کیفیت تو معلوم ہوئی ہی کہ شریعت کے ہر امر مین تعمیل کرنے کو جی چاہتا ہی۔ مرضی خداوند کریم کیا ہی؟ معلوم نہین مجھسے کسی بات کی پوری تعمیل نہین ہوتی اور ضیاء القلوب مین جو ظہور انوار وغیرہ کا ذکر دیکھتا ہون وہ آثار تو کچھ معلوم نہین ہوتے ہین تو کسی قابل نہین حضرت کی کیا خدمت ہمسے ادا ہوگی اللہ تعالی حضرت کو جزائے خیر دیگا جس صورت سے ہمارے حصول مراد ہو ایسی تربیت فرماوین معلوم نہین کیا سبب اپنے ہمعصر سب علماء دنیا دار بد خواہی کے درپے ہین دعا فرماوین۔

(تحقیق) اگر کوئی نیا امر بھی ہوتا تو اس سے زیادہ تھوڑا ہی ہوتا کہ شریعت کے ہر امر کی تعمیل کو دل چاہتا ہی اور جب یہ بات پہلے نہ تھی تو یہ نیا امر بھی ہوگیا انوار وغیرہ کی فکر وطلب مین نہ پڑیئے وہ لوازم اور مقاصد سے نہین عوارض اور زوائد سے ہین بعض کے لیئے انکا نہ ہونا مصلحت ہی کہ حجاب ہوجاتا ہی۔ بدخواہی کا سبب حق پرستی ہی شکر وصبر کرنا چاہیئے۔

(حال) حسب ارشاد حضور کے قصد السبیل سے بفضلہ عامی مشغول کا ذکر کرتا ہون بعد عشا جو وتروں سے پہلے نفل فرمائی ہین اگر حضور کچھ تعداد تعین فرمادین تو بہتر ہو دیگر حضور نماز میں دل بہت گھبراتا ہی ایسی حالت ہوجاتی ہی کہ نیت توڑ کر بھاگنے کو ہوجاتا ہوں مگر ابھی تک ایسا موقع پیش نہین آیا حضور دعا بھی فرمادین اور جو کچھ حضور تجویز فرمادین حضور کو اختیار ہی۔

(تحقیق) آٹھ نفلین کافی ہین نماز مین یہ تصور کیا کیجیے کہ عرش پر روشنی مشابہ نور کے پھیلی ہی اور وہان سے مثل بارش کے میرے قلب پر مترشح ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی وحشت دفع ہوجاویگی اور کوئی وقت بھی پندرہ بیس منٹ خلوت مین تصور کیا کرین اور چلتے پھرتے یا باسط کی کثرت ہر وقت رکھیں بعد دو ہفتہ پھر اطلاع دین۔

(حال) اول تو مین کرتا ہی کیا تھا مگر جو کچھ بھی ہوتا تھا آجکل بعض عوارض کی وجہ سے سب درہم برہم ہوگیا ابھی تک التزام پڑھنا نہین ہوتا۔ جب التزام کرتا ہون عوارض وحوادث پیش آجاتے ہین جسکی وجہ سے التزام کیا بالکل پڑھنا موقوف ہوجاتا ہی۔

(تحقیق) یہ بھی ایک قسم کا دوام ہی کہ کبھی ہو کبھی نہ ہو بالخصوص جب سبب اسکا عذر ہی دوسرے یہ کہ کامیابی اس پر موقوف نہین کہ کبھی ناغہ ہی نہ ہو۔ اس دھن مین لگا رہی گو ناغہ بھی ہو مگر اسکے درپے رہے ایکروز مقصود حاصل ہوگا۔

(حال) معاصی مین گرفتاری ہونے لگتی ہی اسکی وجہ سے مین ناامید ہوجاتا ہون۔

(تحقیق) کوئے نومیدی مرو کامیدہاست ؏ سوئے تاریکی مرو خورشیدہاست۔

(حال) مجھکو یہ خیال سخت دامنگیر ہوتا ہی کہ شاید نعمت عظمی میری تقدیر مین نہین اُسوقت نہایت افسوس ہوتا ہی اور حالت یاس ظاہر ہوتی ہی اب بجز اسکے اور کوئی چارہ خیال مین نہین آتا کہ صرف آپ کی ذات مقدس کی دعا پر بھروسہ کرون اور اپنے کرتوت سے درگذرون اکثر یہ امر پیش آیا ہی کہ تہجد کے وقت آنکھ نہین کھلتی۔

(تحقیق) حدیث مین ہی لاتفریط فی النوم۔

(حال) اب اگر یہ بھی میسر نہین تو اور کیا اُمید ہو سکتی ہی افسوس ہی افسوس ہی۔

(تحقیق) یہ کیا تھوڑی دولت ہی ؎

دوست دارد دوست این آشفتگی	کوشش بیہودہ بہ از خفتگی

(حال) خیال ہوتا ہی کہ اس حیات سے تو ممات بہتر ہی آئندہ کو معاصی سے تو چھٹکارا ہوگا اسکا علاج آپکے ہاتھ مین ہی مین منتظر ہون کیا کرون اسکا علاج ارقام فرماوین۔

(تحقیق) اول ہمت ورجو کوتاہی ہوجاوے استغفار۔

(حال) اور کوئی صورت ایسی ضرور تحریر فرماوین کہ تہجد کو بالضرور بیدار ہو جاؤن اور اپنے کام مین لگ جاؤن

(تحقیق) سردست اول شب مین کر لیا کیجیے۔

(س) جس پیر کے مرید اکثر بلکہ قریب قریب کل بے نمازی ہون کیا وہ شخص بیعت کی صلاحیت رکھتا ہے

(ج) صلاحیت نہین رکھتا۔

(س) کیا ولایت ایسی شئے ہی کہ جسکو پیر چاہے یون کہکر کہ تجھکو امانت سونپتا ہون دیسکتا ہی۔

(ج) ولایت ایسی چیز نہین بعض کیفیات مین ایسا ہو سکتا ہی جو کہ ولایت مین کچھ دخیل نہین۔

(حال) نماز پڑھنے کے وقت مین خصوصًا نماز مغرب مین زیادہ تر التحیات مین قلب سے ایک قسم کی کشش پیدا ہو کر بدن مین لرزا ہو جاتا ہی اکثر وقت ذکر جاری ہو جاتا ہی قلب سے

کبھی زبان سے بھی ذکر جہر جاری ہو جاتا ہی اکثر اس قسم کی کشش سی محسوس ہوتی ہی۔

(تحقیق) مبارک ہو یہ آثار غلبہ ذکر کے ہین جسکو اصطلاح مین سلطان الاذکار کہتے ہین اور نماز کے متصل ایسا ہونا علامت ہی نماز کیساتھ مناسبت تامہ ہو جانیکی یہ دوسری کیفیت محمودہ مقبولہ ہی اللہ تعالیٰ برکت و استقامت بخشے۔

(حال) مراقبہ ترک ہو جاتا ہی وجہ یہ ہی کہ بندہ کو پڑھانے کا مشغلہ زیادہ ہو گیا۔

(تحقیق) کچھ غم کی بات نہین پڑھانا بھی عبادت ہی مقصود اسکا اور مراقبہ کا مشترک و احد ہی البتہ اگر کسی وقت وہ بھی ہو جاوے گو قلیل ہی وقت مین سہی تو نافع و اصلح ہی۔

(حال) حسب اجازت ذکر دو ضربی جہر کے ساتھ کبھی کر لیتا ہون اس ذکر مین زبان شیرین ہو جاتی ہی اور بہت لذت معلوم ہوتی ہی۔

(تحقیق) حلاوت معنویہ کا حسیہ ہو جانا علامت ہی سرایت الذکر فی الذاکر کی جسکی طرف حدیث مین اشارہ ہی فی لحمی و فی شعری و فی عصبی فی دمی یہ بھی آثار سلطان الذکر سے ہی

(حال) رات کی جو بارہ تسبیح ارشاد ہوئی معمول ہی اور دن کے اذکار کبھی تین ہزار کبھی پانچ ہزار الغرض فرصت کے مطابق زیادتی کمی ہوتی ہی دعا سے شاد فرما دین کوئی جدید کیفیت ہو گی اطلاع کرونگا۔

(تحقیق) استقامت علی الاعمال خود ایک رفیع حالت ہے جو سب کیفیات سے ارفع ہی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(حال) بندہ کو عبادت مین لذت نہین معلوم ہوتی ہی اور طاعت حق کی طرف دل بندہ کا راغب تام نہین ہی۔

(تحقیق) عبادت مین لذت اختیاری نہین امور غیر اختیاری کے پیچھے نہ پڑ جانا چاہیے اپنی قدرت و اختیار کے کامون مین لگا رہنا چاہیے۔

(س) ایک شخص عالم دیندار پرہیزگار متبع شریعت ایک شخص کا مرید ہی اور طریقہ علیہ صوفیہ کا معتقد اور اولیائے کرام سے نہایت محبت رکھتا ہی اُسکا شیخ بھی بزرگ متبع شریعت و سنت ہی لیکن رابطہ شیخ و تصور شیخ سے بوجہ اسکے کہ بعض علماء اُسکو ناجائز بتاتے ہین اُسکا دل خائف رہتا ہی۔ نیز ختم مجدد صاحبؒ جسکی نسبت مرزا مظہر جان جانان رحمہ اللہ مریدون کو اپنے مکتوبات مین ہدایت کرتے ہین اور نہایت مفید بتاتے ہین اُسکے دل مین وسوسہ پیدا ہوتا ہی اور صوفیہ کے ہان خصوصًا مجدد صاحبؒ کے ہان واسطہ جزو اعظم طریقہ ہی نیز ارواح اولیاء کو ایصال ثواب بغرض امداد فیض باطنی بھی صوفیہ مین معمول ہی یہ وسوسہ شیطانی ہی کہ اُسکو سلوک سے باز رکھتا ہی یا اُسمین واقعی کچھ نقصان دین کا ہی براہ عنایت مفصل جواب سے مطلع کرین کہ اطمینان ہو۔

(ج) یہ شخص جنکو شغل رابطہ و ختم بغرض افاضہ باطنیہ از ارواح مین خدشہ ہی بفضلہ تعالیٰ خالص توحید سے مشرف ہین یہ وسوسہ شیطانی ہرگز نہین نہ ان اعمال کا ترک کرنا اُسکو ذرا بھی کچھ مضر ہی بلکہ جب اُسمین خلجان ہی تو کرنے سے ہرگز نفع نہو گا وہ بے فکر رہین اور یہ دونون کام نہ کرین خالی اذکار اور دوسرے اشغال پر اکتفا کرین انشاء اللہ یہ دولت نسبت نصیب ہوگی کوئی خاص شغل شرط فیض نہین ہی۔ یہ دونون امر یعنی شغل اور ختم مذکور اکثر حالات مین محل خدشہ ہین اور اگر بالکل خدشات سے پاک بھی ہون۔ تب بھی جن پر مذاق نسبت بسہولت غالب ہی اُن کی طبیعت اِن سے آبی ہی۔

(حال) جب سے حضور سے جدا ہوا ہون بعضے اوناس دنیا نے گرفت کی اور ہمیشہ تو ان سے بالکل ہی کیونکر طالبون کو بعضے افعال و اقوال شنیعہ سے بدون سخت گوئی اور زبانی ممانعت کے باز رکھنا دشوار ہی۔ دوم عورت کو راہ شریعت اور خلق حسنہ کے مطابق چلانا اور نسا کی بدخلقی سے صبر کرنا بندہ کو نہایت دشوار ہی دعاء خیر فرماوین اور ارشاد فرماوین کہ طالبان کو علم دین اور اخلاق کی تعلیم دینا بہتر ہی یا زیارت مقبرہ اولیا اور سفر۔ سالک کے لیئے با اسباب

وتدبیر توکل کرنا بہتر ہی یا بے اسباب میرے فہم کے مطابق ارشاد فرماوین انشاء اللہ حضور کے ارشاد سے تسلی ہوگی۔

(تحقیق) دعاے خیر کرتا ہون وہ حدیث یاد کیجئے المومن الذی یخالط الناس و یصبر علی اذاھم خیر من المومن الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علی اذاھم۔ مبتدی کے لئے خلوت بہتر ہو اور منتہی غیر عالم کے لئے سفر بغرض زیارت مقابر وسیاحت مضر نہین اور مبتدی کے لئے مضر ہی اور عالم کے لئے مانع عن النفع ہی اور ضعیف الہمۃ ومعیل کیلئے اسباب وتدبیر بہتر ہی اور قوی الہمۃ مجرد کے لئے توکل۔ والسلام

(حال) کمترین کو آجکل وساوس وہواجس کا سخت غلبہ ہی طاقت بیان سے خارج ہو اور ایسے وسوسونکا ہجوم ہوتا ہی کہ نقل کرتے ہوے بھی خوف معلوم ہوتا ہی سخت حیرانی وپریشانی مین مبتلا ہون گویہ جانتا ہون کہ راہزن اپنی راہزنی کی تدابیر مین مصروف ہی مگر دفعیہ نہ معلوم ہونے کے باعث سخت درماندگی مین پڑا ہون حضرت مرشد مدظلہ مکہ معظمہ تشریف لیگئے ہین اب اسوقت عالم مین سوا حضور کے اور کوئی چارہ ساز نظر نہین آتا جس سے اپنے مرض کا علاج کراؤن حضور والا حال ہی قال نہین۔ عرض بھی نہین کرسکتا جلدی دستگیری فرمائی جاوے اور تو کچھ پاس نہین صرف جو کچھ ہی ایمان ہی اُسکے بھی سلب ہوجانیکا گمان ہی۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ بس زیادہ کیا عرض کرون۔

(تحقیق) وساوس کوئی پریشانی کی چیز نہین پریشانی سے قلب ضعیف ہوجاتا ہی۔

ع۔ ۵ پندرہ محرم ۱۳۳۰ھ کو انکا خط مضمون ذیل کا آیا الحمد للہ اب نہ وساوس کا ہجوم ہی نہ اوہام وہواجس کا تلاطم قطعی طور سے نیست ونابود ہوگئے حضور کا کس زبان سے اور کیسے شکریہ ادا کیا جاوے جو اس اللہ سے وقت مین اس ناچیز اور سراپا قصور کی دستگیری فرمائی گئی ہی آقائے عالم ذات بابرکات کو با ین فیوض وخیرات ہمیشہ ہمیشہ تا قیام قیامت قائم رکھین اور نظر شفقت وتوجہ کی بجانب بیچارہ مبتدل آمین ۱۲

جس سے دونا ہجوم ہوتا ہی بجز بے پروائی اور بے التفاتی کے بلکہ بہتر یہ ہی کہ اس پر خوش ہو اور کوئی تدبیر نہین اس سے قلب کو قوۃ ہوتی ہو اور وساوس کو قبول نہین کرتا بہت جلد قطع ہوجاتے ہین اور حقیقت مین جب اُس مین گناہ نہین تو پھر پریشانی کیون ہون ۔

(س) تصور شیخ مین سلیم الطبع والعقیدہ کے لیئے گنجائش ہی یا نہین ۔
(ج) بدون سائل کے ہم صحبت ہوئے اسکا فیصلہ کسی خاص شخص کے لیئے نہین ہوسکتا اور سوال سے آپکا یہی مقصود ہی ۔
(س) تعلیمات شیخ کے علاوہ طالب ادعیہ ماثورہ واوراد مسنونہ بغیر اجازت شیخ پڑھ سکتا ہی یا نہین
(ج) ہان اس شرط سے کہ وہ تعلیم شیخ مین مخل نہو اور قوت سے زیادہ نہو اور شرع کے خلاف نہو

(حال) جب کوئی کار دنیوی پیش آتا ہی تو اسقدر طبیعت کو انہماک اور دل کو اُس مین مشغولی ہوجاتی ہی کہ اوقات معمولہ مین اُسی کار کے متعلق وساوس اسدرجہ آتے ہین کہ پریشان ہوجاتا ہون یہانتک نوبت پہونچتی ہی کہ معمول چھوٹ جاتے ہین جو جمعیت پیدا ہوتی ہے وہ سب فنا ہوجاتی ہی نہایت خلجان مین ہون اور امور دنیویہ سے سبکدوشی میسر نہین ہوتی بلکہ روز بروز افزونی ہی کبھی ایک چلہ کسی معمول پر مداومت نہین ہوتی ۔
(تحقیق) پریشان نہ ہوجیے اگر دل نہ لگے بے دل لگے ہوئے معمول ادا کریجیے اور اگر پورا نہو سکے تو تھوڑا کر لیجیے مگر بالکل ناغہ نہ کرنا چاہیے تھوڑا سا بھی ہوتا رہے تو برکت رہتی ہی اسکی فکر چھوڑ دیجئے کہ ذرہ برابر کمی نہو جتنی کمی ہوجاوے اُسکا تدارک استغفار سے کردیا کیجئے اور پریشان ہرگز نہون اس سے اور بھی ہمت ضعیف ہوجاتی ہی ۔
(حال) حسب ارشاد حضور اور دعا کی برکت سے اسم ذات روزمرہ چھ ہزار پڑھتا ہون مگر خیالات بجا نہین ہین اور وسوسے بہت آتے ہین اور طبیعت گھبراتی ہی اور کسی ذکر و عبادت

مین جس طرح پیشتر کچھ توجہ اور دل کا لگاؤ اور لذت حاصل تھی وہ بالکل نہین بعض وقت دین دنیا کے خسارہ کا پورا اندیشہ ہوجاتا ہے اور دنیا کی حالت تو مین کچھ عرض نہین کرتا مگر عقبیٰ کے واسطے ضرور تکلیف دیتا ہون میری حالت بہت خراب ہے کیا کرون کچھ روز سرخ کاغذ پر اسم ذات لکھکر دیوار پر چسپان کرکے روزمرہ دیکھا کرتا تھا بعد کو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگر دن مین ہو تو بہتر ہے کچھ روز کیا مگر پھر زمانہ کے جھگڑے کچھ روزگار وغیرہ کے سبب چھوٹ گیا بہت مجبور ہون کمزوری دماغ کی شکایت کیا لکھون سب شکر ہے جو کچھ ارشاد ہو دعا کیجیے اللہ پاک حضور کی قدمبوسی حاصل کرادے۔ بہت بڑا مرض ہے سخت گنہگار ہون اور کچھ مجھ سے نہو سکا ڈر ہے کہ اگر دن بدن اور حالت خراب ہوئی تو آخر وقت کیا کیفیت ہوگی ہان خدا ی تعالیٰ دل مین اپنی محبت کامل طور پر عطا فرمادے تو سب کچھ اُسکے طفیل مین امید ہو۔

(تحقیق) یہ تلوین کے آثار مین سے ہے۔ نیز تشویش خاطر بسبب امور دنیویہ کے اسکا سبب ہوجاتا ہے کیفیات لذت وعدم لذت کی طرف التفات نکرین خود عمل کو مقصود سمجھکر کرتے رہین انشاء اللہ محرومی نہ رہیگی ثمرات پر نظر کرنا یہ اصل سبب ہے پریشانی کا یا باسط بعد عشا کے ۱۰۰ بار روزانہ پڑھ لیا کرین۔

(حال) ذکر اشغال کے وقت ایک مرتبہ روشنی آسمان سے مجھ تک آئی اور مسجد تک کو روشن کردیا اور ایسا ہی پشت کی جانب سے ہوا۔ رات کو جب سوتا ہون تمام بدن پر یا نصف بدن پر یا آنکھون مین روشنی سی اکثر ہوجاتی ہے۔

(تحقیق) یہ روشنی انوار ذکر سے ہے مبارک ہو کسی سے ذکر نہ کرین اور ذکر کو ناغہ بلا عذر نہ کرین اور اسکو کمال نہ سمجھئے اور اپنے کو بزرگ نہ سمجھئے مگر نعمت سمجھکر شکر کرین اور پھر بھی اطلاع دین اور شرع کی سخت پابندی رکھین بدون اسکے روشنی محض غیر مفید ہے۔

(حال) کیفیت ذیل حالات مراقبہ مشابہ خواب ہو کر ایک شب یہ ہوا کہ گویا کسی نے اذان
اور ختم اذان پر بہت زور سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا کلمہ اذان سُنکر بیدار ہوگیا۔
(تحقیق) مبارک ہو علامت ہی اتصال و مناسبت کی عالم قدس کے ساتھ۔
(حال) اس سے پیشتر ایضاً حالات مذکورہ مین بہت زور سے یَاحَیُّ مسموع ہوا
اور مین بیدار ہو گیا۔
(تحقیق) وہی جواب یہان بھی سمجھیے۔
(حال) حالات مراقبہ مین بالکل بیداری مین تصور مین آتا ہی کہ اندک دور روشنیان
گویا میرے قلب کی بائین طرف نزول کرتی ہین رفتہ رفتہ تمام جسم پتھر کیطرح بھاری ہو جاتا ہی
گویا برداشت نہین ہوتی پھر یہ حالت زائل ہو جاتی ہی۔
(تحقیق) انوار علم ہین کہ مستفاد ہین مشکوٰۃ نبوت سے و ثقلہ مستفاد من ثقل الوحی۔
(حال) کیفیات نہار سلطان الاذکار کے مراقبہ مین اکثر تمام وجود مین دھڑکا مثل نداف
کی روئی دُھننے کے معلوم ہوتا ہی قریب بطی الزوال ہی۔
(تحقیق) کیفیات و آثار سلطان ذکر سے ہی کہ ذکر اسی شکل مثالی سے بدن مین سرایت کئے ہوئے
(حال) رات کو گویا آہستہ روشنی ہونے لگی اور اُس روشنی مین تمام جسم دیکھنے مین آیا
(تحقیق) انوار لطائف ہین۔

(حال) تنگدستی سے بعض اوقات تنگدلی ہوتی ہی کیا کرون۔
(تحقیق) کوئی نوکری ملجائے تو قبول کر لیجئے یا کسی مطبع کا کام تصحیح وغیرہ منگا لیجئے۔
(حال) زبان درازی کا عیب مجھ مین بہت ہی اکثر بیکار کلام اضطرار کیا کرتا ہون کیا کرون
(تحقیق) ہمت اور بعد صدور استغفار و تقلیل اختلاط۔
(حال) جب کسی کے پاس بیٹھنے سے غیبت اور دیگر کلام بیکار کا اندیشہ ہو تو آ[illegible]

جلد رخصت کر دیا اور عزلت گزین رہنا مناسب ہی یا کیا۔

(تحقیق) اُنکو رخصت کرنیکی جگہ خود اُٹھ جانا بہتر ہی رخصت کرنے مین دلشکنی ہوتی ہی۔

(حال) حضور نے ارقام فرمایا تھا کہ نماز مین عرش سے قلب پر نور مترشح ہوتا ہوا تصور کرو تو کیا جسوقت امام صاحب قرأت پڑھین اُسوقت کیا کرون اور حضور تفکرات دنیوی کی وجہ سے نماز مین دل نہین لگتا عادتاً ہی پڑھی جاتی ہی۔

(تحقیق) وہ شغل آپکی حالت کے مناسب نہین اُسکو ترک کر دیجیے نماز مین خیالات کا آنا کچھ مضر نہین ہی اس سے پریشان نہون اور اگر اس سے تسلی نہو تو دو چار دن یہان آ کر رہ جاوین اپنی کہین میری سُن جاوین۔

(حال) ذکر کی حالت مین بہت خوف معلوم ہوتا ہی ایک روز ذکر کی حالت مین ایک شخص آیا اُسوقت اسقدر خوف غالب ہوا کہ مین اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور مجھکو کچھ خبر نہین کہ مین کیا کر رہا ہون اور ذکر اللہ اللہ کا زبان پر تھا اور آواز بہت بلند ہو گئی یہانتک کہ گلا پڑ گیا اور کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی شخص دائین جانب آ کر بیٹھا ہی اور بہت خوف معلوم ہوتا ہی اور چند روز سے ہر وقت کان مین ایک آواز آتی رہتی ہی جیسے تار مین ہوا لگتی ہی اور اس سے آواز پیدا ہوتی ہی اُسی قسم کی آواز ہوتی ہی اب حضور سے ملتجی ہون کہ ہر ایک کی اصلاح فرماوین بوجہ خوف کے آجکل ذکر ترک کر دیا ہی کیونکہ بہت سخت پریشانی ہوتی تھی اور طبیعت بہت پریشان ہی

(تحقیق) یہ شخص شیطان تھا یا تصرف ہو تخیلہ کا۔ مگر دونون حالتون مین کوئی بات خوف کی نہین ایسے وقت مین تصور شیخ مفید ہی مگر اُسکو حاضر ناظر نہ سمجھے خود اُسکی صورت کے خیال کر لینے مین یہ خاصیت ہی کہ یہ خوف دفع ہو جاویگا ہرگز خوف نکرین اور برابر ذکر مین مشغول رہین ذکر کو ترک نہ کرین اگر جہر و ضرب مین تکلیف یا تکلف ہو خفی بلا ضرب کرین وہ آواز آثار ذکر سے ہی

اور نہایت مبارک حالت ہے اُسکی لذت سے تو ذکر مین زیادہ جی لگنا چاہیئے ہرگز پریشان نہون پھر بھی اطلاع دین۔

(حال) کوئی دعا ایسی تحریر فرماوین کہ جس سے محبت خدا اور رسول خدا کی زیادہ پیدا ہو اور خوف الٰہی دل پر طاری ہو اور محبت غیر اللہ دل سے جاتی رہے یا کم ہوجاوے اور خدا کے سوا غیر کا خوف دل مین مطلق باقی نرہے۔

(تحقیق) صوفی نشود صافی تا در نکشد جامی ؛ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے۔ مدت تک ذکر شغل اور مطالعہ کتب مفیدہ اور صحبت اہل اللہ پر دوام کرنے سے یہ دولت نصیب ہوجاتی ہے اُسکے لئے کوئی خاص وظیفہ نہین ہے۔

(حال) صرف یہ چاہتا ہون کہ گناہ سے طبعًا نفرت ہوجاوے اور اُنکے ارتکاب مین کمی ہوجاوے۔

(تحقیق) یہ بات ایسی سرسری نہین ہے مدت دراز تک ہمت و مخالفت نفس پر بتکلف دوام ہو تب ملکہ ہوجاتا ہے۔

(حال) اسوقت حالت احقر کی یہ ہے کہ بوقت ذکر کبھی بیہوشی سی معلوم ہوتی ہے اور زمین ہلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور ایسی روشنی نظر آتی ہے جیسے اندھیرے گھر مین چراغ جلنے سے ہوتی ہے اور لفظ اللہ کے تصور مین چاند کی روشنی سے آفتاب کی شکل روشنی نظر آتی ہے یہ تین چار دن دیکھا پھر بہت دیر تک رہتی نہین اور کبھی دو ایک ہلتی سی نظر آتی ہے داہنی طرف سے شاذ نادر بائین طرف سے بھی اس مین بھی بیہوشی کچھ معلوم ہوتی ہے۔

(تحقیق) یہ سب آثار ذکر کے ہین اللہ تعالیٰ مبارک کرے مگر روغن و شیر کا استعمال خوب رکھین

(حال) کبھی کبھی قلب مین ایسا خیال پیدا ہوتا ہی کہ جس سے شوق و ذوق ذکر کا زیادہ ہوتا ہی اور کبھی ایسی حالت ہوتی ہی کہ بالکل طبیعت سُست اور نااُمید ہو جاتی ہی اور اپنی طرف خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ مجھسے بُرا کوئی نہین ہی اور جسقدر عالم مین خرابیان ہین میری شامت اعمال سے ہین اسکا خیال جب آتا ہی نااُمیدی سخت قلب پر چھا جاتی ہی اسکا کیا علاج ہی۔

(تحقیق) یہ مرض نہین جسکا علاج ضروری ہو خود یہ حالات مطلوبہ محمودہ مین سے ہی یہ آثار اضمحلال سے ہی جو کہ شعبہ ہی فنا کا۔

(حال) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات مین یا کہین لکھا ہی کہ صوفی سا خود را از کافر فرنگ بدتر نداند از کافر فرنگ بدتر ست اور جامی علیہ الرحمۃ نے لوائح جامی مین دو شعر بطور مناجات کے لکھے ہین ؎

یارب برہانیم ز حرمان چہ شود	راہے دہیم بکوی عرفان چہ شود
بس گبر کہ از کرم مسلمان کردی	یک گبر دگر کنی مسلمان چہ شود

اس اخیر مصرعہ مین مناجی یک گبر دگر کنی مسلمان چہ شود سے کسکو مراد لیتا ہی۔

(ج اپنے کو) سمجھ مین نہین آتا کیونکہ مالا بد منہ مین یاد آتا ہی کہ لکھا ہی کہ اپنے ایماندار ہونے مین شک کرنا کفر ہی ان دونون تطبیق کی کیا صورت ہی۔

(ج) تعارض ہی نہین جو تطبیق کی ضرورت ہو گبر یا کافر فرنگ سمجھنا یا اُس سے بدتر سمجھنا باعتبار اس احتمال فی المآل کے ہی کہ ہم شاید اُس سے بدتر ہو جاوین اور وہ ہمسے بہتر ہو جاوے اور مالا بد کا حکم باعتبار حال کے ہی۔

(حال) حضور نے بارہ سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ زبانی پڑھنے کے لیئے ارشاد فرمایا تھا عاجز نے حسب ارشاد اُسکو شروع کر رکھا تھا لیکن معلوم نہین کہ قلب مین کسوجہ سے انتشار

پیدا ہو گیا ہی کہ اُسکے پورا کرنے مین قاصر رہتا ہون کبھی تو خیال تعداد کی طرف مائل ہو جاتا ہی اور کبھی کوئی دنیاوی خیال پیدا ہو جاتا ہی اور قلب کو یکسوئی حاصل نہین ہونے دیتا اسکے علاج کے لیے حضور کوئی ایسی تدبیر ارشاد فرماوین کہ جس سے قلب رجوع ہو جاوے۔

(تحقیق) تعداد کے خیال کو چھوڑ دیجیے تعداد مقصود بالذات نہین کمی بیشی مضر نہین اور دنیاوی خیال پیدا ہو جانے کی پرواہ نکیجیے اِن خیالات کے ساتھ بھی ذکر نافع ہی۔ باقی رجوع قلب سو ذکر کے دوام سے خودبخود یہ بات پیدا ہو جاویگی۔

(حال) ہر نماز مین اکثر مجھے وساوس آتے ہین اسکا کیا علاج کیا جاوے۔
(تحقیق) اسکا کچھ غم نکرین کیونکہ اسمین کوئی گناہ نہین یہ خودبخود دفع ہو جاویگا۔

(حال) جناب نے بندہ کو جو وظیفہ عنایت فرمایا ہی کمترین با ترتیب وظیفہ کرتا ہی مگر وظیفہ کرتے وقت دل بالکل قرار پر نہین رہتا ہی ادھر اُدھر خیال بٹ جاتا ہی اسکی کوئی تدبیر براے مہربانی عطا فرمایئے۔
(تحقیق) اسکی تدبیر کی ضرورت نہین ہی دوام ذکر سے از خود یہ بات جاتی رہیگی۔
(حال) ان دنون ذکر کرتے کرتے بعض مرتبہ بڑے زور سے گریہ آتا ہی یہانتک کہ بعض مرتبہ آواز بلند ہونے لگتی ہی۔
(حال) بعض مرتبہ دل چاہتا ہی کہ اگرچہ حسب ارشاد مفوضہ تعداد پوری ہو گئی مگر تھوڑا اور بھی ذکر کرون۔
(تحقیق) ضرور کیجیے بہت محمود ہی۔

(حال) قریب دو ماہ سے ذکر جہر بند ہی ذکر پاس انفاس آپ سے آپ دل سے باہر ہوا

جو کہ حضرت علی شاہ گنگوہیؒ نے تلقین فرمایا تھا اس ذکر پاس انفاس کو مراقبہ اور غیر مراقبہ مین کیا کرتا ہون لیکن دل جمتا نہین حضوری بالکل نہین ہوتی ذکر جہر مین اکثر حضور قلب بھی ہوتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عرش کے قریب مین ہون اور زیارت خداوندی سے مسرور ہوتا ہون اور ذکر کے وقت اپنا خیال نہین رہتا تھا اور اُسکے ساتھ اورا اور بعض تسبیح اور بعض وظائف بند ہوگئے سخت افسوس ہی دعا فرماوین اور اس مریض کا علاج فرماوین۔

(تحقیق) دعا کرتا ہون ذکر کے قیود کو بالکل چھوڑ کر صرف ذکر لسانی جسقدر ہوسکے ایک معین مقدار سے بالالتزام کیجیے خواہ حضور رہے یا نہو اور پھر دو ہفتہ کے بعد مجکو اطلاع دین۔

(حال) عرصہ پندرہ روز سے گذشتہ شنبہ تک ایک عجیب کیفیت قلب پر طاری ہی کبھی معلوم ہوتا تھا کہ خداوند کریم کے روبرو ہون اور شوق محبت بڑھ رہا ہی اور کچھ منھ سے عاجزی وانکساری کے کلمات کہہ رہا ہون چہرہ پر غنودگی سی معلوم ہوتی تھی ایسی کیفیت خصوصاً شنبہ کے دن صبح سے شام تک زیادہ رہی یکشنبہ کو خیال ہوا کہ یہ سب دماغی خیال ہے اسوقت سے طبیعت صاف معلوم ہوتی ہی۔

(تحقیق) ہان کبھی یہ بھی وجہ ہوتی ہی اور کبھی ذکر کا بھی اثر ہوتا ہی بہر حال اول صورت مین نہ محمود ہی نہ مذموم اور دوسری صورت مین محمود ہی اور دونون حالتون مین ایسی کیفیات مقصود نہین توجہ ذکر کی طرف رکھنا چاہیئے خواہ کیفیات ہون یا نہون اور احتمال آفت دماغیہ کی صورت مین علاج طبی یعنی ترطیب دماغ بھی ضروری ہی۔

(حال) بعد اداے دوازدہ تسبیح مراقبہ مین مشابہ خواب ہوکر عنقریب صبح ایک آواز مسموع ہوئی کہ مولوی صاحب نماز۔

(تحقیق) یہ منجملہ واردات محمودہ والہامات حقہ ہی مبارک ہو۔

(حال) دوسری شب کو وہی حالت ذکر مین مشابہ خواب ہوکر گویا قلب کی طرف سے ایک آواز مثل آواز دو درخت یا دو بانس کے گھسنے کے قلب کی طرف سے مسموع ہوئی۔

(تحقیق) منجملہ آثار ذکر قلب ہو مگر قابل التفات نہین۔

(حال) حالت مراقبہ مین شب کے وقت کچھ نیم خوابی کی سی حالت مین دیکھا کہ ایک سیہ فام شخص سفید کپڑا پہنے میری طرف آنے کا قصد کرتا ہو اور مین اس سے کہہ رہا ہون کہ تم ٹھہرو مین وظیفہ سے فراغت کرکے تم سے کلام کرونگا اور میرے تصور مین یہ تھا کہ دلائل الخیرات سے فراغت کرچکا ہون ورمناجات مقبول باقی ہو تھوڑی دیر کے بعد یہ حالت مشابہ خواب زائل ہوگئی

(تحقیق) یہ موسوس تھا سفید لباس سے بارت ہو اسکی تلبیس الباطل بصورۃ الحق سے اللہ تعالی نے محفوظ رکھا کہ ذکر مین مشغول رہے۔ اللہ تعالی نے اسکو غائب کردیا ایسے احوال مین ایسا ہی چاہیے کہ ذکر کی طرف توجہ رہے ؎

در راہ عشق وسوسۂ اہرمن بسی ست ہشدار و گوش را بہ پیام سروش دار

اللہ تعالی حافظ و نگہبان ہو۔ انہ لیس لہ سلطان علی الذین آمنوا وعلی ربھم یتوکلون۔

(حال) نماز مین جسوقت خیالات لایعنی آوین انکا دفعیہ کس طرح کیا جاوے۔

(تحقیق) ذکر و قرآن کے الفاظ کی طرف متوجہ ہوجانے سے خیالات بند ہوجاتے ہین۔

(حال) حسب حکم حضور کے مطابق ایک ہزار مرتبہ اسم ذات پڑھتا ہو اور استغفار بھی لیکن ہر وقت پڑھنے کا موقع بوجہ پڑھنے مین مشغول رہنے کے نہین ملتا۔

(تحقیق) کچھ حرج نہین جتنا آسانی سے ہوجاوے کافی ہے۔

(حال) صحیفۂ گرامی حضور والا صادر ہوا معزز و ممتاز فرمایا غفلت کی مشرح کیفیت نہ لکھنے کی حضور سے معافی مانگتا ہون مطلب اس عاجز کا یہ ہو کہ ذکر مین کچھ کمی ضرور معلوم ہوتی ہو۔

(تحقیق) اسکا تدارک تو امر اختیاری ہی ہمت کرکے ذکر پر دوام کیجیے کم ہمتی کا علاج بجز ہمت کے اور کیا بتلاؤن۔

(حال) دوسرے بات یہ کہ خیالون کا ہجوم رہتا ہی۔

(تحقیق) اس طرف ہرگز التفات نکرین دوام ذکر سے یہ از خود جاتا رہیگا۔

(حال) بتوجہات حضور گاہ گاہ یون بھی اور نماز مین بھی دولت حضوری میسر ہوتی ہی مگر جسوقت غلبہ ہوتا ہی ہیبت سے زبان بند ہو جاتی ہی اور نماز مین ہرج واقع ہوتا ہی تھوڑی دیر یہ کیفیت رہتی ہی جی یون چاہتا ہی کہ حضور دوام حاصل ہو اور بجز ہستی محض اور وجود مطلق کے کچھ مدرک نہو معیتہ اور نوریتہ کا کوئی طریقہ مناسب حال غلام ارشاد فرمایا جائے۔

(تحقیق) دوام ذکر مع توجہ القلب بقدر امکان سے یہ سب مقاصد جو آپ نے تحریر فرمائے ہین حاصل ہوجاتے ہین اسکو ناغہ نہ کیجیے اور وقتاً فوقتاً اطلاع حالات اور گاہ گاہ ملاقات اور بشرط امکان احیاناً ہفتہ عشرہ کا قیام اسمین بہت معین ہی۔

(حال) اس ناکارہ کا جہاز بحر کبائر مین غرق ہو رہا ہی یہ عاصی فی لیل ندنون بری حالت مین مبتلا ہوگیا ہی یعنی چند بار مرتکب کبائر کا باوجود ہر بار توبہ کے ہوگیا ہی سوانح مولانا گنگوہی قدس سرہ سے ارتکاب کبائر سے فسخ بیعت ہو جانا معلوم ہوا تو یہ مضمون دیکھکر اور بھی سخت پریشان ہون خاص توجہ و ہمت اس ذلیل کے قلب کی طرف مبذول فرماکر اصلاح قلب فرما دین اور خبر لین۔

(تحقیق) فسخ بیعت کا مضمون میرے نزدیک صحیح نہین اگر حضرت قدس سرہ سے منقول ہی تو مأول ہی فسخ برکات بیعت کے ساتھ اور اگر غیر کا ہی تو حجت نہین جو کام آپ کے کرنیکا ہو مین اس مین کیا خبر لون۔

(حال) الحمدللہ ذکر اسم ذات جو آنجناب نے تعلیم فرمایا تھا ٹوٹی پھوٹی حالت

مین کئے جاتا ہون مگر کہین جانیکا اتفاق ہوتا ہی تو ناغہ بوجہ تنہائی نہ ملنے کے اور ہم خیال لوگ نہونے کے ذکر سے طبیعت رُکتی ہی اور شرماتی ہی چار پانچ روز یا کم زیادہ چھوٹ جاتا ہی ایسی صورت مین کچھ تجویز فرما دیجئے۔

(تحقیق) ذکر خفی کیجئے۔

(حال) مکان پر الحمد للہ تنہائی ہی مگر خطرات بہت آتے ہین کہ گھبرا جاتا ہون زبان چلتی ہی مگر توجہ نہین ہوتی اور تلاوت کے وقت بسا اوقات بالکل ہی قلب کو غفلت ہوتی ہی بعض دفعہ تو یہ حالت ہوتی ہی کہ اگر انتہا پر نشان نہ رکھ دون تو آگے بڑھتا چلا جاتا ہون نماز کی بھی یہی کیفیت ہی کہ حضور نصیب نہین ہوتا نہ اخلاص و خشوع۔

(تحقیق) تجربہ ہی کہ جب بقصد خشوع ذکر و تلاوت و نماز مین مداومت کے ساتھ مشغولی ہوتی ہی تو خشوع و تمام کیفیات محمودہ پیدا ہو جاتی ہین دیر ہونے سے پریشان نہ ہوجئے کام کئے جایئے انشاء اللہ کلبہ احزان شود روزے گلستان غم مخور۔

(حال) بعد نماز عشا تام کو معدودہ چند رکعت تہجد بھی پڑھ لیتا ہون اگرچہ پچھلی شب مین اُٹھتا ہون مگر نماز و ذکر کی توفیق نہین ہوتی دن کو اپنے نفس کو ملامت وغیرہ سب کچھ کرتا ہون مگر کچھ نتیجہ نہین نکلتا شیطان و نفس غالب ہو رہے ہین۔

(تحقیق) غیر واجب کا ترک کرنا نفس و شیطان کا غلبہ نہین ہی۔ یہ علامت و ندامت انشاء اللہ تعالیٰ ایک روز کام کریگی اگر اُسوقت زیادہ نہو چار پائی پر بیٹھکر ایک دو تسبیح پڑھ لیا کیجئے۔

(حال) ذکر پاس انفاس پر بھی مداومت میسر نہین ہوتی خیال آگیا آگیا ورنہ نہین۔

(تحقیق) مشاغل مختلفہ مین اتنا ہی کافی ہی مناسب ہی کہ ذکر لسانی بجاے پاس انفاس کے اختیار کیجئے۔

(حال) ذکر پر جبتک مداومت رہتی ہی تو کچھ سکون اور برکت سی محسوس ہونے لگتی ہی مگر ابتلاء اُمور دنیویہ سے بعض معصیت مین کہ ضرورت وقت اور مصلحت امور دنیوی ہوتی ہے

اختیار مجبوراً کرنی پڑتی ہی وہ سب برکت اور حلاوت سکون بلکہ توفیق ذکر بھی رخصت ہو جاتی ہی ہر چند استغفار کرتا ہون مگر پھر وہ بات نصیب نہین ہوتی اُمور دنیوی اور ذکر کا جمع ہو نا محال معلوم ہوتا ہی اس زمانہ مین جھوٹ اور فریب بدون کام نہین چلتا کہ بدبخت رواج ایسا ہو گیا ہی کہ دوسرے کو بدبخت بناتا ہی مجھ جیسے کم ہمت کی کیونکر رہبری ہوگی۔

(تحقیق) انشاءاللہ اسی طرح تگ و دو کرنے سے سامان جمعیت کا ایک روز غیب سے فراہم ہو جاویگا استغفار و استدعا مین کمی نہ کیجیے۔

(حال) سخت پریشان ہون اب تا حیات دُنیا سے چھوٹنا بالظاہر نہین معلوم ہوتا کہ روز بروز افزونی ہی خدا خیر کرے۔

(تحقیق) گر جہان پر برف گردد سر بسر + تاب خور بگدازدش از یک نظر + ناامید نہ ہونا چاہیئے۔

(حال) بندہ کے مکان سے سات میل کے فاصلہ پر ایک مدرسہ ہی مین اُس مین پڑھاتا ہون ہر روز مکان مین نہین آسکتا جمعرات کے دن مکان مین آتا ہون سنیچر کو پھر مدرسہ چلا آتا ہون لیکن جب سنیچر کی صبح کو گھر سے چلتا ہون تب سے یہ خیال کرتا ہون کہ آج تو مدرسہ جاتا ہون پھر آیندہ جمعرات کو انشاءاللہ مکان آؤنگا بیبیون کے ساتھ ملاقات کرونگا اور جب تک مدرسے مین رہتا ہون ہر وقت یہ خیال کرتا ہون کہ جمعرات کب آویگا جمعرات کے دن آنے کے کئی دن باقی ہین خلاصہ یہ ہی کہ بیبیون کی محبت بہت زیادہ ہو گئی اسکے واسطے کیا علاج کرون۔

(تحقیق) یہ کوئی مرض یا عیب یا گناہ نہین ہی جو علاج کیا جاوے ایک امر جائز ہی۔

(حال) ثانیاً عرض یہ ہی کہ اپنی دو بی بی کے سوا اجنبیہ عورتون کا خیال بھی دل مین آتا ہی جب کسی وقت کسی اجنبیہ پر نظر پڑ جاتی ہی اُسکا خیال بھی دل مین آتا ہی اور اسکے دیکھنے کو دل چاہتا ہی خوبصورت ہو یا نہو۔

(تحقیق) یہ بیشک مرض ہی اسکا علاج مجاہدہ ہی یعنی بزور مخالفت کرنا نفس کی اور صدور خطا پر کوئی جرمانہ اُسپر مقرر کرنا مثلاً ایک نظر پر بیس نفلین اس سے انشاءاللہ پوری اصلاح ہو جاویگی

(حال) ثالثاً عرض یہ ہی کہ جب مثنوی پڑھتا ہون اسوقت دل کسیقدر اچھا ہوتا ہی اسلئے
کئی روز تک اسکو پڑھتا ہون دفتر اوّل بفضلہ ختم ہوا دفتر دوم شروع کیا بعض شعر فہم مین آتا ہے
اکثر نہین آتا حدیث تفسیر فقہ سے بھی زیادہ مثنوی دیکھنے کو جی چاہتا ہی سمجھ مین آوے یا نہ آوے
دل چاہتا ہی کہ متن خوانی ہی کرون۔

(تحقیق) مضائقہ نہین لیکن اپنی طرف سے معنی نہ تراشین۔

(حال) مجھکو پہلے کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا جو اب درپیش ہوتا ہی کہ جب ذکر کرنے بیٹھتا
ہون دو ایک تسبیح کے بعد یا تو چیخنا شروع کر دیتا ہون یا کودنا اور بدن کو پیٹنا ان امور کی ابتداء
تو اختیاری ہوتی ہی کہ مین روک سکتا ہون مگر پھر بے اختیار ہو جاتا ہون اور زور زور ضربین
لگاتا ہون حتی کہ آواز بیٹھ جاتی ہی اور ایک روز چارپائی پر بیٹھ گیا تھا بے اختیار اتنا کودا کہ چارپائی
ٹوٹ گئی۔

(تحقیق) اسکا سبب مرکب ہی شوق اور ضعف سے۔ سو شوق کا علاج ضروری نہین اُسکو
خود بخود سکون ہو جاتا ہی۔ البتہ ضعف کا علاج کرنا چاہیئے مبردات و مفرحات و مقویات کا استعمال
کسی طبیب کی رائے سے رکھئے اور پھر اطلاع دیجئے۔

(حال) اور دو دن یہ قصہ رہا کہ شب کو اُٹھکر جو تسبیح لیکر بیٹھا اس درجہ نیند کی کثرت ہوئی
کہ مجھکو ایسی نیند کی کثرت بہت کم ہوتی ہی مین بیٹھا بیٹھا کبھی نہین سوتا البتہ لیٹ کر فوراً آنکھ لگجاتی
ہی۔ اب معلوم نہین کہ یہ کیا امر ہے۔

(تحقیق) ضعف ہی۔

(حال) جب آپ یہان آکر واپس تشریف لیجاتے ہین اُس روز نہ کھانیکو نہ سبق پڑھانیکو
کہین کو جی نہین چاہتا اور ایک مُردگی کی سی حالت ہوجاتی ہو جسکے آثار جسم پر بھی ظاہر ہوجانے
لگتے ہین ویسے کوئی الم نہین ہوتا۔
(تحقیق) اسکا سبب محبت ہی جو امر محمود ہے۔
(حال) اکثر اشعار عاشقانہ اور اضطرابا دلپسند ہین خوفناک امر سے آنسو بہت جلد نکل پڑتے
ہین اور بے کلی پیدا ہوجاتی ہو۔ عاشقانہ حالت سے رہنا طبیعت کو پسند ہے۔
(تحقیق) وہی شوق اور ضعف قلب کا مجموعہ اسکا سبب ہی۔
(حال) خواب مین اکثر اپنے کو چیختا اور ذکر کرتا دیکھتا ہون کبھی آپ بھی نظر پڑتے ہین اور
اشعار پڑھتے ہوئے اور اپنے کو روتا ہوا پاتا ہون۔
(تحقیق) اوپر تشخیص اور تجویز لکھ چکا ہون۔

(حال) حسب حکم ذکر شغل مین سرگردان رہتا ہون مگر وہی حالت سابقہ ہو یعنی بیہوشی طاری
رہتی ہی اور شوق و ذوق ذکر کی نہایت کثرت ہی یقین کرتا ہون کہ اگر گھنٹہ مین سوالاکھ بھی پڑھون
تو بھی تکلیف نہو بلکہ خوشی معلوم ہو۔ دوسرا امر یہ کہ تعلق دنیا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہی حتی کہ
لوگون سے ملنا جلنا بُرا معلوم ہوتا ہی بلکہ جی چاہتا ہی کہ ہر وقت تنہائی مین رہون اور سوائے
اپنے شغل کے دوسرا کوئی کام مجھے پسند نہین معلوم ہوتا حتی کہ تین چار وقت تک کھانا نہ کھایا جاوے
تو کچھ بھی تکلیف نہین معلوم ہوتی فی الحال امامت کرنا بہت دشوار ہوگیا کیونکہ نہایت خوف طاری ہوتا ہی
ہر وقت یہ تمنا رہتی ہی کہ آپکی خدمت مین رہون اسوقت چونکہ تہی دست ہون لہذا قاصر ہون توقع
ہی کہ شعبان مین ضرور حاضر ہون اُمید کہ دعا فرماوین اسوقت نہایت بے چین ہون۔ لہذا درخواست
ہی کہ ذکر مین زیادتی فرماوین۔
(تحقیق) آپکے یہ سب حالات محمود ہین اللہ تعالی ترقی و برکت فرماوین ذکر ابھی نہ بڑھاوین

جس حالت مین کہ ارادہ شعبان مین آنیکا ہی اُسوقت مناسب مشورہ دیا جاویگا۔

(حال) جو کچھ حضور نے ارشاد فرمایا تھا پڑھتا ہون گاہے مزا معلوم ہوتا ہی اور گاہے ایسا معلوم ہوتا ہی کوئی چیز پاس سے جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ حضور کی دعا کی برکت سے استقلال عطا فرماوین۔
(تحقیق) پہلی حالت بسط ہی اور دوسری حالت قبض ہی۔ کام مین لگے رہیئے انشاء اللہ اسیطرح استقلال یعنی تمکین عطا ہو جاویگا۔ ابتداء مین ایسی تلوینات ہوتی ہین۔

(حال) جسوقت مین نماز پڑھتا ہون اوسوقت برے خیالات بہت آتے ہین نماز پڑھنے کو جی بہت چاہتا ہی مگر نہین پڑھی جاتی قضا ہو جاتی ہی۔ چند روز تک بہت اچھی طرح نماز پڑھتا ہون بعد مین برے خیالات ظاہر ہوتے ہین بعد نماز عشاء کے درود شریف کا ورد کیا تھا چند روز بہت ذوق و شوق کے ساتھ پڑھا بعد کو پھر برے خیالات آنے لگے اب پڑھنے کو جی نہین چاہتا جب پڑھنے کو بہت جی چاہتا ہی تو شروع کرتا ہون آخر بہت برے خیالات آتے ہین کہ نہین پڑھ سکتا کوئی ایسا وظیفہ تبلا دیجیے کہ نماز باجماعت پڑھون مین حضور کو اپنا مرشد جانتا ہون اگر حضور نہ تبلا وینگے تو مین بہک جاؤنگا۔
(تحقیق) اسکے لیئے وظیفہ کافی نہین ہمت کی ضرورت ہی آپ خیالات کے اچھے برے ہونے کی طرف اصلا التفات نہ کیجیئے اس سے کوئی ضرر نہین البتہ اعمال مین اگر کوتاہی ہو تو اسکا تدارک ضروری ہی اور اسکا آسان طریقہ یہ ہی کہ جب کسی عمل مین کمی ہو بیس رکعت نفل جرمانہ کی پڑھا کرین۔

(حال) احقر نے کچھ عرصہ ہوا کہ ایک عریضہ ارسال خدمت کرکے اپنے بعض حالات کا اظہار کیا تھا جسکے جواب مین یہ ارشاد ہوا تھا کہ جو معمول کر لیا ہو وہی شکایت کے دفع کرنیکے لئے کافی ہی عجلت اور پریشانی

نکراس ارشاد پر عمل کیا اور کر رہا ہون جس سے بہت کچھ فائدہ ہوا مگر آجکل ایک امر نہایت شرمناک امر لاحق ہوا ہے جسکے اظہار سے طبیعت انکار کرتی ہی اور حیا مانع ہوتی ہی مگر اسی خیال سے کہ اسطرح سے شاید زیادتی ہوتی چلی جاوے یا اس سے کوئی دوسرا نقصان پیدا ہوجاوے کوئی چارہ نہین دیکھا کچھ عرصہ سے اپنے اندر آثار ترفع کے پاتا ہون چھوٹی عمر کے یا نیچے کے طالب علمون سے سلام و کلام کرتے ہوئے اُن کے پاس بیٹھتے ہوئے عار سی آتی ہی اور وہ تمام اُمور جو پہلے باسانی اور بلاتکلف جیساکہ طلبہ کا طرز عمل ہونا چاہیئے انجام پاتے تھے اب وقت سے پورے ہوتے ہین اور اُن کے کرنے مین شرم سی آتی ہی اکثر باتون مین اپنی وقعت کا خیال رہتا ہی اور ایسے اُمور کے ارتکاب کی طرف رغبت ہوتی ہی جس سے ایک امتیاز پیدا ہو۔

تحقیق انسان صرف مکلف اسکا ہی کہ ان اخلاق رذیلہ کے مقتضیات پر عمل نہ کرے باقی یہ کہ اقتضا آت ہی زائل یا ضعیف ہوجاوین اسکا نہ انسان مکلف ہے نہ یہ بسہولت میسر ہو سکتا ہے ع بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی
اور نہ اوجہ تحصیل علوم کے آپ کے لیئے اوسکا یہ وقت ہی بس آپ جسقدر مکلف ہین آپ اوسپر اکتفا کیجئے یعنی دل میں اعتقاد رکھین کہ مین سب سے کمتر ہون اور اس اعتقاد کے لیئے اپنے معائب کا استحضار معین ہوگا اور جنکی بے وقعتی ذہن مین آوے اُنکی خوب تکریم کیجئے اور تکلف سے اون سے سلام کیجئے گو نفس کو ناگوار ہو ناگواری غیر اختیاری ہی اور اسپر مواخذہ نہین ہی لیکن معاملہ اختیاری ہی اسمین اخلال موجب مواخذہ ہی۔ انشاء اللہ اس سے خود منشار فساد بھی ضعیف ہوجاویگا واللہ الموفق۔

حال مجھے ایک مرض لاحق ہوگیا ہی جسکی اطلاع قبلہ و کعبہ کو ہوجانا ضروری ہی صبح کی نماز کے لیے آنکھ نہین کھلتی اور اگر کھل بھی جاتی ہی تو اسقدر غلبہ نیند اور سستی کا ہوتا ہے کہ مین اُسپر غالب نہین ہو پاتا اور اکثر نماز قضا ہوجاتی ہی۔ یعنی مین اٹھ اٹھکر سو سو جاتا ہون

جسکا باعث صدمہ ہوش و بیداری مین ہوتا ہی اور بقیہ نمازین ہو جاتی ہین مگر عشا مین بھی اکثر بعد نماز جو تہجد کی رکعتین پڑھنا چاہیئے نہین پڑھ پاتا ہون کبھی کبھی وظیفہ ذ اللہ جو ایکہزار کی تعداد مین فرمایا گیا ہی نہین پورا ہوتا بالکل مغلوب النوم ہو جاتا ہون - ارادہ کیا کہ تہجد کی رکعتین اوسیوقت اُٹھکر پڑھون مگر اُسوقت اوٹھنا تو درکنار اوقات نماز صبح وقتہ مین خلل پڑنے لگ گیا -

(تحقیق) کھانا شب کو سویرے کھائیے اور ذرا کم کھائیے اور عشا سویرے پڑھکر فوراً سو رہئیے وظیفہ بعد تہجد والا کسی اور وقت مثلاً بعد مغرب پڑھ لیجئے اور پھر اطلاع دیجئے -

---

(حال) آجکل اس نابکار کی حالت یہ ہی کہ رات یا دن جب کبھی ذکر اسم ذات یا بارہ تسبیح کیلئے بیٹھتا ہی غلبہ نوم سے پریشان ہو جاتا ہی آنکھین بند ہو جاتی ہین زبان سے الفاظ نکلتے جاتے ہین یہ خبر نہین کہ کیا پڑھ رہا ہون مگر جب آنکھ کھلتی ہی تو صحیح الفاظ زبان سے نکلتے ہوئے پاتا ہون - باین خیال کہ رطوبت کے باعث غلبہ نوم ہو جاتا ہی سر مین تیل ڈالنا بھی ترک کر دیا ہی تاہم یہی حالت رہتی ہی کوئی تدبیر ارشاد فرمائی جاوے -

(تحقیق) ایسی کوئی تدبیر نہ کیجئے جو مضر صحت ہو بعد عشا ذکر کر لیا کیجئے اور اسکے بعد کھانا کھایا کیجئے دن کو بھی کھانے کے قبل ذکر کیا کیجئے اور پھر اطلاع دیجئے -

---

(حال) ارادہ تھا کہ تا بعد ارکچھ حال اپنا عرض کرتا مگر جو [illegible] عذا میرٹھ اور دیوبند مین حضور والا نے فرمائے تھے آمین اکثر اپنے والدین کا ہوا [illegible] آج طبیعت کو زیادہ انتشار ہوا اور وہ تردد قریب قریب مایوسی کے [illegible] حالت مین اگر حضور سے اس حال نہ کرون تو کیا کرون وجہ انتشار [illegible] تعالیٰ تمام معمولات بانضباط اوقات ہوتے ہین مگر قلبی حالت مین کسی قسم کا فرق محسوس [illegible] تجربات ابتدا اول تھی آج قائم ہی - خطرات مین بھی کوئی فرق نہین ہی -

(تحقیق) اس طریق مین شرط اول یقین ہی ملقن پر بندہ نے بارہا عرض کیا کہ مقصود اس
تمامتر جد وجہد سے رضائے حق ہی جسکا حصول دنیا مین اور ظہور اسکا آخرت مین ہوگا
اور دوسرے حالات جنکے مطلوب ہونیکی طرف گرامی نامہ مین اشارہ ہی وہ مطلوب
نہین قال الرومی ؎

روزہا گر رفت گو رو باک نیست	تو بمان اے آنکہ چون تو پاک نیست

(حال) قساوت قلبی کی یہ حالت ہو کہ ہر چند چاہتا ہون بدرگاہ رب العزت گریہ وزاری
کرون مگر آنکھ سے ایک قطرہ بھی نہین نکلتا ع۱ اور تصنع کو دل نہین چاہتا ع۲ گو زیادہ وقت
تنہائی اور خلوت مین گذرتا ہی جسم مسجد مین ہوتا ہی اور خیالات نہ معلوم کہان کہان لیجاتے ہین
ع۳ خلاصہ یہ کہ تابعدار کی حالت لایق دستگیری ہے ورنہ دیکھیے کیا انجام ہو ع۴ صفحہ
کتاب تعلیم الدین مین طریقہ ذکر لطائف ستہ درج ہی خاکسار آجتک اس طریق سے محروم
ہی ع۵ بصد ادب گذارش ہی کہ عمر کا زیادہ حصہ گذر گیا قوی بھی ضعیف ہوگئے اگر یہی حالت
موجودہ خاکسار کے لیے بہتر ہی تو خیر ورنہ جو ارشاد ہو اسکی تعمیل مین دریغ نہ ہوگا اگر حاضری خدمت
عالی مناسب ہو تو نہایت شوق سے حاضری کیلیے مستعد ہون اور جبتک حکم ہوگا حاضر رہونگا
بلا اجازت جرأت حاضری نہین کرسکتا۔

(تحقیق) ع۱ یہ قساوت نہین ہی مبنی گریہ کا رقت قلبی ہی جو غیر اختیاری ہی اور غیر اختیاری
مطلوب نہین ہی قساوت یہ ہی کہ معصیت کے بعد افسوس نہ ہو ع۲ اسکو تصنع نہین کہتے تصنع
مذموم ریا ہی جو بقصد رضاء خلق کے ہو ع۳ اس سے کوئی خالی نہین اسکا کچھ غم نہ کیجیے ع۴
خود یہ غم و قلق ہی علامت ہی انجام بہتر ہونیکی ع۵ طریق ذریعہ ہوتا ہی اور ذریعہ مقصود نہین
ذرائع مختلف و متعدد ہوتے ہین ہر ایک کیلیے کوئی خاص طریق تجویز کرلیا جاتا ہی یہ ضرور نہین
کہ ہر شخص ہر طریق کا استعمال کرے جس طرح پنساری کی دکان مین دوائین بے شمار ہوتے
ہین مگر ہر مریض کیلیے سب دوائین نہین استعمال کی جاتی ع۶ اسکی کوئی حاجت نہین

بعد تحصیل تعلیم کے مکاتبت کافی ہے۔

(حال) بندہ جب سے آپ کے پاس سے آیا تو بس کہیں کچھ پتہ نہیں اور حالت آج سے
نہایت بگڑی ہوئی ہو اور قلب ہر وقت جاری رہتا ہو اور نظر میں کچھ نہیں آتا بلکہ آگ سی معلوم
ہوتی ہو اور آنکھ کے نیچے صرف روشنی موٹی سی معلوم ہوتی ہو طبیعت میں چین نہیں بلکہ نفس پر
خوف ہوتا ہو کہ کہیں چوٹ نہ لگے؛ اور اگر لگے بھی تب بھی خبر نہیں ہوتی آپ سے جدا ہو کر سخت
پریشان ہوں اب اجازت ہو تو حاضر ہوں اطمینان کیلئے دعا بھی فرماویں۔
(تحقیق) یہ غلبہ یبوست و حرارت کا ہو تمام اذکار کو ترک کر کے صرف درود شریف پر جس
مقدار سے سہل ہو اکتفا کیا جاوے اور کسی طبیب کو نبض دکھلا کر مبردات و مرطبات تجویز کرالئے
جاویں باقی دعاء خیر کرتا ہوں دو تین دن کے بعد پھر اپنا حال لکھیں۔

(حال) از راہ کرم توجہ فرمائی جاوے کہ میری نظر اسباب سے گذر کر مسبب پر ہو جاوے
یہ میرے اعتقاد میں نہایت نقص و خلل واقع ہو رہا ہو اور میں سخت پریشان ہوں۔
(تحقیق) یہ نقص و اختلال عقائد میں نہیں حال کی کمی ہو جو مضر نہیں۔

س مشائخ کے کلام سے معلوم ہوتا ہو کہ شیخ کے بدون امر کوئی دنیاوی اور دینی کام نہ کرے
جناب نے اکثر دنیوی استفسارات سے مجھے روکا ہو اسکی بابت بندہ کو کیا ہدایت ہو۔
ج مشائخ نے جو فرمایا ہو اسکا مطلب یہ ہو کہ بدون اجازت نہ کرے۔ یعنی بعد اطلاع کے
اوسکو منع کر دے تو نہ کرے پس مراد امر سے اجازت ہو نہ امر ایجابی۔

(حال) جو کچھ ارشاد فرمایا تھا اسکی پابندی بحمد اللہ کرتا ہوں گاہے گاہے جسم میں ایک

عجیب حالت محسوس ہوتی ہو اور تھوڑی دیر کے بعد پھر کچھ نہین معلوم ہوتا۔
(تحقیق) مبارک ہو ذکر کا اثر ہو اور ایسے آثار کو بقا نہین ہوتا خود وجود ہی نعمت ہی۔

(حال) جناب کی شفقت بزرگانہ پر بھروسہ کر کے کچھ اپنی دردناک حالت عرض کرتا ہون
بدقسمتی سے میرا عقد جس خاتون سے ہوا ہی وہ اور مین دونون بالکل متضاد طبیعت کے واقع ہوئے
ہین اسمین نہ مین اپنی شریک قسمت کو الزام دیتا ہون نہ حقیقتاً اُس مین کوئی نقص ہی بلکہ مین
ہی ایک انوکھی طبیعت کا شخص ہون اس مختلف الخیالی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم دونون مین بجائے
انس کے ایک ایسی مغایرت کی دیوار کھڑی ہوگئی کہ جو روز بروز مضبوط ہی ہوتی جاتی ہی ان
خانگی پیچیدگیون نے جو اثر میری زندگی پر صحت پر کاروبار پر ڈالا ہی اوسکا ضبط تحریر مین آنا تقریباً
ناممکن ہی ایک دائمی افسردگی نے مجھے چارون طرف سے گھیر لیا ہی اور روز بروز میری زندگی
معرض اندیشہ مین ہوتی جاتی ہی مین بچپن سے اپنے مستقبل کو تابناک سمجھتا رہا تھا مگر میرا
مستقبل اب بالکل تیرہ و تار ہو گیا ہو مایوسی اور ناامیدی کی حالت نے میری دنیا اور دین
دونون کو تباہ کر رکھا ہی کوئی چارہ کار سمجھ مین نہین آتا۔ جناب بزرگ ہین مقدس ہین کچھ تصرف
فرمایئے دعا کیجئے۔ خدا مجھے اس پریشانی سے نجات دے کسی صورت سے سکون قلب حاصل
ہو جائے۔ ۲ سال سے برابر اس عذاب الیم مین مبتلا ہون اپنی موت کی آرزو کرتا ہون مجبور ہو کر
یہ قصد کیا ہی کہ دنیا کو چھوڑ کر ایک گوشہ مین بیٹھ جاؤن مگر کوئی ایسا صاف باطن مجھے نہین ملتا
جو اپنے رنگ مین رنگ لے۔ ارادہ کر رہا ہون کہ چند روز کے لئے خدمت والا مین حاضر ہو کر حضور
کی توجہات سے مستفید ہون۔

(تحقیق) اَلعزیز کا خط آیا برخوردار ماشاء اللہ تعالیٰ آپ ایک مستقل باہمت آدمی ہین پھر اسقدر
بے صبر اور بے استقلالی یہی تو مواقع ہوتے ہین عزم وہمت کے دیکھنے کے۔ یہان آنیکو
جو لکھا ہی میرے سر آنکھون پر۔ کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست۔ مگر یہ تو سمجھئے کہ جس غرض کیلئے

ایسا خیال ہو وہ خود موقوف ہی مجاہدہ پر اور جو ناگواری آپکو پیش آ رہی ہی یہ خود ایک بڑا مجاہدہ ہی
اگر آپکو دوسرے رنگ کی طلب ہی تو اسکے لیئے حالت موجودہ مین آپ خوب تیار ہو سکتے ہین
پس برداشت کیجئے پھر موقع پر یہان آیئے کہ تھوڑی توجہ مین کام بن جاویگا۔

(حال) دنکو اکثر اوقات لکھنے پڑھنے مین کسیقدر تعلیم مین صرف ہوتے ہین روز بروز لوگون
کی توجہ بھی بندہ کی طرف دیکھی جاتی ہی دور دور کے لوگ بھی بندہ کے پاس کچھ دن قیام کر کے اذکار
و اشغال تعلیم پانیکے لیئے اُمیدوار دیکھے جاتے ہین اسوقت بھی خاص اسی غرض سے تین آدمی دور کے
قصبہ مین رہنے والے ہین دس دن تک رہکر رخصت ہونیکو کہتے ہین یہ جب آئے تھے بندہ کے
دلمین نہایت شرم آئی تھی اور دل سخت پریشان ہوا تھا کہ اپنا کام تو ناتمام اور حالی زار ہے
بندہ کے پاس سفر سے آنیکا بندہ قابل نہین بخدا چونکہ بندہ مامور ہی اسکا اقبال کیا اور ملاب تباہ کے
دنیادار فقراء لوگون کو ٹھگتے ہین اسلیے بھی رحم آتا ہی اگرچہ نقصان اپنے مین ہی پر میرا ہی نہین خاصکر
اس قسم کے متوسلین سے مال کا بالکل لالچ نہین کیا۔ اونکی خدمت بندہ پر نہایت بھاری ہی آیندہ بھی
تعلق رکھکر اپنا گذارہ کرنیکو دل زیادہ چاہتا ہی فقط توکل رکھنے سے۔ آیندہ حق تعالیٰ کو کیا
منظور ہی وہی جانتا ہی حضور دعا اور باطنی توجہ سے بندۂ عاجز اور عاری کی تائید فرماتے رہین
تاکہ طالبین کے کام بنجایا کرین۔

(تحقیق) انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔

(حال) بندہ کے حق مین حضور نے یہ فرمایا تھا کہ تجکو دوام حضور حاصل ہی اسلیئے
بارہ تسبیح مین اللہ حاضری اللہ معی کہنے کی ضرورت نہین فقط نفی و اثبات وغیرہ کافی ہی اسیطرح
قصد السبیل مین سادہ اذکار مرقوم ہین لہذا کبھی کبھی بندہ پڑھتا ہی۔

(تحقیق) مضائقہ نہین۔

(حال) مگر حضور عالی کی تعلیم لو تعلیم الدین اور قصد السبیل مین کسی قدر اختلاف ہی۔

(تحقیق) ایسے امور مین توسع ہے۔

(حال) ابتک جسقدر لوگون کو تعلیم دی گئی ہو فقط نفی واثبات کے درمیان پڑھنے کو کہا گیا تھا لیکن کسیقدر تردد تھا۔ اگرچہ ضروریات مین نہو لیکن حضور کی تعلیم ہے ایک مولوی صاحب نے دریافت کیا ہی شہر اکیاب سے کروہ اللہ حاضری الخ کس جگہ مین پڑھین لہذا عرض ہے کروہ کیا صرف نفی واثبات مین پڑھا جاویگا۔

(تحقیق) منقول تو یون ہی ہے۔

(حال) یا کہ اثبات مجرد دو ضربی یک ضربی سب جگہ ہین ورد رکھا جاوے۔

(تحقیق) اسکا بھی حرج نہین۔

(حال) ایک شخص شہر اکیاب سے جو کہ بندہ سے ملاقات نہین ہی کسی سے سنکر بندہ کے پاس قرض ادا ہونیکی دعا طلب کی ہی اسکے جواب مین بعض دعا ماثورہ لکھنے کا ارادہ ہی۔

(تحقیق) ہان ہان۔

(حال) مگر بندہ نے جب حضور عالی سے طلب کیا تھا یاد ہاآپ ۱۴۱۴ دفعہ بعد عشا کے ورد رکھنے کو ارشاد ہوا تھا اگر کسی حاجتمند کو وہی تعلیم کیجاوے اس سے اسکو نفع ہوگا یا نہین۔

(تحقیق) ہان انشاء اللہ تعالی۔

(حال) چونکہ غیر کو تعلیم کرنیکی اجازت نہ تھی اسلیے اس شخص کے پاس نہ لکھونگا۔

(تحقیق) سب اجازت ہے۔

(حال) بندہ آج قیام گاہ چھوڑ کر دوسری ایک جگہ مین لوگون کے تقاضے سے آیا ہو دریائی سفر اختیار کرکے یہان پہونچا ہو طبیعت نہایت پریشان اپنے وظائف مین خلل پڑتا ہے۔ کھانے پینے مین بے انتظامی۔ کھانا بے وقت۔ سونا میسر نہین طلبہ کے سبق مین فتور پھر ہر قسم کے لوگون کا سامنا وغیرہ وغیرہ آج جی بُرا ہوگیا۔ اور کچھ ضروری عرض کرنا تھا طبیعت کے انتشار نے عرض کرنے نہین دیا۔ فرصت بھی کم۔ ڈاکخانہ کی تکلیف زیادہ مصیبت بھگتنی ہوئی تین شخص جو کہ دوسے آئے ہین وہ بھی ساتھ آئے ہین انکو چھوڑ آنے سے وہ بیقرار ہوتے ہین ساتھ لانے سے داعی پر بوجھ ہوتا ہو۔ حضور عالی کی عادت کے خلاف اختیار کرنے مین روح پر اضطراب ہوتا ہو۔ اس قسم کے مصائب مین بندہ گرفتار ہو۔

(تحقیق) یہ مصائب نہین ہے

	خورند از برائے گلے خار ہا	برند از برائے دلے بار ہا	

(حال) مین نے خواب مین دیکھا کہ آپ ایک تالاب مین وضو کر رہے ہین اور مین ایک مسجد مین بیٹھکر آپ کا انتظار کر رہا ہون ذرا دیر کے بعد مین نے بھی اُس تالاب مین جاکر وضو کیا۔

(تحقیق) اعمال صالحہ مین اتباع میسر ہوگا۔

(حال) مین نے خواب مین دیکھا کہ مجکو لوگ منع کر رہے ہین کہ اس راستہ سے مت جاؤ اس مین شیر بیٹھا ہو اتنے مین مجھے خوف معلوم ہوا جلدی کرکے ایک درخت پر چڑھ گیا۔

(تحقیق) نفس و شیطان سے حفاظت رہیگی۔

(حال) اس ناکارہ نے تھوڑے دنون سے حضور کی توجہات سے بتوفیق خداوندی تہجد پڑھنا شروع کیا ہو مگر صبح کو جلدی مین کچہری جانے کے سبب دعا حزب البحر دلائل الخیرات دعا مغنی مناجات مقبول اور قرآن مجید بھی قبل نماز فجر پڑھا کرتا ہون۔

(تحقیق) مضائقہ نہین۔

(حال) رات کو دس بجے سو کر پچھلی رات کو تین ساڑھے تین بجے سے پہلے آنکھ نہین کھلتی اور اس مین بھی بمشکل تہجد اور تلاوت سے فارغ ہو کر قبل نماز صبح پندرہ بیس ۲۰ منٹ کیلئے پھر نہ سو جاؤن تو سخت کسل مندی لاحق ہوتی ہی اسلیے بارہ ۱۲ تسبیح نفلون کے بعد نہین پڑھ سکتا صرف نفلون ہی پر اکتفا کرتا ہون نیز کچھ دیر غور و فکر و محاسبہ کو ملتی ہی۔ بعد عشاء کے جب سے یہان کی ملازمت کا معاملہ مذبذب ہوا ہی ایک شخص کے بتلانے پر ساڑھے چار ہزار دفعہ مع اول و آخر درود شریف کے اسم ذات اللہ اللہ کا ورد ہی جسکے باعث بعد عشا بھی بارہ تسبیح نہین پڑھ سکتا علی ہذا دیگر نمازون کے وقت بھی یٰسین شریف الرحمن شریف مزمل شریف آیۃ الکرسی ہر چہار قل وغیرہ کا معمول کئی سال سے ہی اسلیئے ان وقتون مین بھی وقت نہین ملتا۔ لہذا عرض ہی کہ اگر ارشاد ہو تو بعد عشا کا موجودہ ورد ترک کر دون۔

(تحقیق) نہین جو ہو رہا ہی وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہی۔

(حال) بعد نماز مغرب اکثر تھوڑی دیر بیٹھ کر اپنی بد اعمالیون پر حسرت و افسوس اور بارگاہ ایزدی مین التجا و دعا بجھوری داری کیا کرتا ہون اور اکثر اسوقت کسی قدر رقت بھی ہو جاتی ہی جو بتکلف کیجاتی ہی مگر اسکے بعد طبیعت مین ایک اطمینان اور فرحت محسوس ہوتی ہی جو نہ معلوم شائبہ عجب اور شرارت نفس تو نہین۔

(تحقیق) نہین بلکہ مبارک حالت ہی۔

(حال) اگرچہ اپنی ضعیف البنیانی اور ہیچ کاری برابر مد نظر رہتی ہی تاہم چونکہ مکائد نفس بہت گہرے ہوتے ہین جیساکہ حضور کی کتابون اور وعظ مبارک سے معلوم ہوتا ہی اسلیے کھٹکا ضرور رہتا ہی مسجد مین کسی نمازی کی موجودگی کے وقت رقت طاری ہونے سے یہ بھی خیال ہوتا ہی کہ شاید یہ نفس کا کید ہو کہ دیکھنے والا مجھے اچھا اور خوف الٰہی سے ڈرنے والا سمجھے حالانکہ دل سے یہ مقصود ہرگز نہین ہوتا۔

(تحقیق) وسوسہ نہ کیجئے۔

(حال) نہ معلوم تہجد کی برکت سے یا اسم ذات کی وجہ سے بخلاف سابق باوجود مشغولیت مکروہات ملازمت اکثر نماز باجماعت نصیب ہوتی ہو ایسی رقت کے بعد جو آنسو جاری ہوں انکو پونچھ دینا نہ پونچھنے سے بہتر ہو یا نہین۔

(تحقیق) دونون برابر ہین۔

(حال) خاصکر رات کے وقت جبکہ دوسرا کوئی نہ دیکھے دل یون کہتا ہو کہ یہ آنسو سرکاری عطیہ ہین انکو نہ پونچھنا چاہیئے تاکہ شاید انکی ہی برکت سے قیامت مین کچھ کام نکل آوے مگر ممکن ہو کہ میرا خیال غلط ہو اسکے بارہ مین جو ارشاد عالی ہو وہ بجا اور مبارک ہو۔

(تحقیق) جسوقت جس بات کو جی چاہے وہ اُسوقت کا حال ہو اُسی کا اتباع بہتر ہے۔

(حال) اپنی حالت عرض کرنے کو اکثر جی چاہتا ہو مگر پھر ساتھ ہی یہ خیال آجاتا ہو کہ ان خرافات کو کیا عرض کرون جبکہ مجھسے ہوتا تو کچھ بھی نہین اسلیئے عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہو۔

(تحقیق) ضرور ظاہر کرنا چاہیئے۔

(حال) جب مین حاضر ہوا تھا اُسوقت پڑھنے کے واسطے یہ ارشاد ہوا تھا کہ اسم ذات ایکہزار بار پڑھنا اور پھر تین ہزار تک تعداد کر لینا چنانچہ بہت عرصہ سے تین ہزار کی تعداد پوری کر لیتا ہون اب یہ چاہتا ہون کہ کوئی اس قسم کا ورد تعلیم فرمایا جاوے کہ جس سے قلب کی خرابیان زائل ہون اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ ہو وسواس قلب کے رفع ہون یہ خیال ہو کہ جناب اگر خاص اوقات مین اس ناکارہ خدام کے واسطے دعا فرماوین کہ مرضیات کی توفیق ہو۔

(تحقیق) ان مطالب کے لیے کوئی ورد مخصوص نہین ہر ذکر اور طاعت کو جبکہ شرائط کے ساتھ ہو اسمین دخل ہو اور ان شرائط مین سے ایک بڑی شرط صحت فہم بھی ہو جسکا اصل طریق صحبت ہو اس سے بہت سی غلطیان بھی رفع ہو جاتی ہین جو کہ مخل مقصود یا مجمل مقصود ہین باقی دعا تو سب کے لیے کرتا ہون۔

(حال) بندہ حضور عالی کی درسگاہ سے رخصت ہوکر مکان آکر حسب تعلیم حضور تہجد دوبارہ تسبیح قرآن شریف کسیقدر مناجات مقبول دلائل الخیرات بلاناغہ ادا کرتا ہی پنجگانہ جماعت مین حاضر رہتا ہو اور رات دن مین اسم ذات حسب ارشاد نو ہزار بھی پورا کرتا ہی۔ لیکن تین چار ہزار تک ضرور خلوت مین ادا کرتا ہو اور باقی ایک جلسہ ہونا اور پوری خلوت مین ادا کرنا میسر نہین ہوتا اور مغرب کے بعد جو ایک بات کا دہیان باندہنے کو فرمایا تھا اسمین کبھی تقصیر ہوتی ہی اسلئے پریشانی ہو۔

(تحقیق) پریشان نہ ہون انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی فائدہ ہوگا جس طرح بن پڑے کام کیئے جاوین انشاء اللہ تعالیٰ حرمان نہ ہوگا۔

(حال) اسوقت ذکر جہری نہین کیا جاتا اسلیئے کہ طبیعت نہایت کمزور رہی خفی کیا کرتا ہون۔

(تحقیق) کافی ہی۔

(حال) مراقبہ مین بیخود ہو جاتا ہون کچھ خبر نہین رہتی اور بعض وقت مراقبہ مین بیخودی کی حالت مین وحشت معلوم ہوتی ہو اور کچھ خبر نہین رہتی ہی کہ کہان گیا ہون اور کہان جاتا ہون نیند معمولی نہین آتی ہی سونے کے گھنٹہ دو گھنٹہ بعد نیند آتی ہی قلب مین ذکر خداوند تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت زور شور سے ہر حالت مین معلوم ہوتی ہی حبس دم کی حالت مین بعض وقت ایسا معلوم ہوتا ہی جیسا کہ سارے وجود مین ذکر ہوتا ہو اور اسکے بغیر بھی بعض وقت ہو ہو سی آواز محسوس ہوتی ہی۔

(تحقیق) حالات محمودہ ہین مگر ان احوال ومواجید کے ساتھ قدرے آثار ضعف ومرض کے بھی ملتے ہین علاج طبی اور صحت کے بعد جو باقی رہجاوین وہ معتبر ہین۔

(حال) دن کے سلطان الاذکار کے مراقبہ مین مشابہ خواب ہوکر ایک روز دیکھتا ہون کہ ایک روشنی اپنے تمام جسم کو لباس سے ملبوس کئی روز تصور مین آتا تھا بعد اسکے عنقریب

ایک روز ننگا تصور مین آگیا۔

(تحقیق) وہ روشنی صورت مثالیہ روح کی ہی اور لباس اسکا تعلق ناسوتیۃ اور برہنہ دیکھنا اسکا تجرد اصلی ہی دونون حالتین اُسکی منکشف ہوین۔

(حال) تمام بدن مین ندان کی آواز کی مثل کبھی مدرک ہوتا تھا۔

(تحقیق) یہ حرکت عروق کی ہی جو ذکر کے غلبہ سے اس صورت سے متخیل ہوئی یہ منجملہ آثار سلطان الاذکار کے ہے۔

(حال) کلام مجید جیسا پیش نظر ہے اور مین ناظرہ پڑھتا ہون۔

(تحقیق) باطن کے منصبغ بالدین ہونے کی صورت و علامت ہی۔

(حال) رات کے مراقبہ مین مشابہ خواب ہوکر دیکھتا ہون کہ مین ایک مصلے پر نماز ادا کرتا ہون اور نماز مین سہو ہو گیا اُسی کو اعادہ کرتا ہون اور آپ بھی ایک مصلے پر تسبیح و تلاوت کرتے ہین اور سپید عمامہ سر پہ ہی اور میرے پیچھے بھی بہت لوگ تسبیح ہاتھ مین لیکر تلاوت کرتے ہین مگر تسبیح جدیدہ ہین۔

(تحقیق) یہ تشکل ہی فائدہ و افادہ باطنہ کی۔

(حال) حضور والا سے رخصت ہوکر لکھنؤ پہونچنے سے قلب مین نہایت غیر استقلالی و ناامیدی کی حالت غالب ہوگئی طبیعت مین سخت گھبراہٹ ہی خلاصہ حال یہ ہی کہ دل مین رہ رہکر یہ خیال غالب ہوتا ہی کہ مین بالکل بچپن سے بیمار ہون اور ابتک باقاعدہ کتنا علاج ہوتا رہا مگر صحت کامل حاصل نہ ہوئی یہان اگر علاج کراؤن تو کس سے کراؤن اگر اس مرتبہ یہان کے علاج سے بھی فائدہ نہ ہوگا تو پھر کیا ہوگا نہ دین کا رہا نہ دنیا کا وغیرہ وغیرہ۔ دل کو کتنی طرح سمجھانیکی کوشش کرتا ہون مگر دل کسی طرح مطمئن نہین ہوتا ابتداء علاج کے وقت کبھی میری یہ حالت نہ ہوئی قلب سخت غیر مطمئن و غیر مستقل ہی برائے خدا میرے لیئے دعا فرماوین کہ قلب

مسرور مطمئن ہوا و صحت کلی حاصل ہوا و قلب کی حالت موجودہ سخت گھبراہٹ و نا امیدی وغیرہ
استقلالی کا معالجہ ارشاد فرما کر سرفراز فرماویں کیونکہ ان حالتون مین مجھے سخت تکلیف ہو رہی ہی
منجملہ میرے امراض باطنی کے جو مرض مجھے فی الحال سخت تکلیف پہونچا رہا ہی اور دینی و دنیوی
امور مین نکما بنا رکھا ہی وہ یہ ہی کہ مجھے ہر کام مین دینی و دنیوی خصوصًا طہارت او. وضو اور غسل
اور نماز مین سخت وسوسے پیدا ہوتے ہین یعنی شبہ ہوتا ہی کہ کہین قطرہ پیشاب نکل آیا طہارت
پوری طرح نہین ہوئی۔ نماز مین فلان رکن چھوٹ گیا فلان واجب ترک ہو گیا اور یہ وسوسہ
اس حد تک بڑھا ہوا ہی کہ چھوٹا استنجا کرنے مین ایک بڑے لوٹے سے زائد پانی خرچ ہوتا ہی
اور بڑے استنجے کے لئے ویسے ہی دو بڑے لوٹے صرف ہوتے ہین اور غسل مین بھی بہت
پانی خرچ ہوتا ہی۔ ایک ایک نماز کے لئے چار چار پانچ پانچ مرتبہ نیت باندھنی پڑتی ہی تب
نماز ادا ہوتی ہی اور وہ بھی سجدۂ سہو کے ساتھ۔ جس بارہ مین شبہ ہوتا ہی اُسکی کئی بار تحقیق
کرلیتا ہون۔ اکثر ایک بار کی تحقیق سے یہ معلوم ہو جانے کے بعد بھی کہ شبہ بیہودہ ہی ہر بار تحقیق
کئے بغیر چین نہین ہوتا۔ ایک مولوی صاحب نے مجھے فتویٰ دیا ہی کہ اگر شبہ اس درجہ بڑھا ہوا ہو
تو نماز مین اگر کسی رکن تک کے فوت ہو جانیکا بھی شبہ ہو تو کچھ مضائقہ نہین نماز ہو جاویگی
دوسرا یہ کہ جن نمازون مین قرأت بالجہر نہین اُس مین آہستہ اس طرح پڑھنا واجب ہی کہ پڑھنے
کی آواز خود سُنے اور بعض فقہاء کے نزدیک حد یہ ہی کہ پاس کا کھڑا ہونے والا بھی اُس کو سُن لے
اور مجکو نماز مین اکثر اسی کا شبہ ہوتا ہی کہ مین نے جو آہستہ قرأت کی اُسکو مین نے خود سُن لیا مگر
اتنا آہستہ تو نہ ہوا کہ پاس کے کھڑے ہونیوالے مصلّی نے نہ سُنا ہو اس شبہ سے سجدۂ سہو کرتا ہون
(تحقیق) حق تعالیٰ بندہ کو ماں باپ سے زیادہ چاہتے ہین اگر وہ بیمار بھی رکھین تو اسمین بھی
رحمت اور حکمت ہی اُس پر راضی رہنا چاہیے بس پھر کچھ بھی غم نہ ہوگا اور وسوسہ کا علاج یہی ہی
اُس پر عمل نہ کیا جاوے طہارت و نجاست مین بہت وسعت رکھی گئی ہی کسی نہ کسی
کے قول پر طہارت ہو جاتی ہی اور اپنی آواز کان مین پڑنا یہ سب کا قول نہین بعض کے

نزدیک بدون اسکے بھی نماز ہو جاتی ہو بے فکر رہین۔

(حال) برائے دفع خطرات و حدیث نفس علاجا نصیحتے فرمایند۔

(تحقیق) علاجش عدم التفات است و بس۔

(حال) در بعضے اوقات بعد الذکر در قلب فرحتے و گونہ صفائے می یابم و در بعضے اوقات بوقت ذکر و بعد الذکر بجز قساوت قلب اثرے در نیابم۔

(تحقیق) اول بسط است و ثانی قبض ہر دو از حالات رفیعہ است بلکہ ثانی ارفع گفتہ اند کہ از وے شکستگی و استحقار و تذلل حادث می شود۔

(حال) پہلے حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ قصد السبیل مین دیکھکر عمل شروع کرنا چنانچہ خاکسار نے وہ عمل جو حضور نے عامی مشغول کے واسطے تجویز فرمایا ہو شروع کر دیا لیکن تہجد کا پابند نہین ہون بعد عشاء کے نفلین پڑھ لیتا ہون جس طریق سے حضور نے لکھدیا ہو۔ اب میری کیفیت یہ ہو کہ نماز کے اندر دل مین خیالات بہت پیدا ہوتے ہین اور ایسے خیالات کہ جنکا گمان مجھے قطعی نہین ہوتا بیحد پریشان ہوتا ہون اور بہتیرا چاہتا ہون کہ نماز مین یکسوئی حاصل ہو لیکن امکان سے باہر ہے۔

(تحقیق) اس مین زیادہ کوشش نہ کرین کہ پریشانی بڑھنے سے قلب پژمردہ ہوتا ہے اور اس سے بعض اوقات ضروریات سے بھی معطل ہو جاتا ہو اسلیئے صرف اتنا کرین کہ جو کچھ زبان سے پڑھین اُن الفاظ کی طرف متوسط توجہ رکھین اس سے خود بخود وساوس کم ہو جاوینگے اور بعد

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلعم۔ اسمین جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء ہوتی نوریہ سے دخول جنت کے بعد تک کے حالات طیبات کو نہایت تحقیق و تفتیش سے اُردو زبان مین جمع فرمایا ہو اور جا بجا شوق انگیز اشعار بھی معہ حل مطالب و لطائف علمیہ وغیرہ موجود ہین اہل ایمان کے لیئے حرز جان بنانیکے قابل ہو صفحہ جبل دار مطبع احمدی مین خوبصورتی سے طبع ہو رہی ہو قیمت عہ ہر

چند روز سے پھر اطلاع دین۔

(حال) دیگر یہ کہ جس روز سے مین نے یہ عمل شروع کیا ہو دل بہت کمزور ہو گیا ہے بعض وقت یہ کیفیت ہوتی ہی کہ خوف ہوتا ہی کہ کہین اختلاج قلب کا دورہ نہ ہو جاوے اور یہ کیفیت خاصکر اسوقت زیادہ ہوتی ہی جب کبھی معاذ اللہ وسواس شیطانی دل مین پیدا ہوتے ہین اور نفس کسی ایسے فعل پر جو ناجائز ہو راغب ہوتا ہی لہذا اُمیدوار ہون کہ حضور اِن تمام اُمور کے دفعیہ کی طرف توجہ فرماوین اور دعا فرماوین کہ خاکسار کا ایمان قائم رہے۔

(تحقیق) اسکا علاج وہی ہو جو اوپر لکھا گیا کہ اسمین زیادہ کاوش نہ کرین اور جو تدبیر مین نے لکھی ہو اول تو اُس سے وساوس خود بخود دفع ہو جاوینگے اور اگر بالفرض دفع نہ بھی ہون تب بھی کچھ فکر نہ کرنا چاہیے کیونکہ حدیثون مین ہمکو وساوس کے بارہ مین بالکل بے فکر کر دیا گیا ہی اور یقین دلا دیا گیا ہو کہ اُس مین ذرہ برابر بھی گناہ نہین ہوتا پھر اُسکے درپے ہونے کی کیا ضرورت ہو درپے ہونے ہی سے اختلاج کا اندیشہ ہو اور بے فکر ہونے سے انشاء اللہ کچھ اندیشہ نہین۔

(حال) دیگر عرض یہ ہو کہ ایک مرتبہ سید اعزاز حسین صاحب مجھسے بلا وجہ ناراض ہو گئے تھے اور میرا تعلق اُنکے یہان سے علیحدہ ہو گیا تھا ایک روز مین نے حضور کا جمال خواب مین دیکھا تو حضور نے فرمایا کہ جو شخص ناراض ہو تو جسوقت اُسکے سامنے جاوے تو پہلے داہنے ہاتھ کی انگلیون پر بسم اللہ پڑھ لیا کرا اور سلام کر لیا کر چنانچہ مین نے اُس عمل کو کیا اور وہ مجھسے راضی ہو گئے یہ عمل حضور نے خواب مین بیان فرمایا تھا لہذا التماس ہی کہ اگر حضور فرماوین تو مین اس عمل کو کیا کرون۔

(تحقیق) کچھ حرج نہین۔ مگر یہ ہرگز اعتقاد نہ رکھئے کہ خواب مین مین ہی تھا اللہ تعالیٰ کسی لطیفہ غیبیہ کو کسی خاص صورت مین ظاہر فرما دیتے ہین اور اس صورت والے کو خبر بھی نہین ہوتی۔

(حال) میری حالت کچھ عرصہ سے بہت خراب ہو گئی ہی خدمت اقدس مین پیش کرتا ہون

اگرچہ شرم مانع ہی لیکن طبیب سے چھپانا سخت مضر ہی میرے بعض اوقات وظائف وغیرہ کے مقرر تھے وہ ترک ہوگئے اور طبیعت معصیت کی جانب مائل اور جن بُری باتوں سے مجھے تنفر تھا اب اُن سے تنفر نہین پاتا ہون میرے واسطے دعا فرمائیے اور کوئی وظیفہ تعلیم فرمائیگا کہ خدا اُسکی برکت سے میرا نقصان دفع فرماوین۔

(تحقیق) یہ باتین دور سے نہین ہوا کرتی چند روز یہان رہنا چاہئے مگر جب آنے کا خیال ہو اوّل تعین وقت مین مجھسے مشورہ کرلیا جاوے۔

(حال) اس کمترین کو یہ آرزو ہی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار مقدس سے خواب مین مشرف ہوتا آنجناب سے اللہ واسطے درخواست ہی کہ دعا یا درود کی ترکیب مرحمت فرمائی جاوے۔

(تحقیق) اس سے زیادہ ضروری دعا تو یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ آپکو ضروریات مین مشغول اور متوجہ فرماوین۔

(حال) حضور کے ارشاد کی تعمیل یہ عاجز برابر کررہا ہی ایک نئی بات جو پیش آئی ہی وہ یہ ہی کہ نماز پڑہنے کی حالت مین تمام جسم مین ایک عجیب سی حالت پیدا ہوجاتی ہی اپنا پڑھنا اپنے ہی کو سنائی نہین دیتا اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ منھ سے الفاظ بڑی مشکل سے نکلتے ہین نہین معلوم کیا وجہ۔

(تحقیق) اگر اس سے پہلے کسی مرض کے آثار ظاہر نہین ہوئے تو یہ حالت غیبت وفنا کی ہی اللہ تعالیٰ مبارک فرماوین ورنہ علاج کرین۔

(حال) میرے ایک دوست نے میرے پاس لکھا ہی کہ وہ ایک رات بعد تہجد و تسبیح

سجدہ کی حالت مین سوتا تھا ایک شخص نے ایک دوست کی آواز مین یون کہا کہ اب کیا کروگے اسکے سُننے سے اُٹھکر اسم ذات دیر تک پڑھتے رہے اور یہ بھی لکھا ہی کہ ہمیشہ رات دن متوجہ بقلب رہتا ہو حق تعالی کا دھیان آتا ہی غفلت کم ہوگئی ہی مگر سابق مین بہت علامات و آثار دیکھے تھے اسوقت بہت کم ہوئے ہین اسلئے وہ پریشان ہی اسکا جواب بندہ نے جو کچھ حضرت سے پہونچا تھا اسکے موافق دیا ہو کہ آثار و علامات مقصود نہین کبھی زیادہ اور کبھی اسکی کمی ہوتی ہی وہ قابل التفات نہین ہین نہ ہون تو بہتر اور بلا سعی ہون تو اُسکی طرف متوجہ نہ ہونا چاہئے وغیرہ لیکن بندہ کو اس شخص کے بارہ مین یہ عرض کرنا ہی کہ شروع مین نشان دادہ عبارت کے بارہ مین اگر کچھ اسکے معنی بتلانے کے قابل ہون بتلائے جاوین اور خوشبو کیون معلوم ہوتی ہی۔

(تحقیق) یہ صورت قابل التفات نہین ایسی مایوسی کی باتین شیطان القا کرتا ہی لاحول پڑھ دیا کرین اور خوشبو میرے نزدیک ارواح کا طیب غیبی مکشوف ہوتا ہی شکر کرین کمال نہ سمجھین۔

(حال) دیگر یہ شخص قابل تعلیم مراقبہ ہی یا نہیں۔

(تحقیق) ہی اگر علم یا صحبت اہل علم رکھتا ہو یعنی فہم اچھا ہو۔

(حال) اگر قابل مراقبہ ہی تو کونسا مراقبہ مناسب ہوگا ضیاء القلوب مین جو چھ صورتین مرقوم ہین بندہ بطور خود پیشتر شاید کچھ کیا ہوگا حضور عالی سے جب تعلق پیدا ہوا تو بندہ کے حق مین مراقبہ کی جو صورت تجویز کی گئی ہی وہ سب صورتون سے الگ ہی شاید اکثر لوگون کو اس آزادی صورت مین دلچسپی نہ ہو۔

(تحقیق) ضیاء القلوب سے سلطان الاذکار طریقہ مناسب ہی۔

(حال) مرے حق مین دعا فرماوین کہ توفیق و مداومت اشغال نصیب ہو ہمت اُمور دین مین بہت پست ہی۔ ہر چند جی چاہتا ہی کہ کچھ معینہ وقت پر شب مین نوافل ادا کر لیا کرون جاگتا رہتا ہون مگر نفس و شیطان دونون ملکر اُس ارادہ و قصد کو بالسا قطع کر دیتے ہین کہ بیان سے

باہر ہی ہر روز یون ہی ہوتا ہی کیا کرون کچھ تدبیر تحریر یہ فرماوین بالفعل فرض عشاء کے بعد کچھ نوافل پڑھ لیتا ہون۔

(تحقیق) آپ زیادہ پریشان نہون بعد عشاء کے نوافل اور ذکر وشغل سب کرلیا کرین انشاءاللہ تعالیٰ شدہ شدہ آخر شب مین بھی توفیق ہونے لگیگی۔

(حال) احقر نے عرصہ ہوا جب دریافت کیا تھا کہ نماز مین بھی ذکر جاری رکھنا چاہیئے حضرت نے ممانعت فرمائی تھی مگر اب بے اختیاری کی حالت مین ذکر جاری ہوجاتا ہی اور باوجود اس کوشش کے کہ قلب ساکت رہے مجبور ہوجاتا ہون بعض مرتبہ اس سوچ مین اللہ اکبر کہنا سہو ہوجاتا ہی اُمید کہ خادم کو مطمئن کیا جاوے۔

(تحقیق) سوچ چھوڑ دیجاوے۔ اور جب بے اختیار ذکر جاری ہوجاتا ہی اُسکو بند نکیا جاوے میرا مطلب یہ تھا کہ قصداً جاری نرکھنا چاہیئے کہ نماز کی طرف توجہ مقدم ہی میرا یہ مطلب نتھا کہ اگر جاری ہوجاوے تو اُسکو بند کیا جاوے کیونکہ یہ مخل نہ ہوگا توجہ الی الصلوۃ مین۔

(حال) بعد سلام مسنون کے عرض یہ ہی کہ کل نوہزار اسم ذات میرا وظیفہ ہی بفضل الٰہی ہر روز درد ہی اور اندرونی خفیف حرکت ہی اور بعض اوقات حرکت زیادہ بھی ہوتا ہی اور سر مین گرمی ہی اور مین علاج کیا ہون حکیم کہتے ہین کچھ بیمار نہین ہی۔ اور اذکار مین لذت معلوم ہوتا ہے اور بعض وقت خود ایک قسم کا بوجھ معلوم ہوتا ہی۔

(تحقیق) اس خط پر یہ لکھکر بھیجو کہ قلب مین وحشت اور سر مین درد تو نہین اور یہ لکھو کہ کچھ گھی اور دودھ کا استعمال کرسکتے ہو یا نہین خرچ مین گنجایش ہی؟

(حال) قلب مین وحشت اور نیند اور درد سر بفضل الٰہی نہین ہی اور گھی دودھ انشاءاللہ تعالیٰ استعمال کرسکتا ہون حضرت اور کچھ ذکر اللہ بتلا کر مشرف کرین۔

(تحقیق) اگر یہ حالت ہے تو احوال مذکورہ خط سابق منجملہ آثار ذکر ہین مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ترقی بخشے۔ گھی دودھ کا استعمال بقدر گنجایش رکھین۔ ذکر اللہ زیادہ

بتلانیکے لئے اسکی ضرورت ہی کہ اب جو معمول ہو اوس سے اطلاع دین اور یہ کہ اور کسقدر فرصت ہو اس خط کو بھی پھر بھیجنا۔

(حال) عرض یہ کہ میری حالت نہایت خراب ہی کہ میرا دل بہت سخت ہوگیا ہی اس کا کچھ علاج جو بہت آسان ہو فرمائیے میری ایسی حالت ہی کہ کچھ عرصہ تو بہت اچھا گذرتا ہی اور دل بہت اچھا رہتا ہی اور نماز مین بھی دل لگتا ہی اور ساری باتین اچھی رہتی ہین اور کچھ عرصہ بہت خراب گذرتا ہی کہ نہ نماز مین دل لگے نہ کچھ۔ جہانتک ہو سکتا ہی کسی کام مین کمی نہین کرتا ہون مگر دل کچھ ایسا سخت ہو جاتا ہی نہ نیک کام مین کچھ مزا نہین آتا میرے لیے کوئی دعا یا عمل تجویز فرمائیے کہ حالت درست رہے۔

(تحقیق) دل نہ لگنا اور مزا نہ آنا سختی نہین ہی بلکہ اسپر جو آپ کے دل مین رنج ہوا ہی یہ خود علامت ہی دل کی ترقی کی حالانکہ یہ رنج کی بات نہین ہی تو جو بات واقع مین رنج کی ہو یعنی کسی گناہ کا صادر ہو جانا اوسپر تو ایسے دل مین بہت ہی رنج ہوگا پھر سختی کہان رہی سختی یہ ہی کہ گناہ مین باک نہ ہو گناہ ہو جانیکی بعد پروا نہ ہو اوسپر رنج نہ ہو اطمینان رکھین اپنے کام مین لگے رہین باقی اس سے زائد کیفیات کھلاتی ہین اُن کی تفصیل ضروری نہین۔

(حال) حسب ارشاد والا ذکر بارہ تسبیح کا ورد کرتا ہون الحمد للہ اسکی برکت سے نہایت نفرت مندوبات پر رغبت بالطبع ہو رہی ہی اگرچہ اسکے پہلے بھی یہ حالت تھی مگر اب اور زیادہ ہو گئی ہی شوق زیادہ فرصت کم ہی شروع ذکر سے ابتک سر مین درد رہا کرتا ہی مین اسکو تحریک مزاج و غلبہ برودت تصور کرتا ہون چونکہ بعد شروع ذکر سے یہ واقعہ وقوع مین آیا ہی لہذا خدمت شریف مین عرض ہی بایں وجہ مذکور بعض روز ذکر خفی کرتا ہون اسکی نسبت رائے والا کا طالب ہون باوجود ذکر ایام قلیل فائدہ کثیر معلوم ہوتا ہی یہ آن مخدوم

کی کرم وعنایت کا ثمرہ ہی دبوقت بند چشم وگوش لفظ اللہ بصورت جرسیہ بسماع میر سد رویا و صالحہ نصیب الحمدللہ علی احسانہ۔ میرے نابینا بھائی اسد علی صاحب سلام مسنون عرض کرتے ہین اور ذکر بدستور سابق کر رہے ہین ترقی کے شایق ہین ذکر بارہ تسبیح کا شوق مگر اجازت کے طالب وامیدوار ہین اور حال جسمی صحیح ودرست ہی اور اثناء ذکر مین جناب بھائی صاحب کو معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سلام مسنون کرتا ہی مگر متکلم نظر نہین آتا ہی ایسی صورت مین جواب سلام کا دین یا نہین اب تک جواب نہین دیتے ہین۔

(تحقیق) آپ کی حالت قابل مسرت ہوئی اللہ تعالی مبارک فرماوے ایسی حالت مین خفی ہی مناسب ہو اسد علی صاحب کو بارہ تسبیح کا اگر شوق ہو اجازت ہی مگر حالت سے ضرور اطلاع دیتے رہین اور گھی دودھ کی کثرت رکھین اور چھ گھنٹہ سے کم نہ سووین سلام کا جواب ایک بار دیدیا کرین وبس۔

(حال) جمعہ کی رات کو منام مین دیکھا ہی کہ کچھ صلحاء خلفاء رسول کریمؐ کی بزرگی کا تذکرہ فرما رہے ہین ناگاہ حضور تشریف فرما ہوئے پس ایک سفید پوش صحابی نے (ولا اعرفہ) حضور سے سوال کیا من خلفاءک او کما قال فاجاب رسول اللہ خلفاے بعد عمر وعثمان وعلی خوب اچھی طرح یہ عبارت محفوظ ہی ہان اسمین شبہ ہی کہ پہلے عثمان فرمایا یا پہلے علی فرمایا اور پھر عثمان فرمایا ان دو اخیر کے اسماء مبارکہ کی تقدیم وتاخیر مین شبہ ہی باقی عبارت وحاصل مضمون جو مذکور ہوا خوب یاد ہی اس کلام اور منام کی صحت مین کچھ خلاء تو نہین ہے اور اگر کچھ میرے لیے کسی نوع کی خیر وتنبیہ ہو تو ارشاد فرمائیے۔

(تحقیق) شاید آپ کو اس سے شبہ ہوا ہوگا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام مبارک نہین لیا گیا سو اسکی وجہ یہ ہی کہ حضرت صدیق رضؓ پر غایۃ فنافی المحبوب کے سبب معیت غالب ہی بہ نسبت بعدیۃ کے کما یفھم من قولہ تعالی ان اللہ معنا وھو السر فی

قولہ علیہ السلام لو کان بعدی نبیٌ لکان عمر حیث لم یقل ابوبکر ھکذا اسمعتہ من مولانا و استادنا الشیخ محمد یعقوب قدس سرہٗ۔

(س) بہت دن ہوئے آنحضور نے فرمایا تھا کہ بعض کتابون مین تصوف کے آثار ذکر اور شغل کو لکھا ہی لہذا عرض ہو کہ کوئی رسالہ ایسا تحریر فرمایئے جسمین ذکر اور شغل کے آثار بتمامہا معلوم ہوجاوین اور اس سے طالبین کو رغبت زیادہ پیدا ہوگی کوئی رسالہ مستقل اور مفید ایسا معلوم نہین ہوتا اگر آنحضور اس امر مین کوئی خرابی تصور نفرماتے ہون تو بوقت فرصت تحریر فرما دیوین خادم کو بہت شوق ہی ورنہ جو ارشاد آنحضور ہو خادم کو وہی منظور ہی

(ج) ہر شخص کو جدا حالات پیش آتے ہین لکھنے سے اولٹا ضرر ہوگا کہ ایک دوسرے شخص کے حالات کا منتظر رہیگا اور نہونے سے مایوسی و پریشانی ہوگی پھر ہر شخص کی خصوصیات سے وہ حالات مختلف بھی اسقدر ہین کہ انضباط قریب بہ محال ہی۔

(حال) اوائل ماہ صفر گذشتہ مین فدوی نے قطعہ عریضہ خدمت و الامین ارسال کیا تھا اور اسمین اپنے شغل و تعلیم کے متعلق حضور سے سوال کیا تھا چنانچہ جواب سے اس طرح پر سرفرازی ہوئی کہ۔ آپ چونکہ صاحب فہم ہین اسلیئے عام مشغول کا دستورالعمل مناسب سمجھتا ہون یہ حضور نے اس خاکسار کی ہمت افزائی فرمائی ہی ورنہ مین عامی شخص سمجھ بوجھ کیا جانون مگر ہان اُمید نسبت عظیم نصیب ہوئی ہی اللہ تعالیٰ حضور کی زبان مبارک فرماوین حال ان یایہ ہی کہ جب سے حکم والا صادر ہوا بعد نماز صبح تلاوت قرآن شریف تقریباً نصف پارہ اور مناجات مقبول کی اصل عربی ایک منزل روزانہ پڑھا کرتا ہون اور نماز تہجد کیوقت اسم ذات کا ذکر خفیف جہر و ضرب کے ساتھ کرتا ہون لیکن ابھی صرف تین ہزار تک پڑھتا ہون اس سے زیادہ پڑھنے سے جی گھبراتا ہی۔

(تحقیق) اگر وضو نہ رہنے سے جی گھبراتا ہو جیسا مابعد کے مضمون سے معلوم ہوتا ہی تو اسکے متعلق مین نے جو لکھدیا ہی اوسپر عمل کیجئے اور اگر اور کوئی بات ہے تو صاف لکھیئے۔

(حال) اور بڑی تکلیف وضو کے نہ ٹھہرنے سے ہوتی ہو بعض دفعہ ایسا ہوتا ہو کہ اثنا ء ذکر مین وضو شکست ہوجاتا ہو اگر دوبارہ وضو کر لیا پھر وہی کیفیت ہوتی ہو سردی کے باعث یا یون بھی بار بار وضو کے لئے اوٹھنا ناگوار معلوم ہوتا ہو اور بال بچون کی نیند مین خلل پڑنے کا احتمال رہتا ہو اگرچہ ممکن ہو کہ بیٹھے ہی بیٹھے تیمم کرکے شغل کو جاری رکھون مگر بلا اجازت مرشد اسپر مبادرت نہین ہوتی کیونکہ دستور العمل مین باوضو ذکر کرنیکو لکھا ہو اسکی بابت جو مناسب ہو تحریر فرمایئے۔

(تحقیق) وضو رکھنا ضروری نہین تیمم کرلیا کیجئے مگر اس تیمم سے نماز و مس مصحف جائز نہین

س وقت تہجد مین کبھی کبھی آنکھ نہین کھلتی اسلئے بعد عشا آٹھ رکعت تہجد کی نیت سے روزمرہ پڑھ لیتا ہون اور جس روز وقت پر اُٹھنا نصیب ہوتا ہو عین وقت مین بھی آٹھ رکعت تہجد پڑھتا ہون اور بعدہٗ ذکر اسم ذات کرتا ہون۔ ایسا کرنا جائز ہی یا نہین۔

ج بہت مناسب ہو۔

(حال) جب سے یہ شغلہ شروع کیا ہو بدخوابی کئی بار ہوئی حالانکہ قبل اسکے نہین ہوتی تھی جس روز ایسا واقعہ ہوجاتا ہو سخت افسوس ہوتا ہو۔

(تحقیق) افسوس کی کیا بات ہو۔

س جاگتا رہتا ہون مگر بوجہ ناپاکی جسم صبح صادق تک کچھ نہین کرسکتا۔ آیا اُس حالت مین بھی ہاتھ منھ دھو کر کچھ دل سے یا زبان سے خفی یا جہر ذکر چارپائی پر بیٹھے ہی بیٹھے کرلیا کرون۔

ج ہان ہان۔

س چونکہ ذکر کی پوری تعداد ۱۲ ہزار سے ۲۴ ہزار ہی اور مین صرف تین چار ہزار تک پڑھتا ہون اسوجہ سے ندامت رہتی ہی اور اس خیال سے کہ شاید یہ کمی پوری ہوجائے تسبیح و تہلیل و تکبیر سوبار پنجوقتہ نمازون کے بعد بدستور سابق پڑھا کرتا ہون گذارش ہو کہ وظیفہ سابق کا چھوڑ دون یا پڑھا کرون یا بجائے ان کے کچھ اور مناسب ہی۔

ج۔ پہلے معمولات کو نہ چھوڑیے البتہ اگر ہمت ہو اسم ذات بارہ ہزار تک بڑھا دیجئے اور اطلاع حالات سے دیتے رہئے۔

س۔ ذکر کے وقت خیالات اِدھر اُدھر کے آیا کرتے ہین قلب متوجہ کرنیکا کیا طریقہ ہی۔

ج۔ بس قصداً خیالات نہ لائیے یہی کافی ہی اس سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ شکایت جاتی رہیگی مستقل تدبیر کی ضرورت نہین۔

س۔ ذکر بجہر خفیف کرتا ہون بھی گھر مین بچے جاگتے اور رونے سے کام مین خلل پڑتا ہی اگر ایسی حالت مین کبھی کبھی خفی یعنی بالکل منھ مین پڑھون تو کیسا

ج۔ ایسے وقت یہی ضروری۔

س۔ ذکر اسم ذات مین ہ کو جزم سے ادا کرون یا پیش کے ساتھ اور ضرب کا کیا قاعدہ ہی۔

ج۔ جزم کے ساتھ پڑھیے اور ضرب کا کوئی خاص طریقہ نہین ہی جو طبیعت سے پیدا ہو وہی کافی ہی۔

(حال) حضور اس ناکارہ کیلئے دعا فرمایئے کہ عاقبت بخیر اور عافیت دارین حاصل ہو مین بالکل کورا ہون نہ کچھ حاصل ہی نہ کوئی لیاقت رکھتا ہون۔ البتہ جب سے حضور کی غلامی نصیب ہوئی ایک گونہ دل کو خوشی رہتی ہی خصوصاً جس شب کو حضور کی حضوری ملتی ہی طبیعت کو بڑی فرحت ہوتی ہی چنانچہ پرسون کی شب دیکھا کہ حضور اس مہجور الخدمت سے کچھ ارشاد فرمارہے ہین۔ ایک شخص کے ظاہر اخلاق کے متعلق گفتگو تھی کہ یہ انکا ظاہر ہی باطن مین ادب نہین ہی رات کا وقت ہی چراغ جل رہا تھا لیکن مدھم ہو رہا تھا حضور نے یا کسی دوسرے صاحب نے فرمایا کہ چراغ روشن کر دو مین نے اُٹھا کر دیکھا تو تیل کم تھا بتی نہین تھی چراغ کے نیچے ہی ایک

کپڑا بتی بنانے کے لایق مجھے ملگیا مین نے بتی بنائی یہ تجوبی یاد نہین کہ چراغ مین بتی ڈالی یا نہین اسکی تعبیر کیا ہی اسکے علاوہ دوبار پہلے بھی خواب ہوا ہی۔

(تحقیق) یہ سب علامات محمودہ ہین مگر انکو کمال نہ سمجھئے ہان یہ بھی نعمت ہی شکر کیجیے۔

س۔ بجواب درخواست شجرہ حضور نے ماہ ربیع الاول مین یاددہانی کا اشارہ فرمایا تھا امید غالب ہی کہ اب وطن مین حضور تشریف رکھتے ہونگے شجرہ مرحمت فرمایئے۔

ج۔ مرسل ہے۔

س۔ ذکر ختم ہونے پر کوئی دُعا پڑھکر اُٹھنا چاہیئے یا یون ہی۔

ج۔ یہ دُعا کیجئے اے اللہ اپنی محبت و معرفت اور توفیق ذکر و طاعت نصیب فرما۔

س۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد کس طرح پر دعا مانگی جاے۔

ج۔ اوپر والی دعا کے ساتھ اتنا اور اضافہ کر دیجئے کہ تلاوت و عمل بالقرآن کی توفیق بھی بخشئے

(حال) گزارش خدمت عالی مین یہ ہی کہ ۱۹۰۱ء مین مجھکو شملہ جانیکا اتفاق ہوا۔ اتفاقاً راستہ مین مجھکو بوقت صبح ایک مست فقیر ملگئے مجھکو ایک ایسا اُسوقت وہم پیدا ہوگیا جو اُن سے ملا نہین اور وہ چلے گئے اُنکے جانے کے بعد مین اُن سے نہ ملنے کے رنج مین میرے سینہ مین داہنی طرف درد پیدا ہوگیا اور اُنکا خیال تصور میری آنکھون مین اور سینہ مین محو ہوگیا اُنکی تصویر میرے سینہ مین عرصہ بارہ۱۲ سال تک کامل رہی اور مین ساتھ مین اللہ اللہ ہمہ وقت کہتا رہا جسکی وجہ سے بہت طپش رہی۔ دیگر خیال اُسی روز بوقت شام سفر مین راستہ مین ایک نہایت حسین عورت گھوڑے پر سوار بطور سیر نکلی جسکو دیکھ کے مین اور میرا دل قابو مین نہین رہا اور اپنی عمر مین ایسا حُسن نہین دیکھا۔ اُس عورت کے دیکھنے سے میرے بائین طرف درد پیدا ہوگیا جسوقت وہ عورت ہنسی میرے سر سے پیر تک ایک قسم کا زہر جاتا ہوا معلوم ہوا جسکی وجہ سے مجھکو طپش بہت ہوگئی اور ایک جنون کے مرض مین مبتلا ہوگیا۔ اب عرصہ چھ ماہ سے صرف اُس عورت کا خیال و تصور ستاتا ہی ہر وقت تصور میرے سامنے جسکی وجہ سے سینہ مین سخت

تکلیف و آتش اور سینہ مین ایسی تکلیف جسکی وجہ سے ملازمت چھوٹ گئی۔ بوجہہ دہشت کے مین اُس عورت کے مکان پر نہین گیا اور ملازمت چھوڑکر امروہہ آگیا۔ اب بھی سخت تکلیف ہی یا امیرالمومنین اسکا خیال میرے سینہ سے چلا جاوے اور عشق و محبت حضور سرور عالم محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نصیب ہو۔

(تحقیق) السلام علیکم۔ ایک وقت خلوت کا مقرر کرکے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ۵۰۰ بار اس طرح کر لا الہ کے ساتھ تصور کیا جاوے کہ اُسکے تعلق کو قلب سے خارج کیا اور الا اللہ کے ساتھ یہ تصور کہ خدا اور رسول کی محبت کو قلب مین داخل کیا شروع کیجئے اور اُسکے بعد اپنے مرنے کا مراقبہ کہ دنیا سے رخصت ہوکر خدا کے روبرو جاتا ہی اگر وہ اسکا سوال کرینگے تو کیا جواب دونگا اور کیا مُنھ دکھلاؤنگا اور اُسکے مرنیکا تصور کہ مرکر گل سڑکر کیڑے پڑجاوینگے صورت بگڑ جاویگی کہ دیکھنے والے کو بھی نفرت ہوگی اور وقت فرصت مین استغفار کی کثرت پھر دو ہفتہ کے بعد حالت سے اطلاع دیجئے اور ساتھ ہی یہ خط بھی بھیجئے۔

(حال) بعد سلام علیک کے گذارش خدمت عالیہ مین یہ ہی کہ مجھکو جب سے حضور والا نے واسطے پڑھنے کے ارشاد فرمایا تھا جس پر مین نے عمل کیا اُسکی برکت سے مجھکو اُس عورت کی صورت سے نفرت پیدا ہوگئی اور اُسکے خیال سے طبیعت علیحدہ ہوگئی ہی۔

(تحقیق) الحمد للہ الف الف مرۃ۔

س۔ اب مجھکو کلمہ شریف کا وظیفہ اور اُسکا پرہیز بھی تجویز کیجئے میری طبیعت چاہتی ہی کہ کہ کلمہ شریف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ کا وظیفہ ہمہ وقت رکھون حسب ارشاد وہ پرچہ بھی ارسال خدمت ہی۔

ج۔ ضرور رکھئے پرہیز صرف معصیت کا ہی اور کچھ نہین اگر گاہ گاہ حالات سے اطلاع دیتے رہینگے سلسلۂ تعلیم کا جاری رہ سکتا ہی۔

(حال) کسی کسی روز عالم غیب مین جی لگ جانے سے عجب سما اور بہار ہوتی ہی

اور کبھی کبھی نفس ایسی سرکشی کرتا ہے کہ دق ہوجاتا ہون ذکر جہر کے باعث دماغ مین خشکی بہت ہو گئی ہے بلکہ آج تو برداشت نہ کر کے ناغہ کر دیا ہے اور اپنی آواز اپنے کان مین ہر طرح ٹھو کر دیتی ہے اگرچہ آہستہ ہو اگر ارشاد ہو تو خفی ذکر کیا کرون یا اور جو کچھ مناسب حال ہو اگرچہ ترطیب و تقویت دماغ مین کوشان رہتا ہون مگر بہت کمزوری ہو گئی ہے۔

(تحقیق) یہ تلوین ہے اس مین تغیر و تبدل لازم ہے پریشان نہو جیئے انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک روز تمکین میسر آجاویگی۔ ؎

اندرین رہ میتراش و می خراش	تا دم آخر دمے فارغ مباش
تا دم آخر دمے آخر بود	کہ عنایت با تو صاحب سر بود

جہر اور ضرب بالکل موقوف کر دیجئے خفی بلا ضرب کافی ہے بلکہ اگر عدد مین تقلیل کی ضرورت ہو اس کی بھی اجازت ہے پھر ترطیب و تقویت کی تدابیر نافع ہون گی۔

(حال) عید اضحیٰ کے بعد سے وظیفہ بھی بند ہے مجھکو بخار اور نزلہ کی شدت نے تنگ کر دیا بفضلہ تعالیٰ نصف مرض جاتا رہا ہے حضور کے اخلاق اور غربا کی دلجوئی کرنے سے یہ غلام بھی دعا کا خواستگار ہے۔ یہ خدا کا شکر ہے کہ کسی وقت کی نماز فرض قضا نہین ہوئی۔

(تحقیق) جبتک کامل طور پر صحت و قوت نہ ہو جاوے معمولات شروع نکرین البتہ بلا کسی قید کے زبان سے یا قلب سے جو ذکر سہل معلوم ہو اسکا خیال رکھین انشاء اللہ کافی ہوگا۔



الابتلاء لاہل الاصطفا

تمہید- بعد حمد و صلوۃ- ایک دوست کا خط اپنے مفصل حالات مین کہ حاصل ادنکا خاص تقلبات ہے بغرض تحقیق آیا اُسکا جواب اصل سوال سے منقسم ہوکر ایک رسالہ کی تعداد کو پہونچ گیا پس اسلیے بھی اور نیز اشتمال علی التحقیقات النافعہ کی وجہ سے بھی مناسب معلوم ہوا کہ اسکو مستقل رسالہ قرار دیکر خاص نام بھی کہدیا جاوے جو پیشانی پر مذکور ہے کہ اگر کوئی جداگانہ شائع کرنا چاہے تو سہل ہو فقط اوّل اون دوست کا سوال اور پھر احقر کا جواب نقل کیا جاتا ہے فقط

سوال

ایک گمنام کمترین خدام بحضور رہا داد ینجا سے بیکسان رہنماے گمرہان حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ عرض رسا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا

امابعد- آج احقر کچھ عرض حال کی اجازت چاہتا ہے گو وہ حالات نہایت گندے اور قابل شرم ہین نیز حرج اوقات گرامی بھی ہو مگر لیا کیا جاوے انما شفاء العی السوال اور حق تعالیٰ نے اپنے مقبول بندون کے ہاتھ مین وہ کیمیا دی ہے کہ سہ

اگر چہ چوب خون بو یہ خیلش کنند

سلہ فیہ اشارۃ الی اسم السائل الذی کتبت من البیاض جوابہ ۱۲ اشرف علی سلہ وہی فی الحقیقۃ جزو من رسالتی تربیۃ السالک ۱۲ منہ سلہ یہ حدیث ہے- ترجمہ نادانفت کا علاج پوچھنا ہے ۱۲

امید ہے کہ بندگان والا احسن کما احسن اللہ الیک پر نظر فرما کر حرج کو گوارا فرماوینگے احقر کو ذات والا صفات سے بڑی بڑی امیدین ہین ؎

خواہی کہ خدا بر تو بخشد ۔۔۔ با خلق خدا کن نکوئی

جناب کو معلوم ہے کہ احقر نے بُری بھلی تعلیم پائی ہے اور بفضلہ تعالیٰ بزرگان کی کفش برداری سے بھی کچھ حصہ ملا ہے اسی کی بدولت بندہ کی قلبی حالت معمولی طور پر اچھی تھی ہر بات صحیح سمجھ مین آتی تھی اور وعظ و نصیحت اور تلاوت قرآن وغیرہ کا اثر ہوتا تھا ہر بات کی تہ تک نظر پہونچتی تھی۔ اب سے چھ سات سال پہلے کا ذکر ہے کہ ذرا دیر بھی اگر کسی بُری صحبت مین شرکت کا اتفاق ہوتا تھا تو معًا قلب کو انکار اور نفرت محسوس ہونے لگتی تھی اور نیک صحبت اور اچھی بات سے فورًا طبیعت مین بشاشت اور نشاط پیدا ہوتا تھا ایک مرتبہ جناب حافظ عبد الرحمن صاحب مرادآبادی کے یہان حاضر ہونیکا اتفاق ہوا اُس سے پہلے مین حافظ صاحب سے اچھی طرح واقف بھی نتھا لیکن قلب مین ایسا ایک نیک اثر محسوس ہوا جس سے مینے پہچان لیا کہ حافظ صاحب مرد صالح ہین اور اونکی صحبت صحبت نیک ہے چنانچہ اُسکے بعد ہر طرح تحقیق کیا اُسکو صحیح پایا۔ علی ہذا ایک مرتبہ دہلی مین شہر کے باہر ایک مسجد مین نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا مسجد سے ملا ہوا ایک مزار تھا اوسکی طرف خواہ مخواہ قلب کو ایسا میلان ہوا کہ بے اختیار اوسکے پاس گیا اور وہان سے ہٹنے کو جی نہ چاہا اوسکا کتبہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ غرض ہر چیز اچھی اور بُری کا احساس بہت ہی صحیح ہوتا تھا ہر بات کا خیر و شر گویا راسے یعنی دودھ کا دودھ پانی کا پانی

؎ دوسرون کے ساتھ بھلائی کر جیسا کہ تیرے ساتھ خدائے تعالیٰ نے بھلائی کی ۱۲

نظر آجاتا تھا۔ بہت سے موقع ایسے ہوے کہ جہلا اور عوام سے کسی بات مین
تقریر کرنیکا اتفاق ہوا تو اُس کی کنہ بندہ نے ایسی بیان کی جس سے موافق
و مخالف دونون کو اتفاق ہوا اور حقیقت حال عیان ہوجانے سے ثابت
ہوگیا کہ نزاع لفظی ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک مجلس مین اسپر بحث تھی
کہ مزامیر بہت سے امراض کے لیے علاج ہین ایسی چیز منع کیون ہون مینے کہا
یہ غور کرنا چاہیے کہ مزامیر سے نفع کیون ہوتا ہے مزامیر سے آواز پیدا ہونے کی
اصلیت یہ ہے کہ اون مین ایک قسم کی روح ہے اوسکو آجکل لوگ بجلی کہتے
ہین اوسکو خاص صحت سے حرکت ہوتی ہے اور اوسکی حرکت سے ہوا مین
یا ہوا کی بھی بجلی مین حرکت پیدا ہوتی ہے چونکہ روح انسانی کو کچھ نہ کچھ
جمادی روح سے مجانست ہے یا یون کہیے کہ بدن انسان مین بجلی
ہے اسواسطے اسکو بھی میلان خارج کی طرف ہوجاتا ہے اسی کا نام سرور
اور انعاش حرارت عزیزی ہے اور چونکہ انسانی روح اشرف ہے اسواسطے
روح اخس اس ہوائی علاقہ سے ملکر روح انسانی مین شامل ہوجاتی ہے اسکا
نتیجہ یہ ہے کہ روح انسانی مین رفتہ رفتہ کثافت بڑھتی چلی جاتی ہے اور وہ
نورانیت نہین رہتی جو انسانی روح مین ہونی چاہیے آثار اسکے یہ ہین کہ علوم
عالیہ سے مناسبت کم ہوجاتی ہے اور دناوت بڑھ جاتی ہے افعال و عادات
وغیرہ سب مین لطافت کی جگہ کثافت آجاتی ہے حتی کہ رفتہ رفتہ روح سے تجاوز
کرکے جسم پر اثر پڑتا ہے ایسے لوگون کو امراض دموی اور صفراوی بہت
کم ہوتے ہین بلغمی اور سب سے زیادہ سوداوی ہوتے ہین زمانہ اسکا تجربہ
شاہد ہے کہ فی زمانہ دموی مزاج ہی باقی نہین رہے زیادہ تر سوداوی
ہوگئے ہین، تو یہ کہنا صحیح نہین کہ مزامیر کسی مرض کا علاج ہین صرف تحریک

روح پاکر جسے دوسرے لفظ مین سرور کہا گیا ایسا خیال کر لیا گیا ہے
ورنہ انجام انکا افساد روح و بدن ہے بلکہ قلب ماہیت جیسا کہ شراب
مین ہے کہ نباتات کا سریع النفوذ منقطر جوہر روح مین شامل ہو کر تخلخل
پیدا کرتا ہے روح بوجہ زیادتی حجم خارج کی طرف متوجہ ہوتی ہے اسی کا نام
انعاش حرارت عزیزی ہے اور اسکی کو جاہل لوگ قوت سمجھتے ہین لیکن جو
روح دماغ مین کام کرتی تھی اوس مین اجنبی اجزا شامل ہونے سے افعال
مین اونکا اثر آجاتا ہے اور افعال انسانی نہین رہتے بمقدار اون اجزا کے افعال
مین اختلال پیدا ہو جاتا ہے اسی کا نام نشہ ہے۔ چند روز تک پینے سے
روح انسانی مین کثافت مستقر ہو جاتی ہے اور اختلال افعال طبیعت ثانیہ
بنجاتا ہے اور اون علوم سے جو مناسب طبیعت انسانی ہین بالکل اجنبیت
ہو جاتی ہے کہا تو جاتا ہے کہ شراب مقوی جملہ قوی ہے اسکا تو مقتضا یہ تھا کہ
شرابیون مین ترقی دماغی زیادہ ہوتی مگر مشاہدہ اور آخری نتیجہ اسکے خلاف
ہے انگلستان مین جہان شراب بہت باقاعدہ اور احتیاط سے پی جاتی ہے
وہان تحقیق سے ثابت ہوا کہ دیوانی زیادہ ہوتے ہین فی ۳۰۰ ایک دیوانہ کا
اوسط ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ سرور اور قوت دھوکا ہے حقیقت اسکی صرف
تخلخل روح ہے اور درحقیقت لَا شِفَاءَ فِي الْحَرَامِ[1] بالکل صحیح ہے ان چیزونکے
استعمال سے انسانی طبیعت بدل کر غیر انسانی بنجاتی اور اخلاط مین بھی غلبہ
سودا کو ہو جاتا ہے اس تقریر کو لوگون نے بہت پسند کیا اور کہا بالکل ٹھیک
ہے جو لوگ اسکا خاص مشغلہ رکھنے والے ہین وہ سوداویت کا منبع ہین (کسبیان وغیرہ)
اسی طرح بہت باریک باتون مین بارہا تجربہ ہوا لیکن بڑا اشکال اسکا ہ

[1] حرام چیزمین شفا نہین یہ حدیث ہے ۱۲

کہ قول اساتذہ کان مین پڑا ہوا تھا کہ یہ باتین قابل التفات نہین اسواسطے کبھی انکو کچھ کمال نہین سمجھا اگر یہ حاصل ہوین توالحمد للہ کہا اور نہ ہوین تو پروا نہ کی۔

مگر تقریباً تین برس کا عرصہ ہوا کہ قلب مین انکی ضد پیدا ہوئی اوس حالت محمودہ کا ہونا یا نہونا تو کچھ قابل التفات تھا مگر ضد پیدا ہونے سے وہ بیچینی پیدا ہوئی کہ نعوذ باللہ اب یہ حالت تھی کہ بُری باتون مین بھلائی اور بھلائی مین بُرائی اوسی طرح نظر آنے لگی جیسا پہلے اسکا عکس تھا الحمد للہ کبھی مغلوب ہونے کی نوبت تو نہین آئی لیکن یہ ضرور تھا کہ اچھی بات مکرر سننے سے بھی مطلق اثر نہین ہوتا تھا اور بری بات کی ہوا بھی لگ جانے سے اثر ہوتا اور اوسطرف طبیعت کو انجذاب بے اختیار ہو جاتا تھا رسوم کفار کی خوبیان اور ضرورت سائنس حال کی تحقیقات پر فریفتگی ہر بات مین نیچری خیالات کی طرفداری حق بات کا قلب پر اثر نہونا اور باطل کا فوراً اثر ہونا۔ علیگڈھ کے طلبا کی نظر مین وقعت اور اسلامی مدراس کے طلبہ کی کم وقعتی امرا کی طرف انجذاب قلب غربا سے کشیدگی۔ عزت کی خواہش اور ضرورت بعض شرعی مسائل پر نعوذ باللہ اعتراض اور اونکی ترمیم کی ضرورت ترقی کے وہی معنے جو ابنا ء زمان لیتے ہین۔ یہ سب باتین بار بار ذہن مین آتی تہین اور اس درجہ مدلل اور واضح ہو کر کہ بعض وقت شرح صدر کا سا مرتبہ ہوتا تھا اور اوسکے مقابل کا کوئی ثبوت ذہن نہ رہتا تھا۔

الحمد للہ کہ رہا یہ سب کچھ وسوسہ ہی کے مرتبہ مین اور اسکو بندہ نے ہمیشہ خطرناک سمجھا اور بالاختیار اوسکے دفعیہ کی اور افعال تک اوسکا اثر نہ آنے کی کوشش کی شلاً سوائے علماء صلحا کے عوام سے بھی ملنا ترک کیا ایک بات

یہ عجیب دیکھی کہ اس حالت کو اغیار سے ملنے سے نقصان کم پہونچتا تھا اور آشنا ساؤن
سے زیادہ اسواسطے آشنا ساؤنسے زیادہ عزلت کر دی، حالانکہ یہ میرے پیشہ کیلئے مضر ہی اغیار کا دیکھنا
بھی بالکل چھوڑ دیا آنے والون سے کہدیتا کہ سوائے اپنی ضروری باتون کی
کوئی گفتگو نکرین اسی عزلت کی تکمیل کے لیے اچکن تک پہننا ترک کرکے طلبا
کی وضع اختیار کی کہ لوگون کو خصوصًا امرا کو خودہی کشیدگی ہوجاوے اسکا یہ اثر
تھا کہ لوگ مولوی صاحب کہکر پکارنے لگے اور دیگر الفاظ مین تامل کرتے تھے
پیشہ کو جو کچھ اس سے ضرر پہونچنے کا احتمال تھا اوسکی پروا نہ کی۔ اس سے
پہلے چونکہ قلب مین سلامت تھی اسوقت اگرچہ حالت معلوم تھی مگر باطل کی
طرف میلان ہوتے وقت اتنی بات ضرور محسوس ہوجاتی تھی کہ یہ احساس
اوس احساس کے خلاف ہے جو پہلے ہوچکا ہے لہذا اوس کی طرف سے
خیال کو بالقصد پھیر لیتا تھا اور دوسرے کسی خیال مین لگ جاتا تھا اور جب
کسی طرح وہ خیال نہ بھولتا تو کسی دنیاوی کام مین مثلاً خطوط نویسی یا بات
چیت مین لگ جاتا تھا اور اگر اس سے بھی کچھ نہوتا تو آخری علاج یہ تھا
کہ دو رکعت نماز پڑھکر دعا مانگتا اَللّٰھُمَّ[1] یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ
بفضلہ تعالی اس سے ضرور نفع ہوتا تھا۔ کبھی آخری علاج یہ تھا کہ دل مین کہتا
کہ حق تعالی کے احکام کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہین لانہ احکم الحاکمین
بحمد للہ یہ مضمون احقر کے قلب مین زمانہ طالب علمی سے ایسا بیٹھا ہوا ہے
کہ گویا بداہتہ کا مرتبہ ہے اس مین کسی قسم کا خطرہ تک نہین۔
رسوم کفار کی اگرچہ معقول تردید اوسوقت ذہن مین نہ آتی لیکن اوسکے
فراموش کرنے کے لیئے بالقصد اوسکے خلاف پر زبان سے تقریر کرتا ایجادات

[1] ترجمہ اے اللہ دلون کے پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ۔ ۱۲

حال کو اپنے پاس نہ آنے دیتا حتی کہ گھڑی کو بلا ضرورت جیب مین نہ ڈالتا
نیا چرہ کی تصانیف سے بالکل اجتناب - باوجود عدم تاثر عن الحق وعظون
مین ضرور شریک ہوتا۔ علیگڈھ کے طلبہ سے اگر ملاقات ہوتی تو بے التفاتی سے
سے پیش آتا اور طلبہ مدارس اسلامی سے بتکلف ملتا اور اون کے دُکھ درد
مین شرکت کرتا۔ غربا کو بتکلیف امرا پر ترجیح دیتا بعض دفعہ اتفاق ہوا کہ ایک امیر
آدمی کے یہان بلایا گیا اور اوسی وقت ایک بیوہ عورت کے یہان جانے کی
ضرورت تھی اول اوسکے یہان گیا بعد ازان وہان حب جاہ کا ایک علاج
یہ رہا کہ بعض جگہ کسی مشورہ کے لئے مجھکو اور میرے ہم پیشہ دوسرے کسیکو
بھی بلایا گیا تو باوجود اوسکی تجویز اپنے نزدیک خلاف اور غلط ہونیکے اوسی کو
ترجیح دی اور کام اوسی کے سپرد رکھا اگر بہت بیقاعدگی دیکھی تو اسکو مشورہ دیدیا
مگر کام مین اپنا نام نہ آنے دیا اس سے اپنا مالی نقصان بھی ہوا مگر پروانہ کی بعض
احباب سے کے ساتھ کبھی کبھی شکار کو جانے کا اتفاق ہوتا ہے فیر کرنے کا
پہلا نمبر میرا ہوتا تھا اوسکو ہٹاکر اپنا نمبر سب سے اخیر رکھا۔ امور شرعیہ مین
جہان کچھ اختراع کا وسوسہ پیدا ہوتا تھا اوسکو بجبر قلب سے بھلا دیا اور بے دلیل
مان لیا اگر زیادہ ہجوم ہوا تو قرآن شریف پڑھنا شروع کردیا اور کسی کام مین
لگ گیا اسمین بفضلہ تعالیٰ پوری کامیابی رہی کبھی مغلوبیت کی نوبت نہین
آئی وسوسہ کا بھی ادنیٰ ہی درجہ رہا ہوگا اساتذہ کی صحبت سے یہ بات
ذہن مین اچھی طرح بیٹھی ہوئی ہے کہ خداے تعالیٰ حاکم مطلق ہین کسی قانون
اور کسی مصلحت سے مجبور نہین۔

ان واردات مذمومہ کے خطرون سے حفاظت کے لئے یہ سب علاج پابندی
اور نہایت نگرانی کے ساتھ کیے ان مین اگر کچھ کوتاہی ہو جاتی تو استغفار سے

کام لیتا۔ مگر باوجود اس سب اہتمام کے قلب مین استعداد انکی ایسی پیدا ہوگئی تھی کہ جب ذراسی ان معالجات سے غفلت ہوئی تو معلوم ہوتا تھا کہ قلب ایمان سے خالی ہے اور جب ذرا سابھی گناہ یا خلاف اولی کوئی کام ہوگیا تو گویا یہ سب محنت رائگان گئی اور قلب کی وہ حالت ہوگئی جو ایک گرم توے کی ہوتی ہے جسپر گیلا کپڑا رکھا گیا ہے کہ جبتک کپڑا گیلا ہے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے اور ذرا نمی کم ہوئی اور کپڑا تک بھی جل گیا۔ اور وہ حالت حقیقت شناسی کی تو کوسون دور ہوگئی جو اس سے پہلے تھی گو اوس حالت کی تمنا تو تھی کیونکہ یہ شعر کان مین پڑا ہوا تھا ؎

گر بعلم آئیم ما ایوان اوست	در بجہل آئیم ما زندان اوست

مگر یہ اندیشہ تھا کہ معلوم اسکا انجام کیا ہوتا ہے۔ اس اثنا مین بارہا جناب والا کا وعظ سننے کا اتفاق ہوا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ مضامین دل کے اوپر سے گذرتے چلے جاتے ہین اور مطلق اثر نہین بلکہ ہر ہر مضمون کی تردید بالبدیہہ دل پر گذرتی جاتی اور اسکا اثر ہوتا اور باقی رہتا۔ باطل کا اثر بڑا تو تھا ہی حق سے بھی یہ اثر بڑھی ہوتا تھا نعوذ باللہ منہ۔

ایک مرتبہ احقر نے تھوڑی دیر ریل کا سفر جناب والا کے ساتھ کیا اور یہ حال مختصراً عرض کیا تو جناب نے ارشاد فرمایا کہ تشویش کی بات نہین یہ یا تو تحریف من الشیطان ہے یا کوئی حالت محمودہ بہت اعلیٰ درجہ کی پیدا ہونے والی ہے اور کوئی علم القا ہونے والا ہے اس سے بہت اطمینان ہوا لیکن اسکو بھی عرصہ گذر گیا اور وہ حالت کچھ بڑھتی ہی جاتی تھی حتی کہ نعوذ باللہ دین اسلام ایک خیالی ڈھکوسلہ دکھائی دیتا تھا اور دیگر جملہ مذاہب اوس سے کچھ زیادہ اچھے معلوم ہوتے تھے ہندو مذہب کی خوبیاں ذہن مین آتی تھین

(اب وہ ذرا بھی یاد نہین) اور سب سے زیادہ دہریت حق معلوم ہوتی تھی اور
علی قدر مراتب جملہ باطل فرقے حق کے مقابلہ مین اچھے معلوم ہوتے تھے حتی کہ
سنیون سے شیعہ اور مقلدین سے غیر مقلدین اور مانعین بدعت سے
بدعتی خاصکر اہل تصوف سے زیادہ اجنبیت تھی مگر الحمد للہ اتنا ہوش تھا
کہ میرا مذاق منعکس ہوگیا ہے اسواسطے یہ یقین کر لیا تھا کہ جو اسوقت جتنا برا
نظر آتا ہے وہ اوتنا ہی اچھا ہے۔

یہان یہ بات بھی قابل گذارش ہے کہ اس حالت کو تین چیزون سے
بڑا فرق ہوتا تھا تہجد سے اور تلاوت قرآن سے خواہ کیسی ہی سرسری
اور بے توجہی کے ساتھ کیون نہو اور جناب والا کی صحبت سے۔ جسروز
تہجد یا تلاوت قضا ہو جاتی تو میری موت تھی۔ اور چوتھی نہایت مفید چیز
شجرۂ مشائخ چشت پڑھنا تھا اسکے پڑھتے ہی ایک عجیب حالت ہوتی تھی
یہ معلوم ہوتا تھا کہ دل پر سے کوئی چیز چھیل دی گئی اور وہ خیالات
سب کے سب کچھ دیر کے لئے زائل ہوگئے مین اوس حالت کو بیان اس سے
زیادہ نہین کر سکتا کہ دنیا سے ایکدم بے رغبتی ہو جاتی تھی۔

اس حالت مین تقریبًا تین سال گذر گئے۔ بزرگون سے یہ سنے ہوئے تھا
کہ واردات کا کچھ اعتبار نکرنا چاہیئے نہ اچھے کا نہ برے کا اسواسطے گو نہ اطمینان
تھا لیکن کتاب امداد السلوک مین ایک دفعہ نظر پڑا کہ وساوس کی مثال
تبخیر کی سی ہے کہ بہت پریشان کرنے والی چیز ہے لیکن عند کوئی غرض نہین
نہ اسکے انسداد کی تدبیر سے کچھ نفع ہو سکتا ہے اسکے لئے مادہ ہوتا ہے جس سے
یہ پیدا ہوتی ہے تا وقتیکہ اوسکا اخراج نہو یہ موقوف نہین ہو سکتی [illegible]
مادہ کی تلاش اور اخراج مین سعی کرنا مردان خدا کا کام ہے۔ اس تحریر سے

بموجب اِن خطرات کے مواد کی تلاش مین سعی کی مگر جن جن چیزون سے نقصان پایا باوجوداون کے ترک کے نفع عاجل کے سوا کچھ نہ تھا اِس سے یہ وحشت ہوئی کہ آخر کیا ہونا ہے کیا میری ترقی کا راہ مسدود ہی ہوگیا اگر ایسی حالت مین موت آگئی تو کیسی ہوگی۔

ایک مرتبہ ایک مہینہ کے قریب شیعون کی صحبت رہی اُس سے یہ حالت بہت ترقی کر گئی حتیٰ کہ آثار ضعف اعضا مین ظاہر ہونے لگے ریل کی آواز سے اختلاج محسوس ہوتا تھا اُسکے بعد مین ایک دن کے لئے ڈپٹی عزیز الحسن صاحب کے یہان مقیم ہوا معلوم نہین کہ اونکی ایک دن کی صحبت سے کیا اثر ہوا کہ بہت سکون ہوا یہ اختلاج وغیرہ مطلق نرہا۔ یہ سکون کچھ دنون تک باقی بھی رہا۔ مگر پھر وہی۔ مین آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھا کرتا تھا کہ یا اللہ یہ وہی نظر ہے جو ہر چیز کو سیدہا دکھاتی اور تہ تک پہونچ جاتی تھی یا اب بالکل عکس کام کرتی ہے مخلوط باتون مین سے دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کردیتی تھی یا اب الگ کرنا تو درکنار پانی کو دودھ اور دودھ کو پانی دکھاتی ہے۔

اس اثنا مین پھر ایک مرتبہ مین نے بمقام تھانہ بھون حضور عالی مین اپنی یہ حالت عرض کی تو جناب والا نے پوچھا کیا کسی جدید کتاب کے دیکھنے کا اتفاق ہوا یا کوئی صحبت بُری رہی مین نے عرض کیا کچھ بھی نہین مین تو حتی الامکان اِنسے بالقصد اجتناب کرتا ہون اخبار تک نہین دیکھتا۔ ذرا تامل کرکے جناب نے فرمایا اِس کی وجہ لطافت طبع معلوم ہوتی ہے اور انشاء اللہ عنقریب یہ حالت ازخود رفع ہوجاویگی۔ اِس ارشاد والا سے بہت تسلی ہوئی۔ اسکو غالبًا سات آٹھ ماہ ہوے ہونگے۔ تھوڑے عرصہ تک اطمینان رہا بعد ازان پھر وہی سودا شروع ہوا اوسوقت مین نے یہ احتیاط کی کہ اپنے فہم کو

بالکل غیر معتمد قرار دیا حتیٰ کہ کوئی فقہی مسئلہ بھی پوچھتا تو کسی دوسرے سے
پوچھنے کو کہدیتا۔ گاے کے متعلق جو کتاب بندہ نے لکھی ہے وہ اوسی زمانہ کی
لکھی ہوئی ہے اوسپر بندہ کو اسی وجہ سے اطمینان نہین کہ یہ زمانہ غلبہ فہم کی
لکھی ہوئی ہے خدا جانے کیا حق ناحق قلم سے نکل گیا ہو بہت سی جگہ اوسمین
نشان لگا دیئے ہین جہان کھٹکا ہوا کہ یہ مضمون غلط ہے۔ اسی ضرورت سے
جناب والا کو مذہبی حصہ اوسکا کل سُنایا تھا بندہ کا ارادہ اوسکا طبی حصہ سنانے کا
بھی تھا مگر زیادہ حرج اوقات مناسب نہ سمجھا باین خیال کہ اگر طبی مضمون مین
غلطی بھی ہوگی تو کونسا گناہ لازم آجائیگا۔ اوس حالت کی تفصیلی واقعات
کہان تک عرض کرون وعظ سننے اور کتاب دیکھنے سے بچتا تھا کہ جو اچھی
بات کان مین پڑتی ہے اوس سے اور زیادہ نقصان ہوتا ہے بجاے
اسکے کہ کبھی بُری سے بُری بات بھی سنکر نفع ہی ہوتا تھا۔ کئی مرتبہ جناب والا
کے وعظ سننے کا اتفاق ہوا جنکا اثر یہ ہوتا کہ یہ وہی پُرانی باتین ہین جو
مولوی لوگ کہا کرتے ہین ریمین اوس حالت کو اگر مختصراً ظاہر کر سکتا ہون تو
بس اس طرح کہ جو بات محسن الملک اور دیگر اہل دنیا کے قلب مین تھی وہی
میرے دل مین اوتر آئی تھی ہان اتنا فرق تھا کہ بفضل خدا وہ بجاے بزرگان
مین اوس سے مغلوب ہونے پایا جیسے وہ لوگ ہوگئے فالحمد للہ علی ذلک
اتنا ہوش برابر رہا کہ یہ حالت حالت منکسرہ ہے جہانتک ہو سکے بچا رہا۔
بہت سوچا کہ کس معصیت کا یہ وبال ہی مگر کچھ سمجھ مین نہ آیا۔
آب ایک نیا کرشمہ سنیے جناب والا کا ایک وعظ سمجھ کچھ گھبرا کر پڑھا جسمین اس
آیت پر ہوا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو وان تؤمنوا وتتقوا یؤتکم اجورکم
ولا یسئلکم اموالکم جس مین بخل کی مذمت اور ترک چندہ کی تحریک تھی

بندہ کی عادت ہمیشہ یہ رہی ہے کہ بیان کو اپنے حالات پر منطبق کرتا جاتا ہے
جو حال بیان کے خلاف پایا اوسکو خصوصیت کے ساتھ ذہن مین محفوظ کرلیا
باقی مضامین معمولی طور سے سن لئے اگر ایسی باتین زیادہ ہوگئین تو اونمین
سے جتنی محفوظ ہوسکین کرلین باقی کو چھوڑ دیا اس نظر سے کہ ساری کے پیچھے
آدھی بھی نہ جاتی رہے۔ بنابرین اس وعظ مین غور کرنے سے معلوم ہوا کہ مجھ
مین صفت بخل ہے اسکو اسوقت اچھی طرح محفوظ کرلیا اور کئی دن تک
غائر نظر سے تحقیق کیا تو ثابت ہوا کہ یہ خیال صحیح ہے اور بخل معمولی نہین حد
افراط تک پہونچا ہوا ہے حتیٰ کہ پہننے کے کپڑے صدقہ کرنا تو درکنار خود پہنتے
وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ پہنونگا تو میلے ہوجاوینگے گو اس خیال کا اثر عملاً
ظاہر نہوتا ہو لیکن یہ خیال آتا ضرور تھا اسکو ہمیشہ ایک معمولی بات سمجھا کیا
اب آنکھ کھلی کہ یہ وہ شعبہ ہے جو تہمم مین جڑ رکھتا ہے کپڑا اگر کوئی محتاج مانگتا
تو سخت گران گذرتا بلکہ دوسرے کسیکو دیتے دیکھتا تو تعجب ہوتا۔ جب کوئی
چندہ دینا پڑتا تو گو یہ نہین ہوا کہ دیا نہو مگر ناگوار ضرور ہوتا اسکو مین غلطی سے
یہ سمجھتا رہا کہ باعث زیادتی ثواب ہے کہ باوجود ناگواری دیتا ہون اس کی
طرف کبھی خیال نکیا کہ اسکا منشا بخل ہے۔ زیور کی زکات واجب فی الذمہ
تھی اور دو برس سے آل ٹال رہی جسکی وجہ صرف سہل الکاری ہے۔ غرض
غور سے ثابت ہوا کہ صفت بخل میرے اندر موجود ہے۔ وعظ مذکور کے سننے
کے بعد میری حالت مین ایک ایسا تغیر پیدا ہوا جو میرے بیان مین نہین آتا
اضطراب قلب عجیب طرح کا عارض ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ قلب ایمان سے
خالی ہے مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی محسوس ہوتا تھا کہ یہ حالت اس سے پہلی
حالت سے ضرور اچھی ہے۔ اگر اس کی مثال مین دے سکتا ہون تو وہ یہ ہے

کہ جیسے ایک سرسام کے مریض کا تنقیہ کیا جاوے تو اوسکا اختلال حواس وغیرہ جاتا رہتا ہے مگر ضعف بھی زیادہ ہوجاتا ہے اور اوٹھنے بیٹھنے سے بھی مجبور ہوجاتا ہے اس سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ اوسکو آرام نہین ہے مگر درحقیقت یہ ضعف اوس قوت سے اچھا ہے جس سے وہ اوٹھ اوٹھکر بھاگتا تھا اس ضعف کی حالت مین اوس کی طبیعت دمبدم بحال ہوتی جاتی ہے اور افعال صحیح ہوتے ہین گو ناقص ہین ایسے ہی مجھکو یہ محسوس ہوتا تھا کہ نعوذ باللہ قلب ایمان سے خالی ہے مگر جانے کیا بات ہے کہ طبیعت اندر سے کہلتی جاتی ہے اور یہ حالت اوس حالت سے ضرور اچھی ہے۔ سمجھ مین نہ آیا کہ یہ اوسی فساد ذوق کا کوئی شعبہ ہے یا اس کی کچھ اصلیت ہے۔ غرض اوسی قول بزرگان کو یاد کرکے کہ واردات کا کچھ اعتبار نہ کرنا چاہیئے اسکے حسن وقبح سے قطع نظر کرکے یہی قرار دیا کہ بلا سے قلبی حالت کچھ بھی ہو مرض بخل سے نجات حاصل کرنا ضرور ہے اس مین اختیار کو دخل ہے اسکا مین مکلف ہون اور اسکے علاج کی طرف متوجہ ہوا اور بہ تکلف خرچ کرنا شروع کیا خانگی اخراجات مین تنگی کرکے زکات ادا کرنا شروع کی تھوڑے ہی دنون مین پچاس روپیہ نکال دیئے اتفاق سے جنگ روم و بلقان کا زمانہ تھا اس سب رقم کی تملیک کرکے اس چندہ مین دلوادی کچھ روپیہ اس سے پہلے مین دیچکا تھا یہ سب ملاکر سو روپیہ کے قریب ہوگئے۔

جسدن زکات ادا ہوچکی یکلخت یہ معلوم ہوا کہ وہ کیفیت قلبی ایسی پلٹ گئی جیسا کسی کی آنکھ موتیا بند کے پانی سے اندھی ہوگئی ہوا اور وہ برسون تک نابینا رہکر بصارت سے ناامید ہوچکا ہو پھر ایک دم ڈاکٹر اوس کی آنکھ مین سے پانی نکالدے کہ بلا مبالغہ نیا جنم اوسکو نصیب ہوجاتا ہے اور بجاے اندھیرے کے نور کے عالم مین آجاتا ہے۔ یہ معلوم ہوا کہ قلب مین مطلق

تشویش نہین اور ایک سکون محض ہے سب باتین سیدھی سمجھ مین آتی ہین مگر
ایک قسم کا تکان ضرور ہے جیسے کہ سرسام کے مریض کو بحران جید ہو کر ایکبارگی صحت
ہو جاوے کہ اوسکے افعال مین سلامت تو پیدا ہو جاتی ہے مگر ضعف رہتا ہے
بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسوقت کی حالت گو اچھی حالت ہے لیکن
اوس سے گونہ اجنبیت ہے جیسے کہ کسی کی کوئی چیز عرصہ سے کھوئی ہوئی
ایکدم ملجاوے تو اوسکو اوسکے پہچاننے مین قدرے تامل ضرور ہوتا ہے یا جیسے
کوئی سخت اندھیرے مین دیر تک رہنے کے بعد یکلخت روشنی مین نکل آوے
تو اوس کی آنکھ خیرگی کرنے لگتی ہے۔ اول تو یہ خوف ہوا کہ یہ کوئی اور اُس سے
بھی بد تر حالت نہو جسکو مین نے پہچانا نہو مگر دو ایک دن کے بعد بداہتہً
محسوس ہوا کہ انشاء اللہ یہ حالت محمودہ ہی ہے تاہم مین نے کچھ نفلین
پڑھکر اور سو مرتبہ درود شریف پڑھکر دعا مانگی رَبِّ[1] اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ١٢ اور اس خوف
سے کہ مبادا کسی غلطی مین پڑجاؤن مین نے چندان اسکی طرف التفات
نہین کیا۔ ہان یہ غور کرتا رہا کہ یہ نفع کس چیز سے پہونچا بعد غور بسیار یہی سمجھ
مین آیا کہ وہ وبال تاخیر زکوۃ و بخل کا تھا اور زکوۃ ادا ہونے سے حق تعالیٰ
نے یہ فضل کیا اور اوسوقت اس آیت کے معنے سمجھ مین آئے وَوَیْلٌ[2]
لِّلْمُشْرِكِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ طاسکے
شکریہ مین مین نے پچاس روپیہ اور ترکی چندہ مین دینے کا قصد مصمم کرلیا۔
اور اگرچہ صدقہ مین اخفاء افضل ہے مگر اس چندہ کے لیے اعلان کو زیادہ

---

[1] ترجمہ۔ اے اللہ داخل کر مجھکو داخل کرنا سچائی کا اور نکال مجھکو نکلنا سچائی کا اور کر میرے واسطے غلبہ امداد دینے والا ١٢

[2] ترجمہ اور خرابی ہے مشرکون کیلئے جو زکوۃ نہین دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہین ١٢

اچھا سمجھا تاکہ تحریک و تحریض ہو اور ایک تقریب مین بجاے دیگر اخراجات
مروجہ کی یہ رقم اظہار کے ساتھ دی اور اہل جلسہ سے کہا کہ مین تقریب مین یہ
رقم اسواسطے دیتا ہون کہ آپ لوگ بھی تقریبات مین اسکو رواج دین ۔ اوسوقت
میرے عزیز و اقارب اور ہم پلہ لوگ وہ موجود تھے جنکو معلوم تھا کہ مین عسرت
سے بسر کرتا ہون مجھے یہ خیال ہوا کہ اِنکے سامنے یہ رقم چندہ مین دینے
سے اونکو یہ خیال ضرور ہوگا کہ یہ مالدار ہے اور ہم سے اخفا کرتا رہا ہے ۔
نیز یہ خیال ہوا کہ اسوقت یہ رقم میرے پاس موجود بھی نہین ہے واجب
فی الذمہ کر لینا ٹھیک نہین ادا ہو یا نہو ۔ تیسرے یہ کہ لوگ شاید تعریف کرین
اور اس سے عُجب پیدا ہو لیکن مین نے کہا کہ جب مین دل مین نیت کر چکا
ہون تو اُسکے خلاف کرنا کہین اسکا مصداق نہو جاوے وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ
اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ اور آج خدا خدا
کر کے جس قید سے مین نکلا ہون کہین اوسمین پھر نہ پھنس جاؤن ۔ اور معاملہ
خداے تعالیٰ کے ساتھ صاف ہونا چاہیئے عزیز و اقارب مالدار ہی سمجھینگے تو کیا
اور عُجب وغیرہ سب نفس کی شرارتین اور تخویفات ہین اسوقت اگر چوک گیا
تو سواے ندامت کے کچھ نہ ہوگا تحریک چندہ ترکی کا ا۔ ر کیسے پورا ہوگا

سلہ یہ آیت بعض منافقین کی شان مین ہے ترجمہ یہ ہے کہ بعض انمین وہ بھی ہین جنھون نے خداے تعالیٰ
سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمکو مال عطا کریگا تو ہم خیرات کرینگے اور نیکوکار رہینگے پس جب اُنکو خداے تعالیٰ نے مال دیا تو انھون
نے بخل کیا اور منھ پھیر کر چلدیے لہذا خداے تعالیٰ نے اسکی پاداش مین اونکے دلون مین نفاق ڈالدیا اسوقت
تک کہ جب وہ خداے تعالیٰ سے ملینگے (یعنی موت کے وقت تک) اسوجہ سے کہ خدا کے ساتھ عہد شکنی کی اور جھوٹ بولنیکی وجہ سے

غرض ان سب مواقع کو خداع نفس سمجھکر اور وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ پر نظر کرکے بلا پس وپیش اعلان کے ساتھ پچاس
روپیہ اپنے ذمہ کرلیا۔ اس مین قدرتی بات یہ پیش آئی کہ جب لوگون نے دیکھا
کہ یہ نئی بات ہوئی اور چندہ کے لئے مفید ہے تو اکثر نے واہ واہ کی جس سے
عجب کے خیال کی تصدیق ہوئی اور مجھے خیال ہوا کہ کسی تقریب مین دس پانچ
روپیہ سے زیادہ ترکی چندہ مین کوئی نہین دیتا مین نے پچاس کی رقم دی اگرچہ
مین نے اس خیال کی مطلق پروا نہین کی اسوجہ سے کہ یہ خیال عارض بعد الاعطاء
تہا نہ کہ سبب اعطاء کا۔ مگر شکر خدا ہے کہ قدرتی علاج اس خیال کا بھی پیدا ہوا
وہ یہ کہ اوسی وقت مجمع مین سے ایک شخص بولے کہ یہ کوئی بات نہین ابھی ایک
قصبہ مین ایک رئیس کے یہان کوئی تقریب تھی جس مین مٹھائی کا خرچ پانچسو روپیہ
تخمینہ کیا گیا اونھون نے مٹھائی کو مطلقا موقوف کرکے پورا پانچسو ترکی چندہ مین
دیدیا۔ نیز ایک قدرتی علاج یہ پیدا ہوا کہ اوسیوقت ایک بیوہ عورت نے پندرہ
روپیہ بھیجے۔ ان دونون رقمون کے سامنے میری رقم کچھ بھی چیز نہ تھی کما لا یخفی
مین نے خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس کے بعد غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اب بخل
بہت کم ہے اور جس طرح طبیعت خرچ کرنے سے رکا کرتی تھی اب نہین رکتی ایک
روز مین مسجد سے آتا تھا ایک شخص نے سوال کیا کہ مین ننگے پاؤن ہون مین نے
فوراً اپنے پیر کا جوتا اوسکو دیدیا اور غور کیا کہ طبیعت رکتی ہے یا نہین سو اب
الحمد للہ رکاوٹ نتھی۔ ایسے ہی متعدد موقعون پر طبیعت کا امتحان کیا اب
وہ بات نہین ہے اور اگر کچھ بخل باقی رہا بھی ہوگا تو مین اوس سے انشاء اللہ

لہ ترجمہ جو کوئی اللہ سے ڈریگا تو نکالیگا خدائے تعالیٰ اسکے واسطے کوئی سبیل اور رزق دیگا اسکو جگہ سے کہ اسکو گمان بھی نہوگا

غافل نہین ہون۔

ایک علامت فارق بین الصحت والسقم بندہ کے ذہن مین حرص طعام تھی
بموجب حدیث شریف اَلْمُؤْمِنُ یَاکُلُ فِی مِعًا وَاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَاکُلُ فِی سَبْعَةِ
اَمْعَاءٍ۔ بہت جگہ غور کرکے دیکھا جس قوم مین کھانے کے انواع متنوع اور
اہتمام زیادہ پایا اونکی حالت کبھی اچھی نہین پائی علیگڈھ کالج اور مدارس اسلامیہ
مین اسمین بین امتیاز موجود ہے۔ ایک سنفرانی بیرسٹر سات سو روپیہ ماہوار
کھانے مین خرچ کرتا ہے۔ بندہ نے بہت دفعہ غور کیا حالت سابقہ مین کھانے
کی حرص اور اوسکے اہتمام کی ضرورت گویا بداہۃ کے مرتبہ مین ذہن مین آتی
تھی اور اون صلحاء پر ایک گونہ اعتراض رہتا تھا جنکے قصے قلت اکل کے
مشہور ہین جیسے خواجہ علاء الدین صابر رحمۃ اللہ علیہ۔ اس سے بندہ
جانتا تھا کہ قلب مین کفر کا تخم ہے الحمد للہ اب وہ نہین ہے اب اگر
دسترخوان پر پلاؤ قورمہ اور دال دونون چیزین ہون تو دونون یکسان
معلوم ہوتے ہین اور طبیعت شکم سیر ہونے سے کم کھانے کو ترجیح دیتی
ہے اب وہ وجوہات بھی یاد نہین جو اوسوقت مین کثرت اکل کیلئے
ذہن مین تھین۔

الغرض جب سے بندہ کی زکات ادا ہوگئی حالت بھی پلٹ گئی اب بحمد اللہ
بات سیدھی سمجھ مین آتی ہے اور اچھی اچھی اور بری بری معلوم ہوتی ہے۔
اہل علم کی طرف رغبت اور امراء سے بے رغبتی ہے۔ اب بری صحبت یا اخبار
بینی سے بھی وہ اثر نہین ہوتا جو پہلے ہوتا تھا بلکہ بری صحبت سے بھی بعض
دفعہ اچھی بات حاصل ہو جاتی ہے۔ اسکے معنے یہ نہین کہ اب مین بری صحبت سے

سلہ مسلمان ایک پیٹ مین کھاتا ہے اور کافر سات پیٹ ۱۲

سمجھنے کو ضروری نہین سمجھتا ضروری پہلے سے بھی زیادہ سمجھتا ہون یہ امر واقعی کا بیان ہے اکہ پہلے کبھی اگر بے اختیار بھی صحبت بد کا اتفاق ہو جاتا تھا تو بجلی کی طرح اثر بد سرایت کر جاتا تھا اور اوسپر اپنا اثر تو کہان اوس سے متاثر نہو نا بھی ناممکن تھا اور اب بحمد للہ صحبت بد سے ایسا نہین ہوتا تا ثر تو بالکل نہین ہوتا کبھی اپنا ہی اثر ہو جاتا ہے اور طبیعت حق بات کو لے لیتی اور باطل کو چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ اس سے پہلے اسکا عکس ہو گیا تھا۔ اب بحمد للہ وہ حالت عود کر آئی جو اوس بری حالت سے پہلے تھی مع اپنے اضافہ کے کہ پہلے شر کا علم نہ تھا اب شر کا علم بھی ہو ۱؎ وبضدها تعرف الاشیاء ۔ ۲؎ وَمَن لَّا یَعْرِفِ الشَّرَّ مِنَ النَّاسِ یَقَعْ فِیْهِ ۔ اس تطویل سے اپنا یا جناب والا کا وقت ضائع کرنا مقصود نہین تین ضرورتون سے اسکی جرأت کی گئی ایک یہ کہ اس خوشی مین جسکو میرا دل ہی جانتا ہے آپ جیسے مربی کو کیسے شریک نکرون ؎

کہ اگر خار دگر گل ہمہ پروردہ تست

اور ۳؎ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ کو کس طرح بھول جاؤن ۔ یہی رو رہا عرض کرتا ہون کہ جناب والا کا شکریہ مین اس سے زیادہ ادا نہین کرسکتا کہ شعر

از دست گدائے ناتوان یا بہیچ	جز آنکہ بصدق دل دعاے بکند

وہ وقت بھی مجکو یاد ہے جبکہ زیادہ پریشانی ہوتی تھی اور کچھ بن نہین آتی تھی تو بے اختیار یون دعا مانگتا تھا اللھم اہدنی بحق اشرف علی وبحق امداد اللہ وبحق رشید احمد وبحق اولیائک وبحق حبیبنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری ضرورت یہ ہے کہ مجھکو بتلا یا جاوے کہ یہ خیال میرا صحیح ہے یا نہین۔

۱؎ اشیا اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہین ۱۲ ۲؎ جو کوئی برائی کو نہ جانیگا تو اوسمین مبتلا ہو جائیگا ۱۲

۳؎ جو کوئی آدمیونکا شکر نکرے خداے تعالی کا بھی شکر نہ کریگا ۱۲

کہ ابطاء زکوۃ اسکا سبب تھا ایسا نہو کہ سبب کچھ اور ہو جسکی مجھے خبر نہوا ور یہہ
نفع عارضی ہوا ہو بوجہ بقاء سبب مرض پھر عود کر آوے۔

تیسری ضرورت یہ ہے کہ بندہ کو خیال ہوا ہے کہ جب زکوۃ کا ادا نہونا جو ایک
عمل ظاہری ہے یہ اثر رکھتا ہے تو اعمال قلبی جو اس سے بہت زیادہ ہونگے
ہین کیا اثر رکھتے ہونگے۔ مین جناب والا کا دامن پکڑتا ہون کوئی طریقہ ایسا
بتلایا جاوے کہ مین معلوم کرلون کیا کیا مرض میرے اندر موجود ہین اور انکے
علاج کیا ہین تاکہ اونکے دفعیہ کی کوشش کرون انشاء اللہ تعالی۔ اپنا
عیب اپنے آپ کو نظر آنا مشکل ہے اور اقران اور رفقاء کی عادت ہے کہ کسی
بات پر تعریف تو منھ پر کردین لیکن عیب ظاہر نہین کرتے وہ اپنے نزدیک
اسکو عیب پوشی سمجھتے ہین اور میرے نزدیک یہ دوستی نہین ترک اصلاح
ہے کوئی شاذ نادر ایسا بھی رفیق ملا جسنے مجھکو کسی بات پر ٹوکا اور مین نے
غور کیا تو وہ عیب واقعی مجھ مین موجود تھا اور اوسکی اصلاح کرلی۔ مین نے
رفاقت حقیقی اسی کو سمجھا۔ جب اقران اور رفقاء کی یہ حالت ہے تو اپنا عیب
کیونکر معلوم ہو اسکے لیے مین نے قرائن سے لوگون کے خیالات اپنی طرف
معلوم کیے کہ گو منھ پر نہ کہین لیکن درحقیقت اونکے خیالات کیا ہین تو بعض
لوگونکا خیال تو میری نسبت یہ ثابت ہوا کہ مجھکو متکبر سمجھتے ہین۔ یہ خیال بعض
میرے عزیز و اقارب کا ہے مین نے اسمین جہان تک غور کیا تو یہ ثابت ہوا کہ
اسکی اصلیت کم گوئی اور کسی کی شکوہ شکایت مین شامل نہونا اور اپنے
معمولات کی پابندی ہی معمولات کی پابندی ہین اتنا اختلاط لوگون سے نہین ہو سکتا جتنا وہ چاہتے
ہین۔ اور کسی کے برے بھلے مین پڑنے کا نتیجہ اسکے سوا کچھ نہین کہ کسی کی بیجا
شکایت کو صحیح کہو یا اوسکی مخالفت کرو صحیح کہنا جھوٹ ہے اور کسی کی غیبت

یا بہتان کو متضمن ہے اور مخالفت اگر اپنے برابر کے ساتھ ہے تو عادۃً بے سود
ہے اور اگر اپنے سے بڑے کے ساتھ ہے تو بے سود ہونے کے ساتھ ترک
ادب بھی ہے اور مخالفت کی صورت مین بھی بات کہین سے کہین پہونچکر
غیبت اور بہتان اور بہت سے مفاسد تک پہونچ ہی جاتی ہے - اور اس عرصہ
مین چونکہ تجربہ ہوا کہ شناساؤن سے اوس حالت منکسرہ کو زیادتی ہوتی تھی
اور اغیار سے نقصان کم پہونچتا تھا اسوجہ سے بھی شناساؤن سے بالنسبت
علحدگی رہی اسوجہ سے اونکو یہ خیال ہوا مگر مین نے اسکی زیادہ پروا نہین کی
اسوجہ سے کہ اصلیت اسکی یہ سمجھ چکا ہے اور زبان کسی کی کہان تک پکڑ جا سکتی
ہے اونسے علحدگی مین اس سے زیادہ کیا نقصان ہے کہ متکبر کہہ لینگے اغیار
سے چونکہ نقصان کم پہونچتا ہے اسوجہ سے اون سے بولنے چالنے ملنے مین فراخ
دلی رہتی ہے اسواسطے یہ لوگ مجھکو متکبر نہین کہتے بلکہ غربا مجھسے زیادہ مانوس
ہین بعض لوگ ایسے بھی موجود ہین جنسے مجھکو بارہا تکلیف پہونچی مگر مینے اونکی
کبھی برائی تک بھی نہین کی وہ میرے پیچھے نماز نہین پڑھتے اور مین اونکے
پیچھے برابر نماز پڑھتا ہون. غرض اغیار مجھکو متکبر نہین کہتے نمعلوم کونسا
خیال صحیح ہے - یہ تو ایسا ایک مرض ہوا جسکی نسبت لوگونکا خیال ہے
کہ مجھ مین ہے اور میرا خیال ہے کہ نہین ہے - اور ایک مرض ایسا ہے
کہ لوگونکا خیال ہے کہ مجھ مین نہین ہے اور میرا خیال ہے کہ ہے وہ مرض
حسد ہے جب کسیکو اپنے اقران مین سے کوئی نعمت ملتے دیکھتا ہون تو
کسیقدر ناگوار ہوتا ہے یہ خیر ہے کہ فوراً یہ بھی محسوس ہو جاتا ہے
کہ یہ حسد ہے اور اسکا علاج مین یہ کرتا ہون کہ بجاے اسکے کہ مین اوس
نعمت سے اوس شخص کو واصل ہونے مین مخل ہون اگر میرے

اختیار کو کچھ دخل ہوتا ہے تو اُسکے واسطے اوسکے حصول مین ساعی ہو جاتا ہون اس حد تک کہ میرا کچھ نقصان اور حرج بھی ہو جاوے ابتک کبھی ایسا نہین ہوا کہ اسمین مین نے نفس سے دھوکا کھایا ہو تاہم یہ خیال ہے کہ دل پر اتنا بھی اثر کیون ہوتا ہے اگر یہ حسد ہے تو اسکا کوئی معقول علاج ارشاد ہو۔

اِن قبیل سے ایک مرض احقر مین عجب ہے جو لوگون کو معلوم نہین اور مجھے معلوم ہے جب کوئی کام اپنے ہاتھ سے اچھا ہوجاتا ہے تو خواہ مخواہ دل چاہتا ہے کہ کوئی دیکھے اور تعریف ہو۔ اسکا علاج تو حتی الامکان کرتا ہون مگر بعض صورتین ایسی پیدا ہوجاتی ہین کہ علاج سمجھ مین نہین آتا مثلاً میرا ایک ہم پیشہ جب کام مین غلطی کرتا ہے اور مین صحیح کرتا ہون تو ضرور اپنی طرف اچھا خیال ہوتا ہے اور جبکہ بداہۃً وہ غلطی کررہا ہے تو اپنے کام کو غلط اور اوسکو صحیح کیسے کہدون اتنا جب بھی کرتا ہون کہ اگر میرا ہم پیشہ مشورہ مین شریک کیا گیا اور اوس سے غلطی ہوئی تو اگر زیادہ فاش غلطی نہو جس سے صریح نقصان کا اندیشہ ہو تو اپنے کام کو غلط اور اُسکو صحیح کہتا ہون اور خود دستکش ہوکر کام اوسکے سپرد رکھتا ہون یہ میرے پاس انتہائی علاج ہے اسمین مالی نقصان بھی ہوتا ہے۔ مگر اوسپر بھی خیال یہ ہے کہ جب اپنے کام کو صحیح اور اوسکے کام کو غلط قرار دے لیا تو عجب تو ہو ہی گیا مالی نقصان بھی ہوا اور اصل علت باقی ہے۔

اِن چند امراض کا حس تو مجھکو ہوا ہے (علم الامراض عند طبیبہا)۔

مین جناب والا کی ذات پر بڑا بھروسہ رکھتا ہون اس مرتبہ بھی کہتا ہون کہ انشاءاللہ عنقریب تھانہ بھون حاضر ہونگا یہ میری حاضری صرف زیارت

کے لئے نہو گی بلکہ طالبعلمانہ ہو گی۔ ارادہ عید الفطر کے قریب سے حاضر ہونیکا ہے زیادہ تردد عریضہ ہذا ہی کے لکھنے مین لگی۔ اسوقت جو کچھ اُلٹا سیدھا خیال مین آتا گیا قلمبند کر کے روانہ کرتا ہون عبارت اور ارتباط سے قطع نظر فرما کر ملاحظہ فرماوین۔ ایسے بُرے حالات کے اظہار سے بھی شرم آتی ہے مگر کیا کرون نتوان نہفتن درد از طبیبان شعر

زانکہ تو ہر خار را گلشن کنی	دیدۂ ہر کور را روشن کنی

وہا انا اختم الکلام واقتصر علی السلام وافوض امری الی اللہ الملک العلام والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام وآلہ واصحابہ الکرام۔ ۱۵۔ ذالحجہ ۱۳۳۳ھ
ازمیرٹھ

الجواب

بعد حمد وصلوٰۃ جواباً عرض ہے کہ مقصود اصلی طریق مین صرف رضا و تقرب حق ہے اور جتنے اُمور کو انمین دخل ہے وہ بقدر دخل کے مامور بہ ہین اور درجہ دخل کا بتلانا صرف درجہ شارع کا ہے خواہ صراحۃً بتلا ئین یا دلالۃً جسکا ظہور قیاس صحیح سے ہوتا ہے اور اسی جگہ سے کہا گیا ہے اَلْقِیَاسُ مُظْہِرٌ لَا مُثْبِتٌ[1] اسی طرح مجتنب عنہ اور مذموم اصلی سخط و بعد عن الحق ہے اور جتنے امور کو اسمین دخل ہے وہ بقدر دخل کے منہی عنہ ہین خواہ صراحۃً یا دلالۃً جیسا اوپر مامور بہ مین مذکور ہوا۔ ایک مقدمہ قابل استحضار کے یہ ہے۔ دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ جتنے اُمور کو قرب یا بعد مین دخل ہے وہ سب اُمور اختیاریہ ہین اونمین کوئی امر غیر اختیاری نہین اور یہی معنی ہین

[1] ترجمہ قیاس کسی حکم کو ثابت نہین کرتا صرف پوشیدہ حکم کو ظاہر کر دیتا ہے ۱۲

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا کے۔ تیسرا مقدمہ یہ ہے کہ اُمور اختیاریہ عام
ہین اُمور ظاہرہ قلبیہ و باطنہ قلبیہ کو اور تتبع نصوص و رجوع الی الوجدان سے یقیناً ثابت
ہے کہ اُمور ظاہرہ اعمال جوارح ہین حسنہ یا قبیحہ اور اُمور باطنہ دو قسم ہین
عقائد صحیحہ یا باطلہ اور اخلاق محمودہ یا مذمومہ پس جن اُمور کو قرب حق مین دخل
ہوگا وہ یہ ہین اعمال حسنہ اور عقائد صحیحہ اور اخلاق محمودہ اور یہی مامور بہا بھی
ہونگے۔ اور جن اُمور کو بُعد عن الحق مین دخل ہوگا وہ یہ ہین اعمال قبیحہ اور
عقائد باطلہ اور اخلاق مذمومہ اور یہی منہی عنہا ہونگے۔ چوتھا مقدمہ جو دوسرے
مقدمہ سے لازم آیا اور بدلیل مستقل بھی ثابت ہے کہ جو اُمور اختیار سے
خارج ہین اونکو نہ قرب مین دخل ہے نہ بعد مین اسلیے نہ وہ مامور بہ ہونگے
اور منہی عنہ ہونگے۔ پانچوان مقدمہ یہ ہے کہ اُمور غیر اختیاریہ اقسام کثیرہ ہین لیکن
جنپر بعض کو اشتباہ موجب قرب یا موجب بُعد ہونیکا ہوجاتا ہے وہ صرف
چند قسم کے ہین ایک احوال محمودہ اور کمالات وہبیہ باب قرب مین اسیطرح
وساوس و خطرات یا اقسام قبض یا کسی معصیت کی طرف میلان ضعیف یا قوی
درجہ تقاضا مین باب بُعد مین۔ اور ان اقسام اُمور غیر اختیاریہ پر قرب و بُعد
کے مرتب ہونے کی نفی کرنے سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ یہ بھی قرب و بُعد پر مرتب
نہین ہوتے یہ ممکن ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی کو عمل یا محض فضل سے مقرب
بنایا ہو پھر اوسکو بعض کمالات وہبیہ کے ساتھ موصوف کردیا ہو۔ اسیطرح
ممکن ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی کو عمل مذموم سے (نہ کہ بلا عمل) مطرود بنایا ہو
پھر اوسکو بعض بلیات غیر اختیاریہ مین مبتلا کردیا ہو مگر یہ بلیات سبب بُعد
نہونگے گو مسبب عن البعد ہون جنکا تدارک صرف اعمال بعدہ کے تدارک سے

لہ خدا ے تعالیٰ کسیکو اوسکی قدرت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا ۱۲

ہو سکتا ہے۔

اب ان مقدمات کے بعد جاننا چاہیے کہ خلاصہ آپ کی سرگذشت کا چند مضامین ہین۔ نمبر۱ ادراک کا صحیح ہونا۔ نمبر۲ امور نافعہ سے انفعال ہونا۔ نمبر۳ حقائق واسرار کا منکشف ہونا مگر اوسکو کمال نہین سمجھا نمبر۴ اسکے بعد اچھی باتون مین برائی اور بری باتون مین بھلائی نظر آنے لگنا گو اوس سے مغلوبیت نہین ہوئی۔ نمبر۵ اچھی باتون سے اثر نہونا اور بری باتون سے اثر ہونا اس طرح سے کہ اودھر انجذاب ہونے لگا۔ آگے اسکی کچھ مثالین ہین نمبر۶ مگر ساتھ ہی اسکو وسوسہ وخطرناک سمجھنا اور اسکے دفع کی کوشش کرنا اور اسکے بعد طرق دفع کی کچھ تفصیل ہے جس مین خیال کے پھیرنے مین مبالغہ سے کام لینا بھی ذکر کیا ہے اور اس مبالغہ کی کچھ جزئیات لکھے ہین نمبر۷ لیکن ذرا معالجہ سے غفلت ہوجاتی تو یہ سب محنت رائگان ہوتی نمبر۸ باطل حق نظر آتا تھا نمبر۹ یہ فکر کہ ترقی کا راہ بند ہوگیا نمبر۱۰ اسکے بعد کچھ آثار اختلاج وضعف قلب کے ذکر کئے ہین۔ نمبر۱۱ اچھی بات کان مین پڑنے سے زیادہ نقصان ہوتا تھا نمبر۱۲ بخل کا اپنے اندر معلوم ہونا۔ نمبر۱۳ اوسکا علاج اتفاق سے کرنا۔ نمبر۱۴ اوس علاج کا بخل کے ساتھ دوسرے امراض عارضہ کے لیے شفا ونافع ہونا۔ نمبر۱۵ اس نفع کے شکریہ مین اور اتفاق کی نیت کرنا اور باوجود منازعت نفس کے اوسپر عمل کرنا۔ نمبر۱۶ بعض واقعات جن سے مرض بخل کا زوال معلوم ہوتا ہے۔ نمبر۱۷ قلت حرص سے بھی صحت باطن پر استدلال نمبر۱۸ عود حالات سابقہ۔ نمبر۱۹ ترقی درعلم بعلم بالشر۔ نمبر۲۰ بعض غایات اظہار سرگذشت مفصل نمبر۲۱ استفسار حقیقت حال عود مع علاج خصوص تکبر وحسد وعجب۔

مین نے ان سب مضامین کو نہایت دلچسپی اور بہت تعمق سے ایک ایک حرف کرکے بلکہ اکثر مقامون کو مکرر پڑھا - مین جو کچھ اس باب مین سمجھا ہون اور وہی لکھنا بھی چاہتا ہون اوسکی نسبت یہ دعویٰ نہین کرسکتا اور نہ کرتا ہون کہ بس صحیح وہی تشخیص اور وہی تجویز ہے لیکن انتہائی خیرخواہی اس سے زیادہ نہین ہوسکتی کہ جسقدر سمجھ مین آوے اوسکے پیش کرنے مین دریغ نکرے اور جو اپنے لئے پسند کرے وہی اوسکے لئے پسند کرے پس جسطرح طب مین مسالک مختلف ہین اور آپ مثلاً طبیب ہین مرض کے سلئے خصوص مریض محبوب کے لئے وہی طریقہ برتین گے جو آپ کے نزدیک سب سے زیادہ راجح اور نافع ہو بس اسی اصل کے موافق مین بھی لکھنا چاہتا ہون فَاسْتَمِعُوْا وَاِنْ رَضِیْتُمْ فَاتَّبِعُوْا عارفین کا ارشاد ہے طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ - اسی لئے ہر زمانہ مین گو کلیات اصلیہ تو اس طریق وصول کے نہین بدلے مگر باوجود حفاظت کلیات اون کلیات کے بہت سے جزئیات طریق معالجات مین حسب اختلاف مذاق و استعداد و اسباب عارضہ ہر زمانہ مین اور ہر شخص کے لیے بیحد متبدل ہوتی رہین پس مین نے جو طریق اپنے مرشد علیہ الرحمۃ سے سمجھا اور اوسکو صدہا مریضون کے لیے بچشم خود نافع دیکھا جس سے اوسکو مجرب المجرب کہنا میرے نزدیک بالکل صحیح اور یقین ہے اوسکا حاصل صرف وہی ہے جو اجمالاً مقدمات خمسہ مذکورہ بالا سے آپ بفضلہ تعالیٰ سمجھ گئے ہونگے مگر تتمیماً و تعمیماً و تسہیلاً و تکمیلا للفائدہ کسی قدر تفصیل سے بھی گو مختصر ہی ہو عرض کیئے دیتا ہون - جو جو مضائق و مصاعب

سلہ پس غور سے سنو اور اگر پسند آوے تو اوسکے کاربند ہو ۱۲ سلہ وصول اللہ کے طریقے اتنے کثیر ہین جتنی مخلوقات کی سانس ۱۲

وعقبات و بلیات آپ نے لکھے ہین یہ تو سو حصون مین سے ایک حصہ بھی نہین جو جو بعض کو پیش آتے ہین اسوقت مجھکو بعض کے احوال یاد آگئے اور سر سے پانوان تک اوسنے مجھکو ہلا دیا ہے کہ مشکل سے اپنے کو سنبھال کر لکھنے کو موقوف نہین کیا، مگر وہ ان سب پریشانیون کو مجبوب کی نعمت سمجھکر بزبان حال مترنم ہوتے ہین

نظم

خوشا وقت شوریدگان غمش	اگر ریش بینند و گر مرہمش
دمادم شراب الم در کشند	اگر تلخ بینند دم در کشند

اور صبر کرکے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرکے اپنے کام مین لگے رہتے ہین اور اپنے انجام کار کو خدائے تعالیٰ کے سپرد کرتے ہین اور کچھ تدبیر نہین کرتے اور یہی بے تدبیری ہزارون تدبیر سے بڑھکر کام دیتی ہے اور انجام کار اس تفویض کی برکت سے وہ نصیب ہوتا ہے کہ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ[1] اے من لا یفعل کذلک۔

مگر یہ جواب خاص اہل حال کے مذاق کا ہے اہل استدلال کو اسکے بعد بھی انتظار تحقیق کا رہیگا اس لیئے اس کی شرح اصول علمیہ بھی کرتا ہون گو اسکا مرجع بھی اخیر مین ذوق و وجدان فطری ہی ہے اور ہر استدلال کا اخیر فطرت ہی ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہے۔ وہ شرح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فطرۃً ہر بشر مین کم و بیش دو چیزین ایسی پیدا کی ہین کہ عمر بھر بھی زائل نہین ہوتین ایک خیال علوم کے متعلق دوسرے میلان نفس اعمال کے متعلق نہ انکا حدوث اختیاری ہے نہ انکا بقا اور اسلیئے انکا انسداد یا ازالہ بھی اختیاری نہین

[1] وہ چیز کہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سُنی اور نہ کسی کے دل مین اوسکا خیال گذرا اقتباس ہو حدیث اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رات و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر سے ۱۲

نسی ورد فی الحدیث قصہ قولہ علیہ السلام اِنَّ الَّذِی مَعَھَا مِثْلَ الَّذِی مَعَھَا وحسی قال علیہ السلام اِنِّیْ بَشَرٌ اَنْسیٰ کَمَا تَنْسَوْنَ وَاَغْضِبُ کَمَا تَغْضِبُوْنَ اوکما قال الحدیث ۔ وحسی کان علیہ السلام یَھُمُّ اَنْ یَتَرَدّٰی مِنَ الْجَبَلِ فِیْ زَمَانِ فَتْرَۃِ الوحی الحدیث اتنا فرق ہے کہ عوام کو بعض خیالات ووساوس کے ہجوم کی اور اور میلان وداعیہ معاصی کے غلبہ اور تقاضے کی نوبت آجاتی ہے خواہ عمل کرے یا نہ کرے اور خواص کو جو کہ مجاہدہ کرچکے ہین یا مجاہدہ کے قائم مقام کوئی حال استغراق وغیرہ اونپر غالب کردیاجاتا ہے یا قویٰ طبعیہ اونکے ضعیف کردیے جاتے ہین ہجوم اور تقاضے کی نوبت نہین آتی یا شاذونادر آتی ہے مگر گذرتا ہوا یا تھوڑی دیر ٹھہرتا ہوا خطرہ اور خفیف اور ضعیف سا میلان معصیت کا پیدا ہوتا ہے مگر عمل سے بچنے کے لئے اسکو بھی ہمت اور قصد ہی کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اسکو صدور پر بھی قدرت رہتی ہے البتہ عامی غیر مجاہد کو اوسکی مخالفت ودفع کے لئے زیادہ تعب وتکلف کی ضرورت ہوتی ہے اور مجاہد حقیقۃً یا حکمًا کو آسانی سے اس دفع ومخالفت مین کامیابی ہوجاتی ہے اور حضرات انبیا علیہم السلام کو یہ بات بلا مجاہدہ محض موہبت سے عطا ہوجاتی ہے باوجودیکہ وہ کسی حال سے مغلوب نہین ہوتے نہ اُنکے قویٰ طبعیہ مین کوئی ضعف ہوتا ہے اور مادہ منازعت نفس کا دست قدرت سے اون مین سے نکال دیاجاتا ہے ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرح صدر کے قصہ مین جس جزو کا قلب مبارک سے خارج کیاجانا مذکور ہے وہ یہی معلوم[۱] ہوتا ہی اور انبیا[۲] علیہم السلام مین ممکن ہے اسکا دوسرا طریق ہی اور حدیث

۱ قولہ یہی یعنی مادہ منازعت نفس ۱۲ ۲ قولہ اور انبیا علیہم السلام الی قولہ طریق ہے ۔ جملہ معترضہ ہی لہذا قولہ اور حدیث نعم ولکن اسلم الخ سے کوئی تعلق نہین ۱۲

نَعَمْ وَلٰکِنْ اَسْلَمَ کی بنا یہی معلوم[1] ہوتی ہے اور یہی حاصل[2] ہے مسئلہ عصمت کا اور یہ نہین کہ بچنے کے لیئے قصد کی ضرورت نہو اور فعل پر قدرت نرہے جیساکہ[3] اوپر خواص مجاہدین کے حال مین بیان کیا گیا۔ غرض عامی کے قلب مین وسوسہ[4] زیادہ ٹھہرتا ہے اور میلان معصیت کا بدرجہ تقاضا ہوتا ہے اور خواص مین سے یہ دونون درجے مجاہدہ حقیقۃً یا حکماً سے جاتے رہتے ہین یعنے غالب احوال مین انکا تحقق نہین ہوتا اور شاذونادر سے وہ بھی خالی نہین ویبقی ھذا الاحتمال فی کل حین الی ان یموتوا۔ اور انبیا علیہم السلام مین سے بلا اکتساب انکی نفی کردی جاتی ہے۔

اسکے بعد اب طرز سالکین وشیوخ تربیت کا مختلف ہے بعض تو ہر ہر وسوسہ کے دفع کے لئے اور ہر ہر خلق ذمیم کے جس سے داعیہ معصیت ظاہری یا باطنی کا پیدا ہوتا ہے اقلع کے لیئے تفصیلی معالجات کرتے ہین اور بتلاتے ہین اور ہر وقت قلب ونفس کی دیکھ بھال کرتے رہتے ہین اور جب کبھی کوئی مرض دیکھتے ہین پھر تجدید معالجہ کی کرتے ہین اور احیاء العلوم وغیرہ کتب کے سلوک کا حاصل یہی ہے اور آپ کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بھی یہی طریق اختیار فرمایا ہے اِس سے آپ کی پریشانی شدید اور ماجرا طویل ہو گیا مگر الحمد للہ کامیابی بھی ہوئی اور اِس کامیابی کا مقتضا یہ تھا کہ اس خط کے جواب مین

[1] قولہ یہی یعنی مادہ منازعت نفس کا نکال دیا جانا ۱۲ [2] قولہ اور یہی حاصل ہو یعنی مادہ منازعت نفس کا نکال لیا جانا ۱۲ [3] قولہ جیسا کہ اوپر آلخ یعنے جیسا کہ خواص مجاہدین کا نفس مغلوب ہو جاتا ہے لیکن باوجود اسکے عمل سے بچنے کیلئے قصد ہی کی ضرورت ہوتی ہے ایسے ہی انبیا علیہم السلام کو بھی باوجود اخراج مادہ منازعت نفس اختیار سلب نہین ہو جاتا اور قصد سے عمل سے بچتے ہین ۱۲ [4] ترجمہ اور یہ احتمال یعنی وسوسہ کا زیادہ ٹھہرنا اور میلان معصیت بدرجہ تقاضا ہونا ہر وقت مین باقی رہتا ہے یہانتک کہ موت آجاوے ۱۲

تطویل نکرتا کیونکہ جو شکایت جاتی رہی اوسکی تحقیق امر زائد ہے صرف دو اخیر کے مضمون یعنی نمبر ۲۰ و نمبر ۲۱ کے متعلق مختصر سا لکھکر ختم کرتا لیکن چونکہ مجھکو آیندہ کے متعلق دستور العمل بتلانا ہے اسلیئے اس تمامتر تطویل کی حاجت ہوئی۔ غرض ایک طریق سلوک و تربیت کا یہ ہے اور ظاہر ہے اور آپ نے تو مشاہدہ بھی فرمالیا کہ اسمین کس قدر تعب ہے اور اس تمامتر تعب کے بعد بھی راحت نہین ملتی کیونکہ پھر اندیشہ عود امراض لگا ہوا بلکہ عود سے متجاوز ہوکر خود بعض امراض کے وجود کا بھی خلجان اور اوسکے ساتھ ماضی پر حسرت الگ۔ غرض ہر وقت تین سوہان روح تیار ماضی کی حسرت حال کے شبہات مستقبل کا خوف جب محققین مجددین مجتہدین فی الطریق نے رومنہم الملہم مرشدیؒ والفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء دیکھا بلکہ حق تعالیٰ نے الہاماً اونکو دکھلایا کہ اس طریق مین تعب شدید اور حصول ثمرہ تربیت مین ضرورت زمانِ مدید کہ بعض اوقات مصرع مشہورہ ہی کا مصداق ہوجاتا ہے ع

تا تو بمن میرسی من بخدا میرسم

پھر قوے اہل زمانہ کے ضعیف اور ہمم قاصر۔ ان سب اُمور پر نظر کر کے باِلہام حق ایک دوسرا طریق تربیت کا اختیار فرمایا وہ یہ کہ یہ سب ماضی و مستقبل حجاب عن الحق ہے حق تعالیٰ نے اپنے مشاہدہ کے لئے پیدا کیا ہے نہ کہ ماضی و مستقبل کے مطالعہ کے لئے ولنعم ما قال الرومی ماضی و مستقلبت پردۂ خدا است البتہ توبہ کی ضرورت سے ماضی پر اور عزم علی التقوی کی ضرورت سے مستقبل پر نظر ضروری تھی لیکن الضروری یتقدر بقدر الضرورۃ[ل] کے قاعدہ سے اس نظر مین ضرورت پر اکتفا کرے یعنے گذشتہ گناہون سے خوب توبہ بشرائطہا کرکے

ل ترجمہ ضروری چیز کا اندازہ ضرورت کی مقدار سے ہوتا ہے ۱۲

پھر بار باراوسکا سبق دل مین تکرار نکرے اور اجمالاً استقبل کے لیئے توکلاً علی اللہ قصد کرلے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر یہ گناہ نکرونگا۔

بس اسکے بعد ہر وقت اسی قصہ مین نہ لگا رہے اس سے زیادہ دوسرا کام ہر جسکو حدیث مین ان لفظون سے تعبیر فرمایا ہے [1] اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اوس مین مشغول ہونا چاہیے یعنی ذکر اور فکر اور اوقات عمل مین عمل کہ وہ بھی ذکر مین داخل ہین۔ خلاصہ یہ کہ قرب کو مقصود سمجھے اور جو اوسکے لئے طریق موضوع ہے یعنی بعد تصحیح عقائد کے اعمال اختیاریہ جس وقت مین جو عمل ہو خواہ یہ ظاہری ہو مثل صلوٰۃ وزکوٰۃ خواہ باطنی ہو جیسے خوف ورجاء وشکر وصبر وغیرہ اور ذکر وفکر کہ وہ بھی فرد عمل کی ہے اکثر اوقات مین بس اس مین مشغول رہے۔ اور جو اسباب بعد کے ہین یعنے معصیت ظاہری یا باطنی اوس سے مجتنب رہے۔ نہ اسکی ضرورت کہ اسباب قرب مین ملکہ پیدا کرنے کی فکر کرے اور نہ اسکی حاجت کہ اسباب بعد کے مادہ کو منقلع کرے۔ اُمور اختیاریہ مین سے جسمین کوتاہی ہو جاوے اوسکو مضر اور مہتم بالشان سمجھے اور اوس کی اصلاح کرے اور اُمور غیر اختیاریہ کے وجود و عدم پر التفات ہی نکرے اور اوس اصلاح مین بھی زیادہ کاوش نکرے مثلاً اگر کسی ضروری عمل مین خلل ہو گیا اوسکی قضا کرے۔ اگر کوئی امر منکر صادر ہو گیا اوس سے استغفار کرلے اور پھر اپنے کام مین مشغول ہو جاوے اوسی ایک بات کے پیچھے نہ پڑ جاوے کہ ہائے یہ کام مجھسے کیون فوت ہوا یا یہ کام مجھسے کیون صادر ہوا۔ اسکو یہ لوگ غلو اور مبالغہ سمجھتے ہین جس سے کتاب وسنت نے منع فرمایا ہی [2] لَا تَغْلُوْا

[1] ترجمہ خدائے تعالیٰ سے دہیان لگا کہ اوسکو تو اپنے سامنے پائیگا ۱۲

[2] دین مین غلو نکرو ۱۲

فِی دِیْنِکُمْ مَنْ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا۔ مَنْ غَلَبَهُ النَّوْمُ فَلْیَرْقُدْ۔ لَاتَفْرِیْطَ فِی النَّوْمِ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقَظَةِ۔ حضرت عارف شیرازی فرماتے ہین سخت میگیرد جہان بر دو مان سخت کوش۔ اور اس غلو اور مبالغہ کا اثر خصوص اسوقت کے قوی اور ہم پر یہ ہوتا ہے کہ بہت جلد مایوسی اپنا رنگ لاتی ہے اور سالک کو معطل کردیتی ہے اور کبھی جان پر اور کبھی ایمان پر اسکا اثر پہونچتا ہے جان پر تو یہ کہ صحت خراب ہوجاتی ہے کثرت تخیلات وافکار سے سودا بڑھ جاتا ہے۔ اور ایمان پر یہ کہ باوجود مبالغہ فی العمل والمعالجہ کے کامیابی مزعوم یعنے شفاء مطلق کے نہ ہونے یا دیر مین ہونے سے یا ہوکر پھر زائل ہوجانے سے اور امراض کے بار بار عود کرآنے سے حق تعالیٰ سے تنگی اور شکایت پیدا ہوکر کیفیت کراہتہ اور ناراضی کی پیدا ہوجاتی ہے کہ ہمکو اتنے دن سر مارتے ہوگئے مگر وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا کے وعدے خدا جانے کہان گئے۔ ہزارون آدمی جان یا ایمان سے اس طریق مین ہلاک ہوگئے ہین۔ اور ایک مرض ہروقت اسکو یہ گلوگلیر رہتا ہے کہ اپنے عمل کو بالغ اور اپنی سعی کو سابغ سمجھکر ہر وقت ثمرات کا منتظر رہتا ہے پس اپنے عمل کا پلہ عطاء حق سے بڑھا ہوا سمجھتا ہے

---

۱ جو کوئی اپنے کو مشقت مین ڈالے حق تعالیٰ اوسپر مشقت ڈالدینگے اسلئے کہ نباہ نہوسکے گا ۱۲ ۲ ٹھیک ٹھیک چلو اور میانہ روی اختیار کرو اور جمے رہو اور دین کو انتہا تک کبھی نہ احاطہ کرسکوگے۔ یعنی اگر یہ ہوس ہو کہ دین پر تم غالب آجاؤ اور کوئی دقیقہ اوسکا تم سے نہ رہجاوے تو یہ ہرگز نہ کرسکوگے ۱۲ ۳ جسپر نیند غالب آنے لگے وہ لیٹ رہے ۱۲ ۴ نیند کی حالت مین کچھ قصور نہین تقصیر بیداری کی حالت مین ہے ۱۲ ۵ ترجمہ جو لوگ ہماری راہ مین مجاہدہ کرتے ہین ہم اونکو اپنی راہین ضرور دکھلائینگے ۱۲

جسکا حاصل یہ ہوتا ہے کہ کبھی اپنے کو کامیاب نہین سمجھتا اسلئے ناشکری ہی مین مبتلا رہتا ہے اور اگر بزعم خود کامیاب بھی ہوگیا اگر وہ کامیابی پھر زائل ہوگئی کیونکہ ایسے انقلاب عمر بھر رہتے ہین پھر وہی تنگی اور پریشانی شروع ہوئی تو اسکا سلسلہ عمر بھر بھی منقطع نہین ہوتا اوسکا یا اوسکو دیکھکر دوسرے کا نفس کہتا ہے کہ اس راہ خدا سے خدا کی پناہ جس مین بجز مصیبت کے راحت کا نام ہی نہین تو دیکھ لیجئے کتنا بڑا خطرناک طرز ہے اور خطر لازمی بھی اور متعدی بھی۔ پس اس غلو کے یہ مضار و مفاسد دیکھکر اونھون نے یہ تجویز کیا کہ ان تدقیقات و تعمقات کو اصلاً نظر انداز کردے۔ اگر کوئی وارد محمود آوے نہ اوسکو کمال سمجھے نہ اوسکے بقا کی تمنا کرے نہ اوسکے فوت پر حسرت کرے اگر کوئی وسوسہ پیدا ہوا اوس کی دفع مین تن دہی نکرے ذکر کی طرف بہت مبالغہ سے نہین بلکہ سرسری طور پر متوجہ ہو جاوے خواہ وہ دفع ہو یا نہو اور اس سے دفع ہو ہی جاتا ہے مگر اس شخص کو دلیر ہوکر اسپر بھی آمادہ رہنا چاہیئے کہ گو دفع نہو یعنی ذکر بقصد قرب کرے نہ بقصد دفع وسوسہ اگر قبض پیش آوے اوسکو مذموم نہ سمجھے اوس کے رفع کی نہ فکر کرے نہ تمنا کرے۔

خلاصہ یہ کہ طالب رضاء حق و ہارب عن سخط الحق رہے جس امر کو رضاء مین دخل ہوا ہو منحصر فی المامور بہ وجوباً او ندباً اوسپر عمل رکھے اگر فوت ہو جاوے قضا کرے وہو یسیر[۱] کل الیسر لا عسر فیہ قال تعالی

ـــــــــــــــــــــــــــــ

سلہ [۱] اور یہ نہایت ہی آسان ہے اسمین کچھ بھی دشواری نہین ۱۲

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ[1] اور جس امر کو سخط حق مین دخل
ہوا ہو منحصر فی المنہی عنہ اوس سے اجتناب رکھے و ہوا یضًا یسیر بالدلیل
المذکور۔ اگر اوسکا صدور ہوجاوے استغفار کرلے۔ نہ اپنے کو خواص مین
سمجھے کہ احوال عامیہ سے گھبراوے نہ ثمرات کا عاجلہ مین اور نہ مراتب علیا
کا آجلہ مین طالب رہے بس اسکی دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا مین اعمال
کی توفیق اور آخرت مین جنت عطا فرماوے اور دوزخ سے نجات بخشے
بس ہوگیا مسنون سلوک۔

اور اگر اس پر یہ شبہ ہے کہ اگر وساوس یا میول معاصی مضر نہین محض عمل مضر ہے تو
یہ بات تو بلا مجاہدہ بھی میسر ہوسکتی ہے پھر مجاہدہ کیون کرتے ہین جواب یہ ہے
کہ واقعی اسکے لئے مجاہدہ فرض و واجب نہین صرف اوسمین یہ نفع ہے
کہ میل الی المعصیت کے مقابلہ مین زیادہ تعب نہین ہوتا آسانی سے
نفس پر غالب آجاتا ہے اور غیر مجاہد دشواری سے آسکتا ہے بس یہ فائدہ
ہے مجاہدہ مین باقی یہ نہین کہ میل ہی جاتا رہتا ہو۔ مین اسکی ایک مثال
دیا کرتا ہون کہ گھوڑا شائستہ ہوکر بھی کبھی کبھی شرارت اور شوخی کرتا ہے
مگر بوجہ شائستگی کے جلدی رام ہوجاتا ہے بخلاف غیر شائستہ کے کہ اوسکے
رام کرنے مین بہت مشکل لاحق ہوتی ہے۔

اب بعض منافع و مصالح وساوس و بعض اقسام قبض اور میل الی المعصیت
کے سالک کے حق مین بیان کرکے اس عجالہ کو ختم کرتا ہون۔ اسمین
چند خفی الطاف رحمانیہ ہین جنکو دیکھکر مبتلاے بلیہ بیساختہ یہ کہنے

[1] ترجمہ اور نہین کی تمھارے اوپر دین مین کچھ تنگی ۱۲

پوری تسلی حاصل کریگا۔ شعر

فَلِلرَّحْمٰنِ اَلْطَافٌ خَفِیَّہ	اَلَا لَا یَجْزَعَنَّ اَخُو الْبَلِیَّہ	عـــہ

نمبر ۱ اس شخص کو کبھی عجب نہین ہوتا سمجھتا ہے کہ مین بد دل ہون۔
نمبر ۲ ہمیشہ ترسان رہتا ہے اپنے علم و عمل پر ناز نہین ہوتا سمجھتا ہے
کہ میرا علم و عمل و حال کیا چیز ہے اوس کی حقیقت دیکھ چکا ہون۔
نمبر ۳ اگر یہ عقبہ پیش آچکتا ہے شیطان کے مقابلہ مین اس مین قوت
پیدا ہو جاتی ہے اوس سے ڈرتا نہین کہ بس اس سے زیادہ کیا کریگا
اور بدون اسکے گذرے ہوے لطیف الطبع کو ہر مضر صحبت تک سے اندیشہ
رہتا ہے جسکو مینے ایکبار بیان کیا تھا کہ اسکی وجہ لطافت طبع معلوم ہوتی ہی
نمبر ۴ مرتے وقت اگر دفعتًہ یہ حالت پیش آتی تو پریشان ہو کر خدا جانے
کس کس خیال مین مرتا اگر یہ عقبہ گذر جاوے تو اِسکے تحمل کی قوت ہو جاتی
ہے اگر اوسوقت بھی ایسا ہوا پریشان اور حق تعالی پر بدگمان نہ ہوگا
اطمینان و محبت حق مین جان دیگا۔
نمبر ۵ یہ شخص محقق ہو جاتا ہی دوسرے مبتلا کی دستگیری آسانی سے کرسکتا ہی۔
نمبر ۶ ہر وقت اپنے اوپر حق تعالی کی رحمت دیکھتا ہے کہ ایسے نالائق کو
ایسی نعمتین عطا فرماتے ہین۔
نمبر ۷ اس حدیث کے معنے برای العین دیکھ لیتا ہی کہ مغفرت عبد کے
عمل سے نہو گی رحمت حق سے ہو گی وغیر ذلک مما لا یحصی۔ اور مینے اسی مجموعہ
کو ابتدا میں ... لکھا تھا کہ کوئی حالت محمودہ پیدا ہونے والی ہے۔

عـــہ ترجمہ خبردار نالہ و فریاد نکرے مبتلائے مصیبت۔ کیونکہ خدائے مہربان کے یہان بہت سی پوشیدہ مہربانیاں ہین۔

اُمید ہے کہ باوجود بے ارتباطی عبارت کے آپ اِس مضمون کو نئے مضمون کے
اجزا پر منطبق کر کے انشاء اللہ تعالیٰ سب مشکلین حل کر لینگے ہر ہر تحریر پر منطبق کرنے
کی مجھکو ضرورت نہین البتہ صرف اخیر کے دو مضمون یعنے نمبر ۲۰ و نمبر ۲۱
کہ یہی مقصود بالسوال بھی ہین دو چار جملے بالتخصیص و التعیین لکھدینا
مصلحت معلوم ہوتا ہے۔ قولہ دوسری ضرورت الخ اقول نہ سبب کی فکر
کیجئے اور نہ عود سے اندیشہ کیجئے نفس کو اِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا کہدیجئے۔ قولہ
تیسری ضرورت الخ۔ اقول نہ امراض کی فکر مین پڑیئے نہ مفصل معالجات
کی۔ قولہ اسمین تکبر ہے الخ و قولہ حسد ہے۔ و قولہ عجب ہے۔ اقول اسکی
فکر ہی چھوڑ دیئے اگر بالفرض ہو بھی تو ان اخلاف کے مادہ کا ہونا مضر
نہین انپر عمل مضر ہے اور عمل بھی وہ جو قصد سے ہو ورنہ وہ وسوسۂ
عمل ہے عمل نہین ہے۔

و ھا انا اختم الکلام و افوضکم و افوض نفسی الی اللہ ذی الجلال
والاکرام و نرجوہ انشاء اللہ تعالیٰ لنا و لکم حسن الختام وھو المفضال
المنعام فی کل مقال و مقام۔ کتبہ اشرف علی فی جلسہ واحدۃ کانت
قدر ثلث ساعات من ۱۸ محرم سنہ ۱۳۳۲ھ

لہ ترجمہ اگر تم پھر شرارت کروگے تو ہم بھی پھر وہی علاج کرینگے ۱۲

تمت

اللہ پاک کے فضل و کرم سے رسالہ الابتلاء لاھل الاصطفاء پہلی مرتبہ مکرم حاجی محمد بشیر صاحب کے ایما سے کنیز
حسین مرزا نے اپنے اہتمام سے مطبع احمدی مین طبع کر کے مئی سنہ ۱۹۱۴ء مین شایع کیا۔ اللہ پاک مسلمانون کے لیے
مفید فرماوین۔

مجموعۂ وظائف چشتیہ صابریہ امدادیہ اشرفیہ[1]

سلسلہ چشتیہ صابریہ امدادیہ اشرفیہ مین جسقدر مسلمان

دیندار شامل ہین ان کے لیے یہ مجموعہ باعث رحمت ہے اسمین

کُل اوراد وظائف جمع کردیے گئے ہین۔ پیمانہ مختصر ہے سفر مین

ہمراہ رکھنے مین کچھ دقّت نہین ہوتی۔ طالبون کو

جلد خریداری کرنا چاہیے۔ ورنہ افسوس باقی رہجاویگا

قیمت صرف دس ۱۰/ آنہ

سلہ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ۱۲

مجموعۂ زاد العقبیٰ

تصنیف لطیف حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ۔ ہزارون خرافات ناول برساتی کیڑون کی طرح زمین سے روز اُبلتے ہین اور جنکی فطرت مین لغویت و تضیع اوقات کا مادہ قدرتے زیادہ پیدا کردیا ہو وہ اُنسے اپنی بیہودہ پسند طبیعت کو خوش بھی کر لیتے ہین۔ مگر الحمد للہ کہ خدا اور رسول کے کلام اُنکے ذکر خیر کے قدردان کم تو ہین مگر ناپید نہین اور اسی امید اور سچے یقین کے سبب مجھ کو ہمیشہ روحانی قوت بخشنے والی اور دینی روشنی بڑھانیوالی کتابون کی اشاعت کی جرأت ہوتی ہے۔ چنانچہ دیندار مسلمانون اور خدا اور رسول کے کلام کو سب پر مقدم رکھنے والون کی قدردانی کے بھروسہ پر مجموعۂ زاد العقبیٰ جو بہت سی خوبیون کا حاوی ہے چھپایا ہے۔ خط عمدہ اور روشن۔ کاغذ مناسب قیمتی چھپائی صاف و شفاف تقطیع متوسط خوبصورت ضخامت میانہ پر مفصلۂ ذیل جواہر اُسمین جمع کر دیے گئے ہین (۱) پنجسورہ نہایت جلی قلم باترجمہ۔ (۲) مناجات مقبول ادعیہ حدیث شریف اُردو۔ (۳) قربات عند اللہ مجموعۂ درود شریف باترجمہ (۴) قصد السبیل الی مولی الجلیل۔ رموز تصوف چونکہ حضرت مصنف ممدوح کا اسم گرامی ہی سَو تعریفون کی ایک تعریف اور سَو خوبیون کی ایک خوبی ہے اور خدا اور رسول کا کلام خود ہی کلامونکا بادشاہ ہے مین زیادہ تعریف کی ضرورت نہین جانتا یقین ہے کہ اس مجموعۂ وظائف و لطائف کو لیکر آپ بہت خوش ہونگے اور اپنی حلال کمائی کے اس مصرف پر شکر خدا بجا لاوینگے۔ باوجود ان خوبیون کے قیمت صرف ۵۔ ۱۲/

اطلاع۔ ہر علم و فن کی کتابین خریدارون کو بکفایت اور تاجران کتب کو خاص رعایت سے بذریعہ ویلیو روانہ کی جاتی ہین۔ فہرست کارخانہ۔ ۱/ کا ٹکٹ آنے سے روانہ ہوتی ہے

المشتہر

حاجی محمد رشہ تاجر کتب و مالک مطبع احمدی، وکٹوریہ گنج لکھنؤ

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات وسیر مین ایک نہایت جامع کتاب ہے جسکو حضرت مولنٰا و مرشدنا مولوی محمد اشرف علی صاحب نے نہایت صحیح و معتبر روایات سے تالیف فرمایا ہے آج تک ایسی کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مین طبع نہین ہوئی تھی۔ احقر کے کتب خانے مین فروخت کے لیے موجود ہے قیمت فی جلد . . . . عہ

نوٹ ۔ مذکورۂ بالا مقبول سوانح عمری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حسب ہدایات حضرت مولنٰا صاحب مدظلہ العالی ۲۲×۲۹ - بیمانہ پر احقر اپنے مطبع احمدی مین طبع کر رہا ہے جس کے ہر صفحے پر گردبیل ہو گی اور اغلاط جو سابق کے مطبوعہ نسخے مین رہگئے تھے حضرت مولنٰا صاحب نے بغور ملاحظہ فرماکر اس کو صحیح کر دیا ہے۔ ٹائٹل پیج نہایت خوشنما ہوگا۔ اور باوجود مزید خوبیون کے قیمت عہ رکھی جائے گی علاوہ اس کے جملہ تصنیفات قدیم وجدید حضرت مولنٰا صاحب مدظلہ العالی احقر سے ملین گی شائقین طلب فرمائین۔

المشتہر

حاجی محمد بخش تاجر کتب چوک والک مطبع احمدی کھوٹہ گنج لکھنؤ

قال تعالیٰ شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُورِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْن

چوں آیت مبارکہ بمفہومہا دال است بر وجود امراض قلوب و بمنطوقہا دال ست بر بودن ہدایت سبیل حق طریق شفا ازاں و بر ثمرۂ آن ہدی و شفا نیز کہ رحمت است۔ بنا بریں رسالہ ہذا مسمےٰ بہ

تَرْبِيَةُ السَّالِكِ

(ملقب بہ)

تَنْجِيَةُ الْهَالِكِ

کہ مظہریست از مظاہر مدلول آیت مبارکہ و ایں حصۂ دویم است از رسائل رقم زدۂ حضرت مرشدنا و مولانا محمد اشرف علی صاحب دامت برکاتہم تھانوی

باہتمام رفیق احمد و شبیر علی بغرض افادۂ سالکین و کریت بیل فن

در مطبع امداد المطابع تھانہ بھون طبع گردید

ا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید حصہ دوم تربیۃ السالک

بعد الحمد والصلوٰۃ عرض ہے کہ :-

اس رسالہ کی حالت اور ضرورت اسکے خطبہ سے معلوم ہو سکتی ہے جو القاسم شوال سنہ ۱۳۳۳ھ میں شائع ہوا ہے اور اسکے بعد سلسل حصہ اول کے ختم تک اسکے ماہواری پرچوں میں شائع ہوتا رہا ہے خلاصہ اس حالت اور ضرورت کا یہ ہے کہ اصلاح باطن کی (جو کہ نصًّا ضروری ہے) بدون اسکے (کہ اسکی تربیت باعتبار مقامات و احوال و افعال و آثار و واردات و خطرات کے کیجاوے) نہیں ہوتی اور جسکو بدون اسکے اصلاح سمجھا جاتا ہے وہ خود حالت غیر مقصود ہے اور اس غلطی میں بکثرت مستفیدین و مفیدین مبتلا ہیں اور بحمد اللہ اپنے بزرگون سے جو اصول صحیحہ اس تربیت کے معلوم ہوئے وہ غلطیون سے نکالنے والے اور تشویش و کلفت سے بچانیوالے اور امر جو تک پہونچانیوالے اور شفاء جمعیت کے بخشنے والے ثابت ہوئے اسلئے دل چاہا اور بعض احباب نے بھی تحریک کی کہ اس قسم کے خطوط کے جو جواب جایا کرین اگر وہ وقتاً فوقتاً شائع کر دیے جایا کرین تو مبتلا بہ کیلئے ایک نہایت بکار آمد دستور العمل تیار ہو جاوے چنانچہ اسکا سلسلہ شروع کر دیا گیا ان مضامین میں سے بعضے بشکل سوال و جواب ہیں اور بعضے حالات کی اطلاع پر جو رائے دیجاتی ہے اسکو بلفظ حال و تحقیق لکھا گیا ہے اور گو یہ مضامین دقیق و لذیذ نہیں مگر نسخہ طبیبہ میں نہ غموض ہوتا ہے اور نہ کسیکو اسپر وجد ہوتا ہے مگر اسکی قدر اس مریض سے پوچھنا چاہیے جو اسکے استعمال سے شفایاب ہو چکا ہے اور ایک خط کے مضامین کو دوسرے خط کے مضامین سے متمیز کرنے کیلئے درمیان میں ایک خط فاصل بنا دیا گیا تاکہ ہر خط کے اجزا کا تناسق سہولت سے سمجھ میں آسکے انتہت الخلاصۃ اب اسی طرز سے یہ اسکا دوسرا حصہ جو سنہ ۱۳۳۴ھ کے ختم تک کے مضامین پر مشتمل ہے پیش کیا جاتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا تو وقتاً فوقتاً اسکے آیندہ حصص بھی شائع ہوتے رہینگے اور

خیال ایسا ہو کہ ایک ایک سال کے مضامین کو ایک ایک حصہ بنا دیا جاوے اگر کوئی قوی مصلحت معارض نہ ہوئی فقط۔

کتبہ

اشرف علی ماہ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال زید از کتب دینیہ منیتہ المصلے کنز الدقائق شرح وقایہ جلدین اولین ربع اول از مشکوٰۃ شریف ہفت یا ہشت پارہ از تفسیر جلالین شرح عقائد نسفی تا اثبات عذاب قبر و قدرے از معقول و اصول خواندہ است بعد از خواندن کتب مذکور حالش چنان بود کہ از عقائد ضروریہ بے خبر بود و اخلاق حمیدہ و اخلاق ذمیمہ و علاج ازالہ شان نمیدانست و از بعضے فرائض نماز بے بہرہ بود مثلاً می پنداشت کہ سجدہ در نماز فرض است و تکرار آن واجب حالانکہ تکرار نیز فرض ہست باوجود این حال دستاربندی کردہ در شہر خود در کار تدریس مشغول شد چون دو یا سہ سال تدریس نمود و مطالعہ کتب عقائد و تصوف و فقہ کرد مثلاً ملا بدمنہ فارسی عقائد الاسلام اردو شرح فقہ اکبر احیا مختصر نزہتہ الناظرین تعلیم الدین اردو مفتاح الصلوٰۃ فارسی رد المحتار فتاوی مولانا عبدالحی عقائد ضروریہ اخلاق حمیدہ و اخلاق ذمیمہ و علاج ازالہ شان معلوم کرد و بر چند واجبات نماز و مکروہات نماز و وضو مطلع گشت الحال نیز در مطالعہ کتب مذکورہ مشغول است چند مسائل منکشف می شوند کہ پیش ازین معلوم نبودند از مکروہات وغیرہا مثلاً تکرہ الصلوٰۃ علی النبی عند شہرۃ المبیع والعشرۃ و التعجب و الربح والعطاس و یحرم سوال العافیۃ مدی الدہر او خیر الدارین و دفع شرہما او المستحیلات العادیۃ کنزول المائدۃ و ان التشہد مع القعدۃ یبطل بالعود الی الصلبیۃ والتلاویۃ اما السہویۃ فترفع التشہد لا القعدۃ و سن سجدۃ لسبیل حرجہ یومی والنیۃ یجب ان تکون بلا فاصل کلام۔ حالا زید مذکور بچند اسباب ترک تدریس می کند اول اینکہ میگوید کہ مطالعہ کتب دینیہ ضروری ست کہ مسائل ضروریہ از فرائض و واجبات و مکروہات در بعضے اوقات معلوم می شوند و از کتب درسیہ معلوم نمی شوند

الا تا در آو علم مسائل ضروری ہست و تدریس مستحب و اگر مطالعہ کتب تصوّف نمی کنم خلاق ذمیمہ غلبہ می کنند ثانی اینکہ می گوید کہ ذکر اللہ نیز مرا ضروری ست اگر نمی کنم محبت و اخلاص فی الصلوٰۃ حاصل نمی شود اگر ذکر می کنم قدرے محبت و اخلاص پیدا میشود ثالث اینکہ می گوید کہ از قلت علم بعضے تقریرات غلط می کنم و بعضے مقامات کتب مثل قدوری و کنز حل نمی شوند اگرچہ مطالعہ می کنم لہذا خوف اضلال شاگردان ست چہار ساعت برائے تدریس مقرر کردہ ہست و باقی اوقات مناسبہ مطالعہ کتب دینیہ و ذکر می کند والدین او و استاد او ازین ناراض اند و می گویند کہ تمام روز تدریس کند حضر تا بیان فرمایند کہ زید را ترک تدریس و مطالعہ کتب و ذکر بہتر است یا تدریس چہ طور تقسیم اوقات کند آنچہ انفع است در شریعت و طریقت بیان فرمایند

الجواب ترک تدریس مضر است قدرے ازان لازم گیرد کہ در دیگر کارہا حرج واقع نہ شود و در مقامیکہ شک ماند از دیگر علماء تحقیق نماید۔

حال احقر بعد تسلیمات فدویانہ عارض خدمت ہے کہ قریب ایک ہفتہ سے ایک عزیز کے لانیکے غرض سے کلکتہ آیا ہوا ہے مگر بوجہ بارش ابتک نہ جا سکا غالباً چار چھ روز اور ٹھہرنا پڑیگی بوجہ سفر تمام معمولات بند ہیں صرف ورد اسم ذات خفی ۲۴ ہزار برابر ہوتا ہے ہمیشہ قرآن شریف اور مناجات مقبول پڑھتا تھا مگر بوجہ سفر ممکن نہین معلوم ہوتا۔ اسلئے کہ اور کام بھی ہے مگر ان سب کے ترک کا سخت رنج ہے اور مکان جانیکا جلد خیال ہے انشاء اللہ تعالےٰ وہان جا کر جو حال ہوگا اطلاع کرتا رہونگا دعا فرما دین اسی سے امید ہے اور کچھ بھی نہین والسلام نعم الختام۔

تحقیق مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعذر سفر ناغہ ہونا مضر نہین حدیث بھی اسکی موید ہے ماشاء اللہ تعالےٰ آپکی یہ بھی ہمت ہے کہ اسم ذات ۲۴ ہزار ہو جاتا ہے اللہ تعالےٰ برکت فرما دے باقی دعائے خیر کرتا ہون۔

سوال عرض یہ ہے کہ اول حضور نے ۲۴ ہزار ذکر کیواسطے ارشاد فرمایا تھا مگر بعد ایک عرصہ کے حکم ہوا کہ ۱۲ ہزار مرتبہ رکھا جاوے حسب الحکم اوس روز سے صرف ۱۲ ہزار کی قید تھی اس مرتبہ تابعدار نے نسبت شغل انحد کے عرض کیا تھا بجواب اُسکے حکم ہوا کہ اسکو

چھوڑ دو اب ضرورت نہین ہے اُسروز سے شغل مذکور کو چھوڑ دیا لیکن جو ایک گھنٹہ شغل مذکور میں صرف ہوتا تھا اُسکو بیکار رکھنا شاق ہوا لہٰذا امیدوار معافی ہون کہ بلا اجازت حضور بجائے ۱۲ ہزار اسکے چوبیس ہزار مرتبہ ذکر کو اُسیروز سے بڑہا دیا ہے جو وقت شغل انحد میں صرف ہوتا تھا اُسکو ذکر میں صرف کیا مگر اپنی اس خودرائی سے مخوف ہو کر عرض گذار ہون کہ اگر حکم ہو تو جسطرح پر کار بند ہون مطابق اُسکے عمل کرون یا بجای اُسکے جو ارشاد ہو موافق اُسکے تعمیل کرون۔

الجواب مخدومی سلمہ اللہ تعالے السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ بجائے شغل کے ذکر مقرر فرمالینا عین میرے طریق کے موافق ہے اللہ تعالے برکت فرماوین۔

سوال مولانا مولوی صاحب زاد عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ مزاج شریف خادم کو اسم اللہ تعلیم ہوا تھا وہ بعد نماز عشا ر ایک ہزار بار پڑھتا ہے مگر درمیان میں اس احقر کے مطالعہ کتاب تحفتہ العاشقین وہدایتہ الانسان سبیل العرفان کے بعد دلپر ایک چوٹ لگی اُسوقت سے برابر ہر وقت دل میں یا اللہ کا شغل ہے مگر یہ کمبخت دل کسی دنیا کے کام میں مصروف ہو جانے سے خاموش ہو جاتا ہے میرے آقا وقت امداد ہے میری خبر لیجیے گا ہے گاہے طبیعت پریشان ہونے پر جنگل نکل جاتا ہون بتلاش کاملین مگر کچھ پتہ نہیں چلتا ہے نماز تہجد اکثر نہین ہوتی آنکھہ نہین کہلتی صبح کو افسوس کرکے رہ جاتا ہون لہٰذا نہایت ادب سے عرض ہے کہ اللہ تعالے سے ملنے کی تعلیم عطا فرمائی جاوے تہجد کے وقت آنکھہ کہلنے کی ترکیب بھی عطا فرمائی جاوے باقی اللہ پاک کا فضل ہے۔

الجواب السلام علیکم ورحمتہ اللہ اگر کوئی نیا وظیفہ بڑہا لیا ہے اُسکو چھوڑ دیا جاوے اور اگر اور نہین بڑہایا ہے تو میرا بتایا ہوا بھی چھوڑ دیا جاوے اور بجائے اُسکے اتنی دیر تک اور دوسرے اوقات میں بھی صرف درود شریف پڑہین اور تہجد کیوقت آنکھہ کھلنے کیلئے سورہ کہف کی آخری آیتین ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت سے آخر سورۃ تک ایکبار پڑھ کر دعا کرکے سو رہنا مفید ہے انشاء اللہ تعالے جس وقت کیلئے دعا کیجاویگی اسیوقت آنکھہ کہلیگی اور میں نے تعلیم ہی کا تو سلسلہ شروع کیا تھا مگر آپ نے خود رائی سے کتابون کا مطالعہ شروع کردیا اُسکو میں کیا کرون اگر آپ باقاعدہ تعلیم چاہتے ہین تو کہتا ہون

کا مطالعہ بالکل چھوڑ دیا جاوے اور جو لکھتا ہو مجھکو لکھین کاملین کی تلاش کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ جنگلون کو نکل جاوین بلکہ کسیکے پاس جس سے اعتقاد ہو چندے رہنا چاہئے وہان سب راہین مل جاتی ہین اگر اسپر عمل کرنیسے تسلی نہ ہو یا سمجھ مین نہ آوے تو زبانی سمجھ جاوین۔

سوال مجھکو آجکل نیند بہت زیادہ آتی ہے نیند کا غلبہ تو مجھپر ہمیشہ رہا ہے صبح کی نماز جماعت سے تو شاذ و نادر ہی دستیاب ہوتی ہے کوئی تدبیر اگر ایسی ہو کہ باوجود کوشش کے چار بجے کے بعد نیند نہ آوے تو دل کی مراد پاؤن ہین آجکل اس کوشش میں اگر ۹ بجے کے بعد نماز عشاء پڑھکر بھی سو رہون تب بھی ۴ بجے آنکھ نہین کھلتی ہے۔

الجواب رات کو کھانا کم کھایئے سویرے کھایئے پانی کم پیجئے اور سورۂ کہف کی آخری آیتین ان الذین آمنوا سے آخر سورہ تک ایک بار پڑھ کے دعا کر کے سو رہا کیجئے۔

سوال حضور نے تین ہزار بار اسم ذات پڑھنے کو فرمایا تھا جو پڑھتا ہون لیکن بوجہ دوا دوش کی ناغہ ہو رہا ہے پھر شروع کرنیوالا ہون یہ تعداد ذکر کی ہے یا محض تسبیح پڑھی جاوے۔

الجواب یہ تو دونون ایک ہی بات ہوئین۔

سوال کسی ایک خاص ہی وقت پڑھا جاوے۔

الجواب ہان زیادہ فائدہ اسی میں ہے

سوال یا شبانہ روز مین پورا کر لیا جاوے۔

الجواب اس میں بھی نفع ہے مگر اول صورت مین زیادہ ہے۔

حال دعا کا طالب اپنا معمول کئے جاتا ہون تہجد کے وقت بارہ تسبیح اور فجر کے بعد چھہ ہزار مرتبہ اسم ذات اور ظہر کے بعد تین ہزار مرتبہ یا باسط یا باسط اور ذکر کرنیکے بعد تکان معلوم ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ذکر مین تکان معلوم ہوتی ہے

تحقیق تکان اگر معلوم ہو ذکر کم کر دین اور تقویت مزاج کی بمشورہ کسی طبیب کی تدبیر کرین

حال رات دن ہمہ وقت بکثرت آپکا تصور رہتا ہے اتنا اللہ میان کا نہین رہتا مجھکو اس حالت کے مذموم ہونیکا اندیشہ ہے ایسی ترکیب ہو کہ اللہ میان کا تصور بڑھ جاوے۔

تحقیق اس حالت کا کچھ مضائقہ نہین جبکا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ مثل تصور اللہ ہی کے ہی حدیث من احبہم فبحبی احبہم اسکی دلیل ہے۔

سوال عرصے سے خواہ ادق بات ہو خواہ باریک حال ہو یا سوال یہ جی چاہتا ہے کہ آپسے ہی پوچھون دیگر علمار سے نفرت اونکے وعظ سے نفور خواہ وہ اہل حق ہون کیا یہ حالت قابل اصلاح ہے۔

الجواب وہ نفرت نہیں ہے بلکہ بے رغبتی ہے اور جب تسلی نہین ہوتی ہوگی انقباض ہوتا ہوگا یہ ایک حالت غیر اختیاری ہے اسمیں کوئی ملامت نہیں البتہ انکی مذمت اور بدخواہی نہ ہونا چاہیئے

سوال کیا ایسا رونا بھی محمود ہے جو کسی روتے کو دیکھکر رونا آجاوے میری یہ حالت ہے کوئی ہندو روئے یا مسلمان یا بچہ یا بڑا خواہ کسی وجہ سے روے فوراً میری حالت دگرگون ہوکر آنسو بھر آتے ہین مگر اوسوقت توجہ ہوجاتی ہے رب العالمین کی طرف۔

الجواب یہ علامت ہے رقت قلب کی اور وہ جب آلہ ہے امر محمود کا تو محمود ہے جیسا آپنے لکھا ہے کہ اُسوقت توجہ رب العالمین کی طرف ہوجاتی ہے۔

سوال ایک نئی بات سوجھی ہے جسکی اطلاع آپکو دینی ضروری ہے چھاپہ کا قرآن جبکا اُسپر کاغذ چمڑہ کی جلد ہو جزدان بھی ہو قابل ادب ہے تو حافظ کے سینہ اور دماغ تو قدرتی چھاپہ سے چھپ جاتا ہے انسانی کہاں جزدان اور جلد میرا خیال ہے کہ حافظ کے سینہ اور دماغ کا اس سے زیادہ ادب ہو میرے اس خیال کی مہربانی فرماکر اس طور پر تشفی کردین کہ اطمینان ہوجاوے۔

الجواب چونکہ دماغ حافظ مین انتقاش باطنی ہے انتقاش ظاہری نہیں اس لئے اُسکا ادب اس قسم کا نہین کہ اُسکو بے وضو مثلاً ہاتھ نہ لگادے ورنہ خود حافظ کو بلکہ ہر یا مجوزیہ الصلوٰۃ کے یاد رکھنے والیکو استنجا خانہ میں جانا جائز نہ تھا۔

سوال قرآن پڑھتے پڑھتے مونہہ مین جو تھوک ہوتا ہے اُسکو ضائع اور معمولی جگہ ڈالنے کو طبیعت نہیں چاہتی قرآن کسی چیز پر پڑھ دیا جاوے تو وہ ادب کے قابل ہوجاوے مثلاً

پانی تو جو چیز کہ پڑھنے میں بکثرت مس ہو تو اُسکا ادب کیسے نہو گا یہ خیال میرا کس درجہ تک صحیح ہے یا غلط اگر صحیح ہو تو اور دنکو بھی متنبہ کردوں۔

الجواب یہ ایک حال ہے جو اعتقاد عظمت قران سے پیدا ہوا ہے مگر احوال مبانی احکام شرعیہ کے نہیں ہوتے اُنکے مبانی حقائق واقعیہ ہوتے ہین سو حقیقت واقعیہ یہ ہے کہ یہ اجزار متعلقات انسانیہ سے ہین اور انسان پر خود تعظیم قرآن کی واجب ہے اور یہ اجزار و آلات تابع ہوتے ہین کل کے۔ تو گویا اجزار و آلات تعظیم کو نیوالے ہوئے جیسے ہاتھ جزو انسانی ہے تو خود ہاتھ پر واجب ہو گا کہ طاہر ہو کر قرآن تک پہونچے اسیطرح مونہ پر واجب ہو گا کہ اگر طاہر نہ ہو تو قرآن نہ پڑھے مثلاً جنابت میں کہ نجاست حکمیہ ہے یا کسی سبب سے مونہ میں خون بہہ گیا کہ نجاستہ حقیقیہ ہے پس جب ان اجزار و آلات پر خود تعظیم واجب ہے تو اجزار کی تعظیم کیسے ہو گی ایک ہی چیز معظِم بالکسر و معظَم بالفتح ہو جاویگی البتہ اُسکی تطہیر ضروری ہو گی پس یہ خیال واقع کے خلاف ہے اسلئے نہ اسپر عمل ہو گا اور نہ اسکی تعلیم کسیکو کیجاوے۔

سوال میرے ایک دوست نے ایک عجیب بات کہی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اوروں سے بھی کہتے تھے خیر مجھکو تو کوئی ضرر نہو گا اسوجہ سے کہ تسبیح کا سنت ہونا میں آپکی کتاب اوراد رحمانی میں دیکھ چکا ہوں ہاں شاید بعض دوسروں کو اُنکی تقریر سے شبہ پڑجائے وہ کہتے تھے کہ جسقدر تسبیح پڑھی جاتی ہے یہ سب رب العالمین کی نعمتوں کا شکریہ ہوتا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ رب العالمین تو ان تعدوا نعمتہ اللہ لا تحصوہا بے گنتی نعمتیں دے اور ہم گن گن کر شکر کرین بعض لوگوں کے دل میں یہ بات جچ جاتی ہے آپکو اسوجہ سے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ کوئی معقول علمی جواب ارشاد فرمادین تاکہ اُنکی بھی تسلی ہو اور ہم دوسرے بھی اس شبہ سے صاف رہین۔

الجواب یون تو تمام عبادتمین شکر ہی ہیں بس تو نماز کی رکعات بھی محدود نہوں روزے بھی محدود نہوں خود حدیثوں میں تسبیح و تہلیل کا عدد آیا ہے نعوذ باللہ وہ بھی قابل اعتراض ہو گا اول تو محدود ہونیمین اشارہ لطیف ہے اپنے عجز کی طرف کہ اے اللہ آپکی نعمتیں غیر متناہی ہین مگر ہم شکر غیر متناہی ادا نہیں کر سکتے گویا بزبان حال یون کہہ رہا ہے ؎

شکر نعمتہائے تو چندان کہ نعمتہائے تو + عذر تقصیرات ما چندان کہ تقصیرات ما
پھر یہ کہ گو تسبیح کے دانہ محصور ہیں مگر یہ تو ممکن ہے کہ تسبیح پر مرّات غیر محصورہ پڑہیں
تو وہ وسوسہ بھی نہ رہا اور ظاہر ہے کہ غیر متناہی دانون کی تسبیح ممکن نہیں اسکا مقتضا یہ
ہوگا کہ تسبیح متروک ہو جاویگی اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بدون تسبیح کے ذکر کرنا
یاد نہیں رہتا تو ذکر بھی متروک ہو جاویگا دوسرے اسکو شکر کہنے کی کونسی قطعی دلیل ہے
ذکر خود بھی طاعت مستقلہ ہے مثل صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے۔

سوال مولائی اکثر نماز میں یہ حالت ہو جاتی ہے کہ بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔
الجواب مبارک حالت ہے ؎
اے خوشا چشمیکہ آن گریان اوست + اے خوشا آن دل کہ آن بریان اوست
سوال اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ چارون طرف سے یہ آواز آرہی ہے کہ ہے تو بڑا بد نصیب
تو اتنا بڑا گنہگار ہے کہ دنیا میں رہنے کے لائق نہیں تیرا وجود اس دنیا کے قابل نہیں۔
الجواب یہ آواز محض دماغ اور متخیلہ کا تصرف ہے قابل التفات نہین اور اگر آپکے خیال
کے موافق اسکو صوت غیبی بھی فرض کر لیجاوے تب بھی سر تا سر ارشاد و ہدایت ہے کہ
آپ اپنی اصلاح حال کرین تو بھی یہ رحمت ہوئی آپ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہون اور
میری اول تشخیص کے احتمال پر اپنے دماغ کی بھی اصلاح فرماوین۔
سوال یہ سنکر قلب کو سخت پریشانی ہوتی ہے اور بہت رونے کو جی چاہتا ہے اسی کشاکش
میں زندگی گذار رہا ہون یہ کیا ہے حضور اسکے واسطے کوی دعا یا ورد تجویز فرماوین۔
الجواب پریشانی کی کوی بات نہین ہے تفصیل اسکی اوپر لکھدی ہے خدا کا شکر کیجیے
اور اپنی جسمی و روحی اصلاح کیجیے۔

سوال حضور تحریر فرماوین کہ اگر دل مین خفیف سی کمزوری اور بد اعتقادی کبھی کبھی بوقت
مصیبت وغیرہ اللہ کی طرف سے ہو جاتی ہے تو کیا اس سے ایمان میں تو کوئی نقصان
نہیں پہونچتا ہے۔ کیونکہ بندہ کی حالت کبھی کبھی ایسی ہو جاتی ہے کہ خفیف سی بد اعتقادی
کسی عجیب بات کے وقوع سے ہو جاتی ہے۔ مگر بعد میں اسکی تلافی کیلیئے دل بہت ملامت

کرتا ہے اور بہت استغفار کرتا ہے اور فوراً ہی ایمان میں ایک قسم کی تروتازگی ہوجاتی ہے اور ایمان دوگنا ہوجاتا ہے جسوقت یہ بداعتقادی ہوتی ہے اسوقت دل چاہتا ہے اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے رب العزت اگر میری ایسی حالت ہوتی ہے تو تو اس عاجز کو بہت عرصہ تک اس دنیا میں نرکھہ اسیطرح بہت سی باتین واقع ہوتی ہین حضور ارشاد فرماوین کہ اسکا کیا علاج ہوسکتا ہے۔

الجواب ایسے وساوس مضر نہین احتیاطاً استغفار بھی کرلینا بھتر ہے زیادہ فکر و کاوش نہ کیجیے۔

سوال یکے از مجازین اسال متوسلین سے جدائی اور دوری کی شکایت اکی بعضونکا یہ خیال ہوا کہ بندہ جس زمانہ میں اس جگہہ حاضر ہو متوسلین ذاکر شاغل لوگ ہفتہ میں ایکروز مثلاً شب جمعہ فرصت کرکے سب ایک جگہہ جمع ہوکر ذکر و شغل و فکر میں مشغول رہین تاکہ غفلت طویل دور ہو اور تلافی مافات کا بھی سبب بنے چنانچہ اسکو بندہ نے بہتر سمجھکر اس عرصہ میں دو تین ہفتہ اسیطرح قصداً جمع کرکے کچھہ نصیحتین سنائین اور اکثر رات ذکر و شغل میں گذاری اگرچہ دائرہ وحلقہ نہ ہوا تاہم اس صورت اجتماعی میں ذوق و شوق و محبت کا اثر دیکھا گیا اسلیئے اسطرح ہمیشہ حاضر ہوکر ہفتہ وار ذکر و شغل کرنیکو اور ایک مسجد میں رات بھر رہنے کو تاکید کرآیا۔ اگرچہ اسمیں کوئی بدعت دیکھی نہیں جاتی لیکن تاہم چونکہ اس قسم کا ارشاد سامی صادر نہیں ہوا ہے اسلیئے دل میں کھٹکا گذرتا ہے کہین سنت سیئہ تو نہ ہوجاوے۔

الجواب آیندہ اندیشہ اسکا ضرور ہے بطور خود جو چاہین ذکر و شغل کرین یہ بھی تو ممکن ہے اہتمام اجتماع کا بند کرنا چاہیئے۔

سوال کیا از روئے مکاشفہ یا از راہ فراست ایمانیہ آپ آگاہ کرسکتے ہیں کہ میری بدبختی یا کسل بمصداق من تعلق بالکسل فلییاس عن سعادۃ الدارین مجھے دنیا و دین کہین کا بھی نہ رکھی گی۔

الجواب یہ کسل طبعی و طبی ہے جو نہ مذموم ہے اور نہ مضر اور جسکی مذمت آئی ہے وہ

کسل اعتقادی ہے یا ضروریات میں عملی بفکر رہے یہ مرض نہیں۔

حال کوئی جدید حالت قابل تحریر نہیں ہے البتہ قلب کی حالت ایسی رہا کرتی ہے کہ جس سے افسوس معلوم ہوتا ہے معلوم نہیں عاقبت کیا ہوگی وسعت رحمت آلہی خیال کرنیسے امید بندہ جاتی ہے اپنی خطیات پر نظر کرنیسے نا امیدی چہا جاتی ہی لیکن یہ خیال پھر آجاتا ہے کہ آخر اسیکا بندہ ہوں ازل میں میرے لئے جو کچھہ تجویز ہوچکا اوسکو کون ٹال سکتا ہے (ع) کش مکش سے نا امیدی کے ہوا ہوں میں تباہ۔ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالے رحم فرماوے ادہر اہل وعیال کے ترددات بھی دامن پکڑ رہے ہین۔ اللہ ہی فضل فرماوے

تحقیق افسوس رہنے کو جو لکھا ہے تو یہی تو علامت خیر کی ہے اپنے کام میں لگے رہئے اور کوتاہی سے استغفار کرتے رہئے۔

حال عرصہ سے عریضہ گذارش نکر سکا کارہائے دنیا مین اسقدر مصروفیت ہے کچھہ عرض نہین کیا جا سکتا خاصکر ماہ ڈیڑہ ماہ سے بلکہ کچھہ زائد عرصہ سے ادائیگی اوراد میں بھی کم وقت ملتا ہے جسطرح بھی ہوتا ہے معمولات روزانہ ادا ضرور کرلیتا ہوں تلاوت قرآن شریف و منزل دلائل الخیرات و منزل مناجات مقبول تو ضرور ہو جاتی ہے۔

تحقیق غنیمت سمجھنا چاہیئے۔

حال البتہ دوازدہ تسبیح وقت معینہ پر ادا نہین ہو سکتی جسکا بہت رنج رہتا ہے۔

تحقیق رنج بھی خالی از نفع نہین ہے۔

حال بعد عشا تکان کے سبب سے اکثر غنودگی بہت ہوتی ہے مجبوراً چھوڑ دیتا ہوں کہ تہجد کے وقت ادا کرونگا اور اس وقت آنکھہ نہین کہلتی پھر دن کو ہی پڑھ لیتا ہوں حتی الامکان ناغہ تو نہین ہوتا مگر بحضور دل ادا نہیں ہوتا۔

تحقیق عدم سے وجود بہتر ہے۔

حال امیدوار دعا ہوں کہ مجھکو توفیق خیر عطا ہو۔

تحقیق آمین۔

حال حضور نے جب سے اس عاجز کی دستگیری فرمائی ہے اور یہ تعلیم فرمایا ہے

اسم ذات اللہ جہر سے اور ہو خفی اور تعداد میں تین ہزار ہے بندہ برابر ادا کرتا ہے اور جب تک ادا نہیں کرتا ہون تو طبیعت پر رنج سا رہتا ہے اور کبھی سوتا ہون تو سوتے میں ذکر جاری ہو جاتا ہے یہان تک کہ پاس جو آدمی سوتے ہین وہ بیدار ہو جاتے ہیں ایکمرتبہ بندہ سوتا تھا تو سوتے میں ذکر جاری ہوا اور اسقدر آواز بلند ہوئی کہ بندہ خود اپنی آواز سے بیدار ہو گیا بروقت نیند ار ہونیکے بھی قریب تین چار منٹ تک وہ آواز اللہ جہر سے ہو خفی جاری تھا اب دل چاہتا ہے کہ کچھہ تعداد بڑہا دی جاوے اور مراقبہ کو بھی طبیعت بہت چاہتی ہے اب جو ارشاد عالی ہو عمل میں لایا جاوے۔

تحقیق اگر فرصت اور قوت ہو تو ایک ہزار اور بڑہا دین اور مراقبہ موت و ما بعد الموت کا شروع کیکے اطلاع دیجاوے باقی جو حالات لکھے ہیں مبارک ہین مگر دماغ کی ترطیب کا ہمیشہ خیال رکھین جیسے روغن کدو کی مالش اور جیسے مغز بادام اور مغز تخم کدو کا شیرہ مصری سے شیرین کرکے پینا۔

حال دنکے حالات ذکر میں مشابہ خواب ہو کر ایک روز ایک ستارہ چمک پڑا کیفیت دوسری مشابہ خواب ہو کر مثل ایک ٹین کے گھر کے اوپر نہایت پر شعاعین آفتاب مغرب کیطرف سے آنکھہ پر بہت زور سے چمک پڑا کہ تاب چشم ظاہر سے نہین ہو سکتا بعدہ زائل ہو گیا۔

تحقیق یہ سب آثار مرتب ہین یکسوئی پر جو مشغولی ذکر سے حاصل ہوئی ہے۔

سوال اکثر اوقات در اثنائے ہمسران و بزرگان و عزیزان کلام فضول از زبان بیرون می آید معلوم می شود کہ انچہ ذہن و حافظہ وغیرہ کم میشود آن بکثرت کلام است پس بحق فدوی دوبارہ این چہ باید کرد حتی کہ فدوی ازان یکقلم اعراض آید و زبان بجز کلام لابدیہ ضروریہ بتلفظ نیارد

الجواب علاج کثرت کلام آنست کہ بر نفس خود تعزیرے مقرر کردہ شود مثلاً ہرگاہ کلام فضول سر بزند یک آنہ یا دو آنہ یا دو رکعت یا چار رکعت ہرچہ بر نفس تو زیادہ سہل باشد نہ زیادہ گران کہ از تحمل بیرون باشد لازم گیر د انشاء اللہ تعالیٰ بزودی ہرچہ تمام ترین مرض دفع میشود۔

سوال ایک مرتبہ کانپور میں آپ نے وعظ میں یہ ارشاد فرمایا تھا خطرات و وسواس کا آنا مضر نہیں بلکہ اچھا ہے کہ چور وہیں آتا ہے جہاں مال ہو اور شیطان دولت ایمان کا دشمن ہے یہ بھی خیال وہی لاتا ہے اسکی طرف التفات نہ چاہئے پہلے تو مجھے وسوسے بہت آتے تھے میں اسی وجہ سے خوش تھا کہ الحمد للہ دولت ایمان تو ہے مگر اب عرصہ سے کوئی وسوسہ یا خطرہ نہیں آتا تو خیال ہے کہ خدانخواستہ مجھ سے وہ دولت کیا ہوگئی

الجواب لاحول ولاقوۃ آپ خوب سمجھے یہ کسنے کہا ہے کہ وسوسہ نہ آنیکا سبب اسی میں منحصر ہے بلکہ اسکا ایک دوسرا سبب بھی ہے کہ شیطان نا امید ہوکر وسوسہ ڈالنا چھوڑ دیتا ہے کبھی یہ سبب ہوتا ہے کہ یکسوئی میں ملکہ راسخہ ہوگیا اسلئے نفس کو دوسری طرف توجہ نہیں ہوتی۔

سوال قابل عرض یہ ہے کہ بعد ذکر بارہ تسبیح جب مراقبہ میں بیٹھ جاتا ہوں تو حالت غنودگی ایک دو ہنود سامنے ادباً اکر سلام کرتے ہیں میں ان کا سلام لینے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہوں اور پھر چپتا ہوں ایسا تین چار بار اتفاق ہوا ہے جسکے باعث سے گھبرا رہا ہوں یہ کیا چیز ہے اور اسکا علاج کیا ہے ارشاد فرمائے تو احسان عظیم ہوگا اور حسبہ عمل۔

الجواب یہ یا تو دماغ کا تصرف ہے اور یا شیطان کا تمثل ہے دونوں حالت میں اسطرف التفات نہ چاہئے اس سے خود بخود یہ دفع ہوجاویگا اور اتفاقاً خواہ دفع ہی کے قصد سے ہو مضر ہے اور اگر اسوقت اتنا ہوش ہی نہو تو پھر اسکا ہی وہ مخاطب نہیں اور نہ اسکو اس سے ضرر ہوگا۔

حال میرا حال آجکل میری خیال میں تہا بر امعلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ تعلیم طلبہ اور نصیحت عوام میں ازدحام کے سبب سے کبھی تنگ اور پریشان ہوتا ہوں اور کبھی کبھی سخت کلامی بھی کرتا ہوں اسمیں ضرور میں گناہگار ہونگا اسمیں خوف بتاہی ہوتا ہے اور اذکار و اشغال غالباً ناغہ ہوتے ہیں مگر پورا کیا جاتا ہے اسواسطے دل ہمیشہ دردناک رہتا ہے ابکی سال خدا کے فضل سے کچھ باغ جسمیں مکان ہے اور کچھ پیداواری زمین خرید کیا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ اوقات بسر کیلئے دوسرے کی محتاجی کی ضرورت نہ ہوگی۔

تحقیق تعلیم طلبہ اور نصیحت کو ترک نکیجئے گو تنگی اور پریشانی ہو حتی الامکان حدود شرعیہ سے غیظ و غضب میں تجاوز نہ کیا جاوئے اور جو غلطی ہو جاوے استغفار سے اُسکا تدارک کیا جاوے اور اذکار و اشغال بالکل تو ترک نہ کریں کہ بے برکتی اعمال میں ہو جاتی ہے لیکن اگر تقلیل ہو جاوے تو مضر نہیں نفع رسانی اُس سے افضل ہے اس سے دل خوش ہوا کہ آپکو اطمینان معاش حاصل ہو گیا اللہ تعالیٰ اُسکے غوائل سے بھی محفوظ رکھے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب نیت آپکی خالص ہے اور عزم بھی تقویٰ کا ہے تو غوائل سے محفوظ رہیگی۔

حال حضور نے جو ترکیب پڑھنے قرآن شریف کی تحریر فرمائی ہے کہ جو پڑھو خیال کرتے جاؤ کہ زبان سے یہ نکل رہا ہے حضرت بہت مزہ آتا ہے اللہ پاک حضور کو جزائے خیر عطا فرماوے۔

تحقیق اللہ تعالیٰ زیادہ برکت فرماوے۔

سوال کوئی سالک نے اپنے عصیان پر مغفرت کا اطمینان نہ ہونے پر قصد کر لیا کہ جبتک خدا راضی ہونیکا بشارت نہیں ملیگا تب تلک کھانا نہیں کھاؤنگا ایسا قسم کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں

الجواب ایسی قسم حرام ہے کیونکہ بشارت یقینی تو دنیا میں ممکن نہیں اور بشارت ظنی اختیاری نہیں اگر اس کا وقوع نہ ہوا تو اہلاک نفس لازم آویگا۔

حال بحضور اقدس حضرت مولائی و مرشدی و سیلۃ یومی و غدی دامت انوارھم العالیۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ تمنائے قدمبوسی کے بعد عرض ہے پہلے اتباع شریعت کا اسقدر لحاظ رہتا تھا معصیت پر جرأت نہ ہوتی تھی اگر گناہ ہو جاتا تو سخت قلق و اضطراب ہوتا ہر وقت اتباع سنت کی خواہش رہتی اور اس معاملہ میں دل قوی تھا مگر افسوس اب دو تین برس سے وہ حالت نہیں رہی اتباع شریعت کا خیال تو بعینہٖ موجود ہے مگر قوت عملی بالکل کمزور ہو گئی ہے معصیت پر وہ قلق نہیں ہوتا حالت اتنی ردی ہو گئی ہے کہ عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے بزرگان دین کی خدمت میں بہت دل لگتا تھا

مگراب اپنی بداعمالی کیوجہہ سے حاضری سے شرماتا ہون چنانچہ حضور حبیب کانپور تشریف لائے ہین تو اپنی سیہ کاری کی وجہہ سے حاضری مین بہت پس وپیش ہوا لیکن شفقت بزرگانہ نے جرارت دلائی اور شوق پابوسی سنیے بے اختیاری کی حالت مین قدمون پر جا پڑا بہرحال اپنی پچھلی حالت کا موجودہ حالت سے موازنہ کرتا ہون تو شرم سے پانی پانی ہوجاتا ہون مگر ایک سخت تعجب ہے کہ باوجود ان سیاہ کاریون کے مقاصد کیلئے صرف دعا پر اکتفا کرتا ہون اور برابر عرض کرتا رہتا ہون حتی کہ مرادین پوری ہوجاتی ہین اور دعا کے بعد اسقدر مطمئن ہوجاتا ہون کہ گویا دعا قبول ہی ہوگئی اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً عجیب وغریب خواب دیکھتا رہتا ہون جس سے حیرت بڑھتی جاتی ہے منجملہ بہت سے خوابون کے ایک خواب عرض کرتا ہون جس سے حضور کو صرف اطلاع دینا مقصود ہے تھوڑا زمانہ ہوا جب مین نے خواب میں دیکھا کہ میں چاہ زمزم پر حاضر ہون اور شاید مولوی محمد شفیع صاحب بجنوری بھی ہیں حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہین اور زمزم کا پانی بار بار نہایت عجلت اور تیزی کے ساتھ ایک ظرف میں بھر بھر کر لاتے ہیں اور مجھکو پلاتے جاتے ہین یہان تک کہ مین آسودہ ہوگیا اور میرے شکم میں گنجایش نہین رہی لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اسی سرعت کی ساتھ برابر زمزم لاتے جاتے ہین اور پلاتے جاتے ہین

جب پیتے پیتے مین تھک گیا اور پیٹ نکل آیا تو میں نے دلمین سوچا کہ انواع واقسام کی امراض میں مبتلا ہون اور زمزم کو جس نیت سے پیا جائے مفید ہے لہذا اب دفع امراض کی نیت سے پینا چاہیے چنانچہ حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم لاتے رہے اور میں پیتا رہا پھر بعض چیزین حضور نے بتائین اور بعض میں نے پوچھین خواب طویل تھا اکثر حصہ ذہن سے جاتا رہا میرا خیال تھا کہ اس خواب کے بعد شاید میری حالت درست ہوجائے لیکن میرے آقا حالت بدستور قائم ہے اب کل ایک واقعہ اور پیش آیا جناب نواب بیگم صاحبہ کے منجھلے صاحبزادہ نواب خانصاحب نے کل صبح نماز کیوقت خواب مین دیکھا کہ میرا چہرہ خوشی سے نہایت بشاش ہے اور مین اون سے کہہ رہا ہون کہ حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم اچانک تشریف لائے ہین اور میرے کندھے

پر اپنا دست مبارک رکھکر کچھ فرماتے ہین کہ یہ مصطفیٰ سے کہدیتا لیکن وہ فرمان حضور کا
مجھکو یاد نہین رہا اس خواب کے بعد نواب صاحب پر عجیب کیفیت طاری ہوی اور فرماتے
تھے کہ خوشی سے تمہارا چہرہ بھی چمک رہا تھا نواب صاحب ایک آزاد منش آدمی ہیں اور
نئی تہذیب کے پابند بہت سے امور میں انتہائی آزادی ہے لیکن چند روز سے انہون
نے شاہ صاحب کانپوری کے مرشد زادہ سے خفیہ بیعت کی ہے اور اب نماز کے بھی
پابند ہوگئے اور مرشد کے بتائے ہوئے ذکر و شغل بھی کرنے لگے ہین لیکن خادم ہی کا سا
حال انکا بھی ہے کہ ہمیشہ سے خواب عجیب و غریب دیکھا کرتے ہین ایکمرتبہ دیکھا کہ
حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ تشریف لائے اور ایک بنڈل کاغذ لکھے ہوئے دیکر
فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو مرحمت فرمایا ہے ایکمرتبہ دیکھا کہ حضور انور تشریف
لائے اور فرماتے ہین کہ تم ہمارے پاس مدینہ منورہ کیون نہین آتے اونھون نے
عرض کیا کہ قرض کیوجہہ سے پریشان ہون یہ ادا ہو لے تو حاضری کا ارادہ کرون فرمایا کہ
یہ سب مشکلین رفع ہو جائیں گی ابھی خانگی امور میں انکی طرف سے کچھ ایسے معاملے پیش
ہوئے جو انکی اعزہ کی تکلیف کا باعث تھے۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے ؎
مباش درپے آزار و ہر چہ خواہی کن + کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست
چند بار حضور انور کو اور بھی خواب میں دیکھہ چکے ہین انُ خوابون کی تعبیر حضور سے دریافت
کرتے ہین اور سلام مسنون عرض کرتے ہین۔ میرے آقا حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کو اور بھی چند بار خواب میں دیکھہ چکا ہون اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
اور سلسلہ کے بزرگون کو جن سے بہت سی بشارتین معلوم ہوئین ایکمرتبہ حضرت حاجی صاحب
رحمتہ اللہ علیہ و حضرت حافظ محمد ضامن صاحب شہیدؒ و حضرت مولانا گنگوہی و حضرت
مولانا محمد قاسم صاحب کو اپنے غریب خانہ پر قیام فرماتے دیکھا انشا اللہ تعالے کسی
دوسرے موقع پران خوابونکو بھی عرض کرونگا عریضہ کے طویل ہو جانیسے حضور کو
یونہیں تکلیف ہوگی اور حالات عرض کرونگا تو حضور کا وقت اور ضائع ہوگا مگر میرے آقا
شامت اعمال سے سیہ کاریوں سے ابتک چھٹکارا نظر نہین آیا حیران ہون کیا

کروں میری حالت زار پر توجہ فرمائی جاوے کہ یہ بداعمالیاں اور سیہ کاریاں جاتی رہیں اور میں خدائے تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بن جاؤں عرصہ سے ارادہ تھا کہ اپنی حالت زار عرض کروں مگر ندامت مانع تھی آج نواب صاحب کی تحریک سے اس عریضہ کے لکھنے کی جرأت ہوئی زیادہ حد ادب۔

تحقیق عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اصلاح بدون ہمت کے کسی کی توجہ سے نہیں ہوتی نری تمنا ہوس سے زیادہ نہیں ہے ہمت یہ کہ عزم مصمم کیا جاوے کہ ہرگز مخالفت نکرونگا اور اسپر عمل کرنیں جو مشقت بھی پیش آوے اسکو برداشت کیا جاوے بس اسی سے باطن درست ہوجاتا ہے باقی کیفیات کے پیچھے نہ پڑیں مثلاً قلق کیوں نہیں ہوتا وشل ذلک۔ اگر خوابوں کے بعد اس ہمت کی توفیق ہو جاوے تو یہ خواب مبشرات ہیں ورنہ نعوذ باللہ استدراج ہے مثلاً خوابوں پر ناز ہو یا اسکو علامت کمال یا قبول سمجھا جاوے تو یہ مضر ہے بخدمت جناب نواب صاحب بعد سلام مسنون مضمون واحد معروض ہے۔

حال چند روز سے دلپر سخت بیچینی رہتی ہے اور دل بہت گھبراتا ہے اور میں نے ایکدن کیمیائے سعادت کا مطالعہ کیا اور اسمیں جو امام نے جانکنی کی تکلیف کی بابت اور قبر کی ہیبت کی بابت لکھا ہے اس سے دلپر سخت گھبراہٹ رہتا ہے۔

تحقیق کتاب الرجا و کتاب المحبۃ کیمیائے سعادت کی چند بار مطالعہ کرنا مناسب ہے

حال بعض دفعہ دل میں یہ خیال آتا ہے کہ نعوذ باللہ منہ مجھکو خداوند رحیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت جان سے زیادہ نہیں پھر اگر ضرورت ہو تو تو بذل نفس کیسے کرسکیگا۔

تحقیق جان کے ساتھ محبت طبیعی ہے اور خدا اور رسول کے ساتھ محبت عقلی ضروری ہے اور جان دینے کی دشواری محبت عقلی کی کمی کی دلیل نہیں کچھہ وہم نکریں۔

سوال حضور خداوند رحیم سے دعا فرمائیں۔

الجواب دعا کرتا ہوں۔

سوال کوئی ایسا ارشاد فرمادین کہ دنیا مردار کی محبت دل سے بالکل دور ہوجائے
الجواب کتاب ذم الدنیا کیمیائے سعادت ہی کی دیکھیئے۔

سوال حضور میری طبیعت میں استقلال بالکل نہین ہے جس کام کو شروع کرتا ہون
اُسکا کچھہ نتیجہ معلوم نہین ہوتا اسکے واسطے کچھہ تجویز فرما دیجئے۔
الجواب السلام علیکم ورحمتہ اللہ بحمداللہ تعالیٰ مین خیریت سے ہون دعا کرتا ہوں استقلال
کی یہی تدبیر ہے کہ چندروز نفس پر جبر کرکے بتکلف کسی کام پر دوام کیا جاوے بس
اسیطرح عادت ہوکر استقلال ہوجاتا ہے جلدی کامیابی نہین ہوتی ع بسیار سفر باید
تا پختہ شود خامے۔

حال بتوفیق الٰہی وتوجہ باطنی لقبلہ اوراد معمولہ سے غافل نہین ہے لیکن ذکر اسم
ذات ودیگر معمولات کیوقت خیالات لایعنی سے بڑی پریشانی ہوتی ہے دل ایک
خیال پر نہین جمتا۔
تحقیق کچھہ حرج نہین اُسکا قصد ہی نکیجیے ایسے عوارض سبکو پیش آتے ہین اور بدون
کسی خاص تدبیر کے خود بخود اسکی اصلاح ہوجاتی ہے البتہ کام کئے جانا چاہیئے۔
حال کوئی کیفیت یا نور وغیرہ اس ناکارہ کو نظر نہین آتا۔ اگرچہ اسکو مقصود نہیں سمجھتا ہون
تحقیق بس جب مقصود ہی نہین سمجھتے پھر اُسکا ذکر اور فکر ہی کیا اوپر کا مضمون یہان
بھی سمجھہ لیجیے۔
حال مناجات مقبول کے آخر مین جو معمولات مندرج ہین اونمیں سے بعض کو جنکی
لئے وقت ملتا ہے کیا کرتا ہون نماز چاشت و اشراق بھی چند روز سے پڑھنا شروع
کیا ہے
تحقیق اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔
حال شروع میں اسم ذات بارہ ہزار تک پڑھا کرتا تھا مگر کچھہ دنون بعد سر مین دھمک
ہونیلگی اور بدن میں لاغری آگئی اُن دنون میں کچھہ دنیاوی تفکرات میں بھی مبتلا تھا
نہ معلوم فکر سے یہ حالت ہوئی یا کسو جہہ سے بہر حال اب اسقدر نہین پڑھا جاتا چھہ ہزار

تو روزمرہ اور کبھی کبھی ۹ ہزار تک پڑھ لیتا ہون۔
تحقیق اگر یہ بھی گران ہو تو اور بھی تخفیف کر دیجیئے جب تک پوری قوت نہ آوے حفظ صحت اہم ہے۔
حال وظائف کو جو مناجات مقبول سے پڑہتا ہون نعمت سمجھتا ہون اور پڑھنے کیوقت دل میں خوشی معلوم ہوتی ہے۔
تحقیق اللہ تعالیٰ برکت فرماوے۔
حال حضور کی نئی کتاب تالیف نشر الطیب مطالعہ کرنیکا فدوی کو بڑا شوق تھا چنانچہ اسکو منگایا اور شروع سے آخر تک حرف بحرف پڑھا آخر میں چہل حدیث ملحق جو مشتمل بر صلوٰۃ وسلام ہے اسکو بھی اپنا وظیفہ بنالیا ہے روزمرہ بعد نماز فجر پڑھا کرتا ہون۔
تحقیق اللہ تعالیٰ قبول فرماوین۔
سوال اکثر نمازون کے بعد درود شریف کا کوئی مختصر صیغہ پڑہنا چاہتا ہون جسکی ہدایت مناجات مقبول میں ہے آیا اللہم صل علی محمد النبی الامی پڑھا کرون یا کوئی دوسرا جسمیں صلوٰۃ وسلام دونون ہون۔
الجواب اختیار ہے۔
سوال عین وقت پر تہجد پڑھنے کی پابندی نصیب نہیں ہوتی کیا کرون بعد عشاء آٹھ رکعت بہ نیت تہجد پڑھا کرتا ہون اور وقت پر کبھی کبھی۔
الجواب سب کافی ہے پریشان نہون۔
حال ماہ گذشتہ مین دل بہت بگڑ گیا تھا ایک ایسی مقام پر جانا چاہتا تھا جہان پہلے رہ کر ایک سخت گناہ میں مبتلا ہو گیا تھا محض دنیا کیواسطے جانے کا ارادہ ہو رہا تھا مگر عقل مانع تھی بارے حضور کی توجہہ سے اب بالکل دل ہٹ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسی جگہہ کشائش رزق عطا فرمائی میں اسکو حضور کی توجہہ باطنی کا اثر سمجھتا ہون جو غلامون پر اکثر مبذول رہا کرتی ہے۔
تحقیق اللہ تعالیٰ کا شکر کیجیئے میں کیا اور میری توجہہ کیا مگر حسن ظن سے فضل الہٰ

متوجہ ہو جاتا ہے۔

حال دنیاوی تردد و بدنصیبی کی وجہ سے ونکو اسم ذات چوبیس ہزار وظیفہ نہیں ہوتا۔

تحقیق اس سے نصف یا ربع کر لیا جاوے۔

حال اس لئے دل ہر وقت مغموم رہتا ہے لیکن مجبوری کی حالت میں بعد نماز تہجد بارہ تسبیح کسی صورت سے اللہ پاک انجام دیتا ہے۔

تحقیق الحمد للہ۔

سوال بعد نماز صبح قرآن شریف کبھی آدھا پارہ کبھی ایک پارہ اور مناجات مقبول ایک منزل السدا انجام کرتا ہے۔

الجواب بہتر ہے۔

حال اور بندہ جب شغل میں بیٹھتا ہے پہلے ہل جھینگر کا آواز تمام بدن میں معلوم ہوتا تھا اب بیٹھنے کے ساتھ ہی پہلے جھینگر کا آواز معلوم ہوتا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد ذکر اسم ذات تمام بدن سے جاری ہوتا ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کوئی عضو مخصوص نہیں ہے

تحقیق مبارک ہو آثار ذکر سے ہے۔

حال اور تمام بدن میں پسینہ جاری ہو جاتا ہے یہانتک کہ کپڑا وغیرہ تر ہو جاتا ہے اس مریض کا حال یہ ہے حضور اپنی غلام کو موافق طبیعت علاج تحریر فرما دیں۔

تحقیق وہ شغل کیا ہے لکھیئے اور یہ خط بھی ساتھ بھیجئے تو مشورہ دون

حال نفس و شیطان درپے آزار ہین گاہ گاہ نفس کا اسقدر تسلط ہوتا ہے کہ صغائر تو کیا کبائر سے بھی باک نہین ہوتا مگر حالت بدلنے سے یعنی اطفائے ہیجان نفس کے بعد بہت پشیمانی ہوتی ہے کہ بار بار توبہ کرتا ہون اور آئندہ کیلئے پختہ ارادہ کرتا ہون کہ پھر ایسی غلطی کبھی نہوگی پھر کبھی ایسی حالت ہو جاتی ہے اور گذشتہ ارادہ یاد نہیں رہتا پھر ایسا ہی کرتا ہون کہ توبہ و استغفار سے مدد لیکر مضبوط ہو جاتا ہون اور پھر کبھی وہی حالت ہو جاتی ہے لہذا امیدوار ہے کہ حضور والا بندہ کے حق میں بتوجہ قلب

ایسی دعا فرمادین یا ہمت باطن سے تصرف فرمادین کہ حالت نفس کی مطمئن ہوجاوے اور معاصی کی رغبت بالکل چھوٹ جاوے کیونکہ بندہ بہت حیران ہولیا ہے بس اب تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل فرماکر قبول فرمادین ۔
تحقیق کوئی گران جرمانہ نفس پر مقرر کرین انشاءاللہ تعالیٰ نفع ہوگا میرے نزدیک جب معصیت کیطرف عود ہو چالیس پچاس نفلین اسکے تدارک کیلئے پڑھی جاوین اور پھر اطلاع دین ۔

حال السلام علیکم ورحمۃ اللہ سیہ گرفتار وحشت عرض کرتا ہے آجکل وحشت کا دورہ ہے لیکن غلبہ نہین حضرتا میرے کسی خیال کو قیام نہین ایسے اوہام طاری ہوتے ہین جو عقل سے دفع نہیں ہوتے بلکہ عقل نہیں رہتی ضروری جائز کام جنکی ہر فرد بشر کو ضرورت ہے اور نہایت آسانی سے انجام دیتے ہین نہایت مشکل دکھائی دیتے ہین اور ہرگز ہوس جرات نہین ہوتی حضرتا کیا پتھر ہون کسکو کہون اور کون سے یبوست وغیرہ علالت وہ بھی موجود ہے خبر نہین کیون ہے باوجودیکہ دوسرا کوئی تعلق نہین اگر کچھ ہے تو برداشت نہین ہوتی لیکن اپنے آپکو کہان چھوڑون اگر کچھ ذوق پیدا ہوتا ہے تو جہان کی رہنمائی کا خیال اگر تنگی ہوتی ہے تو ہر ایک سے نفرت کسی بات کو قرار نہین بھلا جسمین نقیضین جمع ہون اس سے کیا ہوسکتا ہے بخدا مین بیکار ہون کوئی چیز مجھے اپنی ایسی نہین معلوم ہوتی جو اس سے نفع لون بخدا میں کچھ بھی نہین کیا کہون اور کون کونسی بات کہون اور کہانتک میرا رب جانتا ہے حضرتا میں لاچار ہون قلم بھی بیکار ہے کچھ سمجھ میں نہین آتا جب غلبہ ہوتا ہے تو کچھ نہین رہتا جہان پڑا رہون پڑا رہون آپکے پاس آتا ہون کچھ کہہ نہین سکتا وہ دورہ کے دن دن نہین ہوتے آپ فرماتے ہین کچھ کرو لیکن کیا کرون جو کچھ لکھا سچ لکھا لیکن غلط لکھا مجبور ہون ادہر اپنے حضرت صاحب سے شرم آتی ہے وہ کیا فرمائینگے واقعی کاہل ہین لیکن میں خود خراب ہون مجبور رہون بیوقوف ہون مجبور ہون لائق رحم ہون اللہ تو جانتا ہے اب گھبرا رہا ہون

تحقیق السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ قال الشیرازی رحمہ ؎

چندانکہ گفتیم غم با طبیبان + درمان نکردند مسکین غریبان

ما حال دل را با یار گفتیم + نتوان نہفتن درد از حبیبان

جب تک کسی ایک کو اپنا مطاع نہ بنائینگے اور اس سے بالکل حجاب نہ اوٹھائینگے اور اسکے سوا سب کو کالعدم نہ سمجہہ جائینگے کچہہ نہین ہوگا میں ہمیشہ یہی کہتا ہون شاید مجمل کہتا تہا آج صاف صاف کہدیا باقی ؎ دو دل بودن بجز بے حاصلی نیست جب بے تکلف بات یہ ہے کہ اگر اپنی حضرت مرشد مدظلہ سے پورا پورا اعتقاد ہے اور آنکو پوری شفقت ہے تو اون سے حجاب توڑئے اور سب سے منہہ موڑئے اور اگر کسی جزو میں کمی ہے تو جس سے اطمینان ہو اسکی علی الاطلاق اطاعت کیجیے اور مرشد جناب کو صرف برکت کیلئے رکہیے

حال حبس دم جو حضور نے قبض کیلئے ارشاد فرمایا تہا اوسکو ابتک برابر کرتا ہون اور اب بہت فرق معلوم ہوتا ہے طبیعت کہلنے لگی ہے۔

تحقیق الحمد للہ۔

سوال اور چند روز تک حبس دم کے بعد آنکہون کے سامنے کچہہ رنگ ہرا و زرد وغیرہ مدور معلوم ہوتا تہا مگر اب نہین معلوم ہوتا واللہ اعلم یہ کیا چیز ہے اور اسکا سبب کیا ہے

الجواب بعض اوقات یہ انوار ہوتے ہین لطائف کے اور اکثر تخیلات دماغیہ ہوتے ہین

سوال اب بہی حبس دم کرتا رہون یا نہین۔

الجواب اب کسی دن کرلیا اور کسی دن چہوڑ دیا۔

حال دوسری حالت یہ ہے کہ اگر کوئی نامشروع فعل ہوتا دیکہتا ہون تو طبیعت کو بیحد رنج ہوتا ہے اور غصہ معلوم ہوتا ہے کہ کیون ہو رہا ہے اور دل مضطر ہو جاتا ہے کہ کسیطرح اسکو منع کردون چنانچہ حسب موقع منع کردیتا ہون اور اگر کسی اچہے فعل کا دل میں خیال ہوتا ہے تو بہت ہی شدت کے ساتہہ ہوتا ہے اور جبتک اسکو کر نہین لیتا دل مین اسکا تقاضہ ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب کرلیتا ہون تب سکون ہو جاتا ہے۔

تحقیق مبارک ہو یہ حال رفیع ہے خدائے تعالیٰ ثبات و ترقی دے۔
حال جس فعل کی ممانعت یا جس فعل کی ترغیب لوگون کو دلاتا ہون تو کسیقدر ضرور اُسکا اثر ہوتا ہے۔
تحقیق الحمد للہ یہ برکت خلوص فی الموعظۃ کی ہے۔
حال بعض بعض وقت جب لیٹتا ہون تو خیال ہوتا ہے کہ ایک روز اسیطرح روح نکل جاویگی اور مین مردہ ہوجاؤنگا تو میرے ذمہ جو حقوق اللہ و حقوق العباد رہ جاینگے تو قیامت میں اُسکی ادائگی کی کیا صورت ہوگی پس کوئی صورت سمجھ میں نہین آتی صرف یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و رحمت سے بخشینگے تو نجات ملیگی ورنہ بہت مشکل ہے نیز یہ خیال ہوتا ہے کہ کوئی عمل ہمارا اس قابل نہین جو قبول ہو کیونکہ قبول کیلئے خشوع و خضوع شرط ہے اور وہ مفقود ہے جب یہ خیال آتا ہے اسیکے ساتھ رونا بھی آتا ہے جب خوب رو لیتا ہون تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جسطرح مجھ سے ہو سکتا ہے تعمیل کئے جاتا ہون قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور ان اعمال سے بخشائش کی امید نہیں ہے ہان اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بخشدین تو کچھ بعید نہیں ہے کیونکہ اُنکی رحمت بڑی وسیع ہے۔
تحقیق یہ سب علوم و احوال بالکل سنت کے موافق ہین اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے

سوال میری ماں حضور کی خدمت میں عرض کرتی ہے کہ پہلے جو کراماتین مشاہدہ مین دیکھتی تھی اسوقت بالکل اندھیرا ہوگیا دیکھا نہیں جاتا سبب اُسکا نہ معلوم اب حضور کی خدمت شریف میں عرض کرتی ہے کہ جناب اپنے شاگردون مین شمار کر کے صفائی آئینہ کیواسطے کچھ ذکر تعلیم فرمادین شب و روز گریہ وزاری میں ہے لیکن کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا ہے۔
الجواب السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ والدہ سے کہدین کہ جنکو تم کرامات سمجھتی ہو وہ رہزن طریقت تھے خدا کا شکر کرو کہ سب بند ہوا نہین تو عمر بھر غیر اللہ کے تماشہ میں مبتلا رہتیں سب پر لاحول پڑھکر ذکر و طاعت میں مشغول ہو۔

حال السلام علیکم۔ بندہ کے قلب مین سختی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ذکر میں دل

حاضر نہیں رہتا ہے کچھ ایسی بات بتلا دیجیے کہ جس سے حضور اور تری بھی پیدا ہو جاوے اور میرے لیے امداد بھی فرما دیجیے میں بہت پریشان ہوں اور دعا بھی فرما دیجیے

تحقیق السلام علیکم ورحمۃ اللہ سختی قلب اسکو کہتے ہیں کہ معاصی پر جرارت ہو جاوے اور خوف خدا نہ رہے اور جسکو آپنے سختی سمجھا ہے وہ سختی نہیں ہے اور حاضر رہنا قلب کا اختیار سے خارج ہے اسکا قصد نہ کیجیے اور حاضر رکھنا البتہ اختیار میں ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ خود ذکر کی طرف یا مذکور کیطرف خیال رکھئے تو اسکی لیے کسی اور مستقل تدبیر کی ضرورت نہیں اس اصل کو عمر بھر کیلیے مستحضر رکھئے کہ اس سے ہزاروں ظلمات دفع ہو جاوینگے۔ اور میں دعا بھی کرتا ہوں۔

حال میری ہمشیرہ ایک بدعتی کے نکاح میں ہے مگر انکے عقائد بفضلہ تعالی بہت اچھے میں مگر اونکا شوہر اونکو مجبور کرتا ہے کہ وہ ایک بدعتی سے بیعت کریں میرے بہنوئی خود بھی مجاور و پیرزادہ قوم کے ہیں اور یہ پیر بھی عرس کرتے اور یہ میری بہنوئی انکے کشف سے متعلق بہت کچھ کرامات بیان کرتے ہیں میں نے یہ کہدیا کہ اُن سے کہو کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دو تو بیعت کر لینگے سو اُنہوں نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ دکھا دینگے اگر وہ دکھا دیں تو کیا اُنکی بیعت کر لینا جائز ہے۔ کیا کوئی خلاف شرع شخص اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دے تو اُس سے بیعت جائز ہے یا اُسکی کامل ہونیکی دلیل ہے

الجواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلا دینا اگر شبہ تخیل سے بھی قطع نظر کر لیجاوے کوئی مقبولیت کی دلیل نہیں وہ ایک قسم کا تصرف ہے جبتک اصل معیار یعنی اتباع شریعت و برکت صحبت نہ دیکھا جاوے اُسوقت تک بیعت جائز نہیں۔

سوال مجھکو دو ایک باتیں جو ذیل میں درج ہیں دریافت کرنی مقصود ہیں امیدوار ہوں کہ جناب والا اس عاجز کو جواب کا افتخار بخشینگے حضرت میرے دل میں ایسے بڑے بڑے خیالات اکثر آتے ہیں کہ مجھکو یہ خوف ہو جاتا ہے کہ کہیں کفر و شرک نہ لازم آجائے

اللہ جل شانہ کے متعلق میں ایمان سے کہتا ہون کہ میرے بدن کا رونگٹا رونگٹا ایسے وقت میں کھڑا ہوجاتاہے اور بندہ سخت اضطراب کی حالت میں ہوتا ہے کہ کیا کرے اور خیالات ناپاک بڑھتے چلے جاتے ہین دویم جب کبھی کچھ خیرات دیتا ہون تو خیال اکثر رہتاہے کہ مجھکو اسکا ثواب ضرور ملیگا اور یہ کام خوب کیا۔ کوئی بڑا کام جب سرزد ہوجاتاہے تو فوراً یہ خیال ہوتاہے کہ اب یہ کام کرو اچھاہے اس سے اللہ میان ضرور خوش ہوجاینگے جسطرح کہ بچہ ہین اورپھسل جاینگے امید ہے کہ جواب سے محروم نکیاجاؤن۔

الجواب السلام علیکم۔ جو خیالات بلا اختیار آوین اور آدمی انکو برا سمجھے اس سے گناہ نہین ہوتا بیفکر رہئے اس بیفکری سے از خود دفع ہوجاویگا اور خیرات کے اچھے ہونے مین کیا شبہ ہے مگر خیرات مین جو نیت اخیر میں لکھی ہے یہ قابل اصلاح ہے اور اصلاح اسکی یہ ہے کہ اوسوقت ندے بلکہ اس گناہ کا تدارک خوب گریہ وزاری سے کرے اور بعد میں مستقل طاعت سمجھکر خیرات دے۔

سوال السلام علیکم ورحمتہ اللہ گذارش حقیر ناچیز بندہ کی یہ ہے کہ بندہ حسب ارشاد حضور کے کتاب احیاء العلوم مطالعہ کرتا ہے جلد ثالث کتاب ذم الجاہ والریاء اس مضمون سے میرے دلپر بڑی چوٹ لگی وہ یہ ہے۔ وقد وعد اللہ ان یوید ہذا الدین باقوام لاخلاق لہم فلا تشغل قلبک بامر الناس فان اللہ لا یضیعہم وانظر لنفسک الخ تو امام رحمتہ اللہ کے کلام سے معلوم ہوتاہے امر بالمعروف نکیا جاوے۔ قران مجید میں جابجا اسکی خوبی بیان فرمائی ہے کنتم خیر امتہ الخ ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ الخ اس تعارض کا جواب اور بندہ کے حق میں کیا حکم ہے ارشاد فرمادین۔ میری عادت ایسی ہوگئی ہے کہ جسکو خلاف شرع چلتا دیکھا تو اسکو فی الفور آگاہ کردیا تو اس باعث اکثر یگانہ وبیگانہ کے نزدیک میں مبغوض ٹھہرا ہون اکثر لوگ یہان کے بالکل شریعت سے ناواقف ہین۔ اب میں خاموش رہون یا حسب عادت احکام شریعت بیان کرتا رہون جو بات میری حق مین مفید ہو ارشاد فرمادین۔

الجواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضرت امام صاحب رح کا مقصود خاص اُن لوگوں کو
خطاب کرنا ہے جو طلب شہرت کیلئے وعظ کا مشغلہ کرتے ہیں اور اپنی اصلاح کیطرف
اصلاً توجہ نہیں کرتے۔ فلا تعارض۔ آپ اپنا طرز نہ بدلئے۔

حال ایکے از ارشد خلفاء از احقر العباد بخدمت عالیجناب قبلہ وکعبہ سیدی ومولائی
دام ظلہم العالی۔ السلام علیکم۔ کئی روز تک محبت الٰہی کا نہایت غلبہ رہا اور یہ خیال
غالب ہوا کہ اگر بعد مرنیکے حق تعالیٰ سے کچھ حجاب ہوا تو کیا کرونگا اور اس بات کا بہت
صدمہ رہا ہر چند طبیعت کو سمجھایا کہ مایوسی نہ چاہیے مگر اپنی نااہلی اور نالائقی پر نظر تھی
کہ ایسا ہو تو کچھ عجیب نہیں اسلئے کہ میں سخت نااہل ہوں کچھ اطاعت اور شکر نہیں
ہوسکتا اور خیال کرتا تھا کہ گو جنت کی کوئی نعمت نہ ملے مگر حق تعالیٰ سے کسی درجہ
میں حجاب نہو پھر یہ حالت صبر کے ساتھ مغلوب ہوئی مگر شوق اب بھی ہے اور
آرزو بھی ہے کہ حجاب کسی درجہ میں نہو گو جو کچھ بقدر محبت الٰہی حضور کی برکت سے میسر ہے وہ تو عرصہ سے ہے
مگر اس بار غلبہ بہت رہا اب کئی روز سے حضور والا کی محبت کا بہت غلبہ ہے گو محبت شدیدہ اور عظمت عظیمہ
جو میرے قلب میں ہے حضور والا کی اسکا اظہار مجھ سے نہو نہ ہوسکے اسلئے
کہ زیادہ اظہار کا مادہ میرے اندر نہیں نہ یہ کچھ محمود ہے اور یہ ایک قسم کا دعویٰ بھی ہے
اور مجھ جیسے نالائق اور نااہل سے صدور دعویٰ نہایت محل استعجاب ہے مگر خیر
مجبوری کو اسوقت کچھ اظہار کیا بار بار باوجود تفہیم طبیعت یہ خیال آتا ہے کہ اگر حضور
والا کا وصال حق تعالیٰ سے میرے مرنیکے پہلے ہوا تو مجھ کو کیسے چین آویگا اور مجھے
بیحد حضرت کی محبت کا غلبہ ہو رہا ہے اگرچہ ان غلبات میں حدود شرعیہ سے کبھی
تجاوز نہیں ہوتا لیکن بیچینی ضرور ہے اگر بوجوہ محمود و مقصود ہو تو مبارک ہے گو
کتنا ہی صدمہ ہو اور اگر کوئی امر مذموم ہو تو علاج فرمادیجئے پرسوں جب جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جب سے کسیقدر چین ہوا ہے ورنہ بڑا سخت حال
تھا۔ زبانی عرض کرنیکی تاب نہیں اسلئے تحریر کیا۔ والسلام

تحقیق محبی محبوبی زادہ اللہ تعالیٰ عرفانا وقربا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مبارک ہو

ماشاءاللہ دونوں حالتیں رفیع ہیں اول حالت تو ظاہر ہے حدیث میں شوق لقاء کا مطلوب ہونا اُسکے کمال رفعت کی صریح دلیل ہے اور اسکا غالب اور معتدل ہونا یہ سب اوسکے الوان حسب اختلاف احوال ہیں اور یہ سب محمود اور اعتدال زیادہ محمود اور اوفق بالسنتہ ہے کما ورد شوقا الی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ اور دوسری حالت وہ بھی حب اللہ ہی کا ایک طریق اور لون ہے گو بواسطہ سہی اور بعض احوال میں بعض مصالح اس پر بہ نسبت حالت اولی کے زیادہ مرتب ہوتے ہیں اسلئے یہ سر تا سر محمود ہی شبہ نہ فرماویں رہا خیال رحلت سے متاثر ہونا یہ اوسی محبت کا طبعی خاصہ ہے اور محمود کے آثار و خواص سب محمود ہیں باقی چونکہ یہ امر طبعی عارضی ہے یہ ایک حال پر نہیں رہتا نیز چونکہ یہ حُب فی اللہ ہے اسلئے حق تعالی ایسے موقع پر مدد فرماوینگے جیسا صحابہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معاملہ فرمایا گیا

سوال چند دنوں سے کسی کسی وقت موت کا خیال خادم کو اسقدر ہو جاتا ہے کہ ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور سخت پریشانی ہو جاتی ہے قلب میں بالکل تازگی نہیں رہتی اور چند ساعت کے بعد خیال جب کم ہوا تو طبیعت درست ہو جاتی ہے شب و روز میں موت کا خیال غالب کسی وقت ہو جاتا ہے۔ کیا تدبیر کیجاوے اور یہ کیا معاملہ ہے خادم کی سمجھ میں نہیں آتا۔

الجواب موت کا خیال مبارک حالت ہے لیکن اگر اس سے کچھ صحت میں خلل پڑتا ہو تو اُسکی تعدیل مراقبہ رحمت و مطالعہ رسالہ شوق وطن سے کیجاوے۔

حال قلب میں تو تخیل اسم ذات ہی سا معلوم ہوتا ہے مگر دونوں ہاتھوں میں ایک شئے رینگتی ہی محسوس ہوتی ہے میرا خیال ہے کہ شاید دوران خون کی حرکت محسوس ہوتی ہوگی۔

تحقیق السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ ہاتھوں میں جو رینگتی چیز معلوم ہوتی ہے واقعی اُسکی نسبت آپکی رائے صحیح ہے اور اکثر یہی سبب ہوتا ہے لیکن اسکی ساتھ اگر سوء مزاج نہو تو یہ حالت بھی اسلئے محمود ہے کہ اس سے بالخاصہ یکسوئی اور لذت ذکر میسر ہوتی ہے

تو اس صورت میں اس کے ازالہ کا اہتمام نکیا جاوے ورنہ طبیب سے علاج کرایا جاوے

حال مراقبہ بارش کی پھوار کا کہ قلب پر پڑتی ہے کیے جاتا ہوں اگر اوسمین غنودگی ہوگئی تو وقت کٹ جاتا ہے اور ایسا کم ہوتا ہے ورنہ مراقبہ ۱۵ - ۲۰ منٹ کا اس حال میں مشکل سے کٹتا ہے اسمیں مصروفیت کی بات ابتک پیدا نہیں ہوئی یہ ضرور ہے کہ وہ نافع ہوگا۔ اطلاعاً عرض ہے

تحقیق اب اسکو روزانہ نہ کیجیے دو دن کیجیے دو دن نہ کیجیے اور پھر اطلاع دیجیے۔

حال مراقبہ حسب ہدایت کیا گیا مثل پہلے کے ہو نیکا یعنی بیہوشی سی ہو جاتی ہے جی اب نہیں گھبراتا۔

تحقیق الحمد للہ۔

حال یکے از مجازین حالت یہ ہے کہ بحسب اختلاف وارد او رحال جب کبھی تعلق علمی و حبی غیر حق سے قلب خالی رہتا ہے تو بعض اوقات بحسب اقتضائے غلبات توحید شہودی ذات و صفات اور افعال عظمت حق اضمحلال ہستی و وجود ممکنات اسقدر معلوم و مشہود ہوتا ہے کہ پندار مائی و منی اور وہم و گمان دوئی درمیان سے کالعدم بلکہ معدوم محض معلوم و مکشوف ہوتا ہے ؎ تو درمیان ہیچ شد ہر چہ ہست اوست صادق حال ہوتا ہے اور اس غلبہ میں ممکنات کے وجود کو معلوم مستحضر رکھنے میں غیرت اور شائبہ شرک معلوم ہوتا ہے۔ اور دیدہ شہود میں کثرت برنگ وحدت اور ہستی مثل نیستی اور صفات مظاہر یہ کا کل نور و ظہور جمال و کمال الہی کا معلوم و مکشوف ہوتا ہے اور بجز وحدت حق نظر میں سب کچھ کچھ نہیں سماتا ؎

سمایا ہے جب سے تو نظروں میں میری ۔۔۔ جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

وحدت کے ہیں یہ جلوے نقش و نگار کثرت ۔۔۔ تو نور ہر شرر ہے ہر سنگ طور تیرا

جب دل میں یہ سمائی جو کچھ کہ ہے سو تو ہے ۔۔۔ کب دل سے دور ہووے قرب حضور تیرا

گو حق تعالیٰ ان غلبات و کیفیات و تجلیات و مشاہدات و نسبات و تشبیہات وغیرہ سے مبرا و منزہ اور فہم و ادراک سے۔ بحکم آیۃ لا تدرکہ الابصار الخ وراء الوراء ہیں ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا انکی شان بیگمان ہے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی معلوم و مشہود ہوتا ہے کہ جسطرح حق تعالی کی صفت بیچونی ہیں او اسکو کچھ تعلق بظاہر ممکن کیساتھ بجز صانعیت مصنوعیت اور خالقیت مخلوقیت معلوم نہین ہوتی اسیطرح اسکو ایک خاص نسبت ممکن کے ساتھ احاطت و محیت و قربیکی بلا حلول و اتحاد معلوم ہوتی ہے اور ہم ایمان بالغیب اسپر رکھتے ہین اور کیفیت اسکی ہمکو معلوم مدرک نہین ہوتی چنانچہ حضرت عارف باللہ مولانا رومی فرماتے ہین ؎

اتصالے بے تکیف بے قیاس ہست رب الناس را با جان ناس

چونکہ اس قسم کی حالت کا غلبہ اس احقر کو پیش آتا ہے اور بعد صحو اوسکے عود کر آنیکا تقاضا قلب میں پیدا ہوتا ہے گو بعض حالت کے اعتبار سے سکون محض میسر ہو لیکن اس مرتبہ میں ہنوز سکون کامل میسر نہوا حیرت ہے کہ تمکین ہو کر تلوین ہو جاتی ہی اور وجہ عدم سکون سمجھ مین نہین آتی بلکہ جہانتک اس مشاہدہ میں اضمحلال ہستی اور ماسوا سے فنا در فنا ہوتی رہے۔ اور بغیر حق نظر مین کچھ باقی نرہے اتنا ہی سکون اور جمعیت معلوم ہوتی ہے اور نیز اس طریق سلوک میں وصول الی اللہ کیلئے احقر کو اپنی پندار مائی و منی اور خود پرستی سے زیادہ تر کوئی شے حاجب اور اشد معلوم نہین ہوتی کیونکہ جسقدر یہ پندار گمان سے دور رہتا ہے حق سے قرب اور ماسوی سے بعد ہوتا ہے اور جسقدر یہ ظلمت نظر مین جاگزین ہوتی ہے حق سے بعد اور ماسوی سے قرب ہوتا ہے دعا فرمائیے کہ حق تعالی ان حجب شدیدہ سے نجات فرماوین اور بجائے اوسکے سکون جمعیت خوف تقوی اور محبت معرفت اپنی کامل طور پر نصیب فرماوین کہ جو ذریعہ نجات ہو ورنہ جہانتک اپنے اوپر نظر پہونچتی ہے از سر تا پا معصیت سے پر ہے اور بجز اسکے فضل و کرم کے کوئی صورت مخلصی کی معلوم نہیں ہوتی ہے اللہ تعالی رحم فرماوین آمین۔ اور نیز متعلق مسئلہ توحید یہ بات بذوق وجدان معلوم مدرک ہوتی ہے کہ وحدت الوجود و وحدت الشہود اور ہمہ اوست اور ہمہ از وست یہ سب اصطلاحی الفاظ ہین اور منشا اسکا شہود حق ہے

اور جسطرح ہمہ از وست اور وحدت الشہود میں ممکن کا واجب ہونا لازم نہین آتا اسیطرح وحدۃ الوجود اور ہمہ اوست میں بھی ممکن کا واجب ہونا مدرک نہین ہوتا۔ اگر کوئی السیا معلوم کرے تو یہ اسکی وجدان کی غلطی ہے یا عقیدہ فاسدہ ہے ورنکسی عارف محقق کا یہ عقیدہ نہین کہ ممکن کو واجب مدرک کرکے ہمہ اوست معلوم کرتا ہے جیساکہ ملحدین کا عقیدہ ہے مثلاً جسطرح سے وحدت الشہود میں مال و متاع لونڈی غلام وغیرہ مملوکہ زید زید سے معلوم کرنیسے ان سب کا زید ہو جانا لازم نہین آتا غیریت مفہوم ہوتی ہے۔ اسیطرح وحدت الوجود میں زید کا سب مال و متاع لونڈی غلام وغیرہ مجازاً اسیکو زید معلوم کرنیسے سب کا زید ہو جانا لازم نہین آتا یہان بھی غیریت حقیقی مفہوم ہوتی ہے۔ علی ہذا القیاس ممکنات اور صفات مظاہر یہ حق تعالیٰ کو بغلبہ حال حق معلوم و مکشوف ہونے سے سب کا حق ہو جانا لازم نہین آتا۔ یہان بھی غیریت حقیقی معنوی مفہوم ہوتی ہے کیونکہ یہ سب حالتین مغلوبیت اور سکر کی ہین ورنہ ممکن ممکن اور واجب واجب ہے نہ ممکن واجب ہوسکتا ہے اور نہ واجب ممکن تمیز اوٹھ جانیسے ممکن واجب معلوم ہوتا ہے چونکہ سالک بغلبۂ توحید ماسواہی کو فراموش کرتا ہے اسلئے سب بصر بصیرت میں ایک ہی بسا ہوتا ہے اور ایک ہی معلوم ہوتا ہے اور غلبہ حال میں بزبان حال یون کہتا ہے ؎

بسکہ در جان فگار و چشم بیدارم توئی   ہرچہ پیدا میشود از دور پندارم توئی

ہان البتہ وحدت الوجود کے مفہوم مین بخلاف وحدت الشہود ایک گونہ عینیت اصطلاحی لفظی مفہوم ہوتی ہے اور اوسمیں غیریت لیکن یہ عینیت غیریت اصطلاحی مجازی ہے نہ حقیقی معنوی اور لفظی ہیر پھیر سے وجدان میں غلطی ہوتی ہے ورنہ بنظر تحقیق منشأ دونون کا ایک ہے کچھ فرق نہین نزاع لفظی کیوجہہ سے بغیر وجدان صحیح مفہوم میں غلطی ہوتی ہے ورنہ حاشا و کلا عارفین ممکن کو واجب معلوم و مکشوف کرکے ہمہ اوست نہین کہتے یہ تو بالکل ضلالت ہے بلکہ ہمہ از وست معلوم کرکے ہمہ کی نفی بغلبہ شہود کرتے ہین اور بجائے ہمہ اوست و ہمہ از وست دونون قیود سے گذر کر صرف تنزیہ حق کے ساتھ اوست معلوم مدرک کرکے اسکا شہود رکھتے ہین اور کبھی بغلبۂ حال ہمہ اوست

ہی کو ہمہ اوست کہتے ہین ؎

تر از دوست بگویم حکایتے بے پوست ‌ ‌ ‌ ہمہ از دست اگر نیک بنگری ہمہ اوست

عارف باللہ جامی علیہ الرحمتہ فرماتے ہین ؎

ہمراہ وہمنشین وہمراہ ہمہ اوست ‌ ‌ ‌ در دلق گدا و اطلس شہ ہمہ اوست

در انجمن فرق نہان خانہ جمع ‌ ‌ ‌ باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

اور نیز ایک معنی اسکے اور مدرک ہوسکتے ہین کہ بعض اوقات ممکن کو تو واجب سالک معلوم مدرک نہین کرتا اور نہ اسکا یہ عقیدہ پہلے سے ہی لیکن کمال فنا اور غلبہ سکر مین غایت اضمحلال اور افتقار کیوجہہ سے فرق و تمیز ممکن و واجب مین کچھ کر نہین سکتا معذور ہوتا ہے اور ہوتا ہے اور ہمہ اوست یا مثل اسکے شطحیات لیس فی الدار وغیرہ معلوم و مکشوف کرتا ہے اور بزبان حال یون کہتا ہے ؎

بے نشا نیست کز و نام و نشان چیزی نیست ‌ ‌ ‌ بخدا غیر خدا در دو جہان چیزے نیست

اور کبھی ممکن و واجب سب معلوم و مکشوف رہتا ہے لیکن باطن مین اپنے بجز حق کے غیر حق کو نہین پاتا تو بغلبہ حال کبھی لیس فی جبتی ماسوی اللہ یا مثل اسکے اور شطحیات کہتا ہے اور نیز گمان غالب ہے کہ بعض سالک مغلوب الاحوال ان مراکز پر پہونچ کر اسقدر انکو غلبہ محویت و استغراق اور سکر لاحق حال ہوتا ہے کہ اپنی مائی و منی وغیرہ سب اُسکی ذات و صفات افعال وغیرہ کے سامنے نسیاً منسیاً کر دیتے ہین اور بغلبہ حال مغلوب معذور مثل مردہ در دست غسال ہو جاتے ہین حتی کہ فرق تمیز اور وہم گمان دوئی فیما بین باقی نہین رہتا بالکل بحس مثل جماد ہو جاتے ہین اور اُسکے غلبہ مین شطحیات مثل سبحانی و انا الحق وغیرہ بحالت بیخودی خود بخود صادر ہوتی ہے اور بزبان حال یون کہتے ہین ؎

من نمیگویم انا الحق یار میگوید بگو ‌ ‌ ‌ چون نگویم چون مرا دلدار میگوید بگو

غرضکہ اس قسم کے احوالات مغلوبیت اور سکر کے سالکین کو مختلف انواع سے پیش آتے ہین اسیوجہہ سے شطحیات ہر سالک سے جداگانہ صادر ہوتی ہے اور یہ کوئی

کمال قرب اور ولایت کی علامت عارفین کے نزدیک نہین ہے بلکہ کمال و ولایت کمال اتباع اور کمال تقوی اور کمال عبدیت اور طاعت مین معلوم کرتے ہین اور باقی ماسوا اسکے ان حضرات عارفین کی نظر مین غلبات کیفیات مکشوفات وغیرہ طاعت حق کو سامنے سب گرد ہین اور وہ اسکو کچھ کمال نہین سمجھتے بلکہ حجاب طریق حق سمجھتے ہین پیروی و اتباع کرتے ہین اور اسیکو کمال قرب اور ولایت سمجھتے ہین اور باقی سب نسیاً منسیاً کرتے ہین ؎

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم ۔ الا حدیث یار کہ تکرار میکنیم

اور نیز یہ لوگ اس قسم کے صدور احوالات کو باعث بے حسی اور کم ظرفی اور بے بسی کا معلوم کرتے ہین اور یون کہتے ہین ؎

ہم نہین کم ظرف ایسے جو بکین دیوانہ وار ۔ خم کے خم پی جاتے ہین رہتے ہین لیکن ہوشیار

اور جس مقام سے صدور شطحیات معتبرہ کا ہوتا ہے دو علت سے خالی نہین ہوتا سالک یا تو مغلوب و معذور ہو جاتا ہے اور یا دائرہ شریعت کے اندر رہتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے اسی حد کے اندر رہ کر کہتا ہے مگر صورۃً وہ شطحیات ہوتی ہین اور اپنے کلام کو شریعت کی حد سے باہر نہین سمجھتا لیکن بعض اوقات تعبیر کافی سے قاصر و معذور ہو جاتا ہے اور اسلئے دوسرونکو ضرر پہونچتا ہے اور اگر ان دونون باتون مین سے کوئی نہین پائی جاوے یعنی نہ شریعت کی حد کے اندر اوسکا کلام ہو اور نہ مغلوب و معذور ہو تو جو کچھ کہے الحاد اور زندقہ ہے اور میزان اسکی شریعت ہے اگر شریعت کے موافق ہے تو قابل قدر اور واجب التعظیم اسکا کلام اور اسکی صحبت ہے ورنہ کچھ نہین پھر یا تو مغلوب معذور ہے اور یا جو کچھ کہے اسکا الحاد ہے اور اسکی پیروی نکیجاوے والعہد یہ جو کچھ احوالات صادر ہوتے ہین انکا باعث مغلوبیت اور سکر وغیرہ ہے اور سالک کو مغلوبیت احوال مین بجز حیرت در حیرت اور فنا در فنا ہو جانیکی اسجگہ کچھ ہاتھ نہین آتا اور حق تعالیٰ ان کیفیات اور ادراکات سے بری اور منزہ ہین اور جو کچھ کسیکو مدرک اور معلوم ہو بس وہ اسکے ادراک اور معلوم کی حد ہے نہ کہ وہ حق تعالیٰ کی ذات اور صفات کی حد ہے حق تعالیٰ ان ادراکات اور معلومات اور مشاہدات سے وراء الورا ثم وراء الوراء ہین اور جو کچھ معلوم و مکشوف ہو وہ سب مثال اور غلبہ سکر اور استحضار اسکا

باعث ہے اور حق تعالی بحکم لاتدرکہ الابصار الخ اُس سے پاک ہیں غایت معرفت
عارف کی العجز عن درک الادراک ادراک اور ماعرفناک سے

گنگ میگردد زبان اہل عرفان این مقام — ماعرفنا گفت اینجا سید ابرار ما

ہذا القول لیس بحدیث کما حققہ بعض اہل الحدیث لکن المعنی صحیح کما صح قولہ علیہ السلام
لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک اور آگے اس سے اگر کچھہ اور حوصلہ ہی
تو یہ اسکے ادراک اور فہم کا قصور اور عذر ہے اور حق تعالے اوس سے مبرا و منزہ ہیں تعالی اللہ
عن ذالک علواً کبیراً اونچی شان ہے کیفیت حالت مذکورہ اور جو کچھہ معلوم مدرک ہوا کما ہو
عبارت میں لانیسے قاصر لیکن تاہم جو کچھہ سمجھہ ناقص میں آیا محض خیال اصلاح اپنی اجمالاً
مختصر طور پر عرض کرتا ہے امید کہ براہ عنایت کریمانہ اور شفقت بیکرانہ نظر توجہ فرماکر
تسلی اور تشفی فرمائی جاوے سے

بے عنایات حق وخاصان حق — گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق

اور جو کچھہ غلطی ہو معاف فرماکر اوس سے تنبیہ فرمایا جاوے ورنہ میں کیا اور میرا فہم و ادراک
علم و عمل اور حال کیا سب کچھہ کچھہ نہیں ہزیان ہے سے

کچھہ نہین سب کچھہ ہے یارو کچھہ نہین — کچھہ ہو تیکے سوا سب کچھہ ہے یارو کچھہ نہین
یہ جو کچھہ کہتا ہون سب کچھہ ہے یارو کچھہ نہین — کچھہ نہین سب کچھہ کچھہ نہین
کار پاکان را قیاس از خود مگیر — گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر (والسلام

تحقیق: یہ جمع الجمع کا مقام نہایت عالی ہے ایک اس سے بھی اعلی ہے کہ نظر عقلی میں
بھی تعلق ہو اور نظر ذوقی میں وہی صانعیت ومصنوعیت حاضر ہو۔

تحقیق: یہ تلوین منافی تمکین کی نہین ہے اہل تمکین کو بھی انکے درجہ کے موافق ایسے
غلبات پیش آتے ہین۔ منافی وہ تلوین ہے جس سے اونکے علوم مغلوب اور اعمال
غیر منتظم ہوجاوین

تحقیق: ماشاء اللہ حال رفیع وتحقیق انیق ہے خصوص مضمون ادست بیحد لطیف ہی
تحقیق: سب مضامین کے متعلق جواب لکھدیا۔

حال حضور نے جولا الہ الا اللہ سو بار پڑھنے کیواسطے فرمایا ہے اُسکو جب پڑھنے بیٹھتا ہون اُسوقت نیند بہت آتی ہے اور قلب پریشان رہتا ہے خیالات دنیوی ہجوم کرتے رہتے ہین ہر چند دل لگانیکی کوشش کیجاتی ہے مگر ابھی تک طبیعت جمتی نہین ہے۔

تحقیق السلام علیکم۔ جگہ بدل دیا کرو اٹھکر ٹہلنے لگا کرو اگر پھر بھی نیند آوے تو سو رہا کرو اور وظیفہ ایسے وقت پڑھ لیا کرو جسوقت نیند نہ آوے اور اگر اُسوقت بھی نیند آوے تو سمجھ لو کہ ضعف ہے وظیفہ کم کردو جسمین تکان نہ ہو اسکی پرواہ مت کرو یہ از خود جاتی رہیگی اسکا جواب بھی مثل پہلے کے ہے ایسا مت کرو بہت کوشش بھی مضر ہے سرسری طور پر دلکو متوجہ کرنا کافی ہے خواہ متوجہ ہو یا نہو۔

سوال دسنگے حالات ذکر مین مشابہ خواب ہوکر دیکھتا ہون کہ مین اور میرے ساتھ اور ایک شخص دونون گاڑی مین سوار ہوکر ایک اسٹیشن پر اُترے میرے ساتھی کا بالکل ٹکٹ نہین تھا اوسکو ٹکٹ بابو نے گرفتار کیا اور میرا ٹکٹ جہان تک تھا اُس سے ایک اسٹیشن زیادہ چلا آیا ہون جب اُسکو ٹکٹ دیا تو پہلے ہی اُس سے سارا ماجرا بیان کرکے ٹکٹ دیا اسنے خوش ہوکر ٹکٹ لیا اور کہا یہ کمی پورے ٹکٹ والے سے بھی اچھی ہے اُسکی کیا تعبیر ہے ارشاد فرمائیے۔

جواب کوئی امر خلاف شرع کسی حال کے غلبہ مین صادر ہو گیا ہے جسمین معذور قرار دیے گئے اور حسن نیت کے سبب استحسان کیا گیا تسلی کیواسطے مگر فی نفسہ یہ کمال نہین آئندہ احتیاط واجب ہے۔

حال مراقبہ حسب ہدایت کیا گیا مثل پہلے کے ہونیلگا یعنی بیہوشی سی ہوجاتی ہے جی اب نہین گھبراتا۔

تحقیق الحمد للہ۔

حال قلب پر سخت تشویش رہتی ہے امراض مہلکہ مین عنقریب ہین کہ ہلاکت مین ڈالدین عدم استقلال امور دینیہ مین روز افزون ترقی پر ہے۔ ذکر فرمودہ حضرت اقدس کرتا ہون مگر وساوس کا سخت ہجوم ہے اخلاق ذمیمہ حد سے بڑھ گئے ہین غرض تمام امور مستنکرہ مین

مبتلا ہون تلاوت سے بھی بعض اوقات جی چرانے لگتا ہون بخدا نہایت حیران و ششدر ہون۔ میرے آقا خدا کے لیئے اس احقر دور افتادہ کی طرف بھی توجہ فرماوین جمعی دق سے سخت خطرناک ہے سلسلہ تعلیم مین بھی طبیعت پر سخت جبر کرتا ہون ورنہ اس سے بھی جی اُکتاتا ہے۔

تحقیق اگر سبب اسکا کسل یا صحبت بد ہے تو علاج اُسکا ہمت و ترک صحبت ہی اور اگر سبب اسکا زیادت مشقت ہے تو علاج اسکا چندے آرام کرنا ہے اور اگر اور کوئی سبب ہے تو لکھیے علاج بتلایا جاوے۔

سوال من جانب ابتر احقر مودبانہ التجا ہے کہ اس تحریر بیباکانہ کو بغور ملاحظہ فرمائیے اور میری گستاخی کو براہ خدا اور بہ طفیل رسول ہدے معاف فرمائیے وہو ہذا عرصہ ڈیڑھ دو برس کا گذرا کہ میری ایک بی بی تھی جس سے مجھکو کمال الفت تھی بلکہ مین اُسکا عاشق تھا اوس سے اولاد بھی ابتک موجود ہین اور وہ انتقال کر گئی اُسکے مرنیکا اسقدر رنج ہے کہ زبان قلم سے بیان نہین ہوسکتا اتنا عرصہ گذرا ابتک وہی حالت ہی مین مجنون کی تشبیہ کافی نہین ہے نہ دن کو چین نہ رات کو آرام میرے ورد و وظائف بالکل چھوٹ گئے ہین بمشکل نماز پنجگانہ ادا کرتا ہون لیکن خشوع و خضوع کا تو نام ہی نہین ہے اسکی دفعیہ کی بہت سی ترکیبین کین لیکن کوئی کارگر نہ ہوئی مین اسقدر مجبور ہون کہ میرے دین و دنیا دونون خراب ہو رہے ہین چنانچہ مین قرضدار ہوگیا جو اسباب میرے پاس تھا وہ رہن ہوچکا فروخت ہوگیا اور عاقبت کا انجام بھی بہتر نہین سمجھتا اللہ رحم کرے مین بہت ہی خائف و لرزان رہتا ہون مگر مجبور ہون بلکہ سخت مجبور ہون لہذا استدعا ہی کہ حضور دعا کرین کہ مجھے کوئی عورت ملے ویسی ہی یا جو خیال ہے بالکل دفع ہوجاوے اور ان دونون مین جو بہتر میرے لیئے ہو وہ آپ کرین بلکہ اس محبت کے عیوض آن سرور کائنات کی محبت کا گھر میرے دل مین ہو اور مجھے بھی کوئی ترکیب تحریر کرین۔

جواب السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ دعائے خیر کرتا ہون نکاح کرنے سے نفع ہوگا اگرچہ ویسی عورت نہو پس اگر کوئی امر مانع قوی نہو تو نکاح کر لینا چاہیئے اور جب تک نکاح کا سامان

نہو رسالہ تبلیغ دین مین مضمون زہد و ذم دنیا کو مطالعہ میں رکھین اور پھر بعد دو ہفتہ کے اطلاع دین۔

سوال بعض روز عہد بھی کرتا ہون کہ غیبت نہ سنون اور نہ کرون مگر پھر بھی جب مجمع مین یا دو آدمیون کے درمیان جا پڑتا ہون تو غیبت یا جھوٹ سننا پڑتا ہے یا خود کرنا ہوتا ہے اور یہ بھی چاہتا ہون کسیکے نزدیک نہ جاؤن مگر بسبب بیماری ضعف کے طبیعت گھبراتی ہے تو چلا جاتا ہون لہذا امید وار ہون کہ ایسی حالت میں کیا کرون۔

جواب مجمع مین بیٹھے اور جب غیبت ہونے لگے اوٹھ جائیے۔

یہ حالات ایک بنگالی ذاکر کے جو کہ یہان سے مجاز ہو گئے وقتاً فوقتاً زبانی بیان کئے اور زبانی جواب لیکر سوال و جواب اپنی عبارت میں ضبط کئے جو ضروری تصحیح کے بعد منقول ہین

حال بعد نماز فجر کے جب میں ذکر کرنیلگا تو مجھے آسمان اور ستارہ نظر آیا اور اوسکی کنارہ پر ایک دریا اور اس میں ایک نور بہت چمکتا ہوا معلوم ہوا اوسکے بعد یہ میری داہنی طرف ہٹ گیا اور میری بائیں طرف سے ایک ابر سیاہ رنگ میرے سامنے آیا اور اوسکے بعد یہ بائیں طرف ہٹ گیا اور داہنی طرف سے وہ دریا مع النور میرے سامنے آیا پھر یہ داہنی جانب ہٹ گیا اور بائیں جانب سے وہ ابر سیاہ رنگ میرے سامنے آیا بعد میں یہ بائیں جانب ہٹ گیا اور داہنی جانب سے وہ دریا مع النور میرے سامنے آکر چھپ گیا اسکے بعد صورت ایک شخص کی بہت خوبصورت لباس زرین پہنا ہوا نظر آیا۔

تحقیق فن تصوف میں ایسے نظر آنیکو کشف کہتے ہین اور یہ عالم مثال نظر آیا اور جو آدمی کی صورت نظر آیا یہ اعمال حسنہ ہین کہ قیامت کے دن یہی صورت نظر آویگی۔

حال بعد نماز فجر کے جب میں ذکر کرنیلگا تو ایک دریا نظر آیا اور اوسمیں ایک نور چلتا ہوا جارہا ہے اور اوسکے کنارہ میں میرے سینہ کی برابر اونچی ایک دیوار اوسکی کنارہ میں راستہ ہی میں راستہ سے چلا جارہا ہون اور وہ نور بھی چلتا ہوا جارہا ہے اور اوس نور نے حتی الامکان میرے آگے جانیکی کوشش کی مگر جا نہین سکا۔

تحقیق عمل دو قسم ہوتا ہے ایک عمل بدنی دوسرا عمل روحانی اور یہ جو ..یا نظر آیا یہ عالم

ملکوت ہے اور نور کا چلتا ہوا جانا یہ عمل روحانی ہے اور آپکا چلنا یہ عمل بدنی ہے یعنی آپکا عمل ظاہری و باطنی دونوں اعتدال پر رہینگے۔

حال اسکے بعد بہت اوپر آسمان کے کنارہ میں ایک شخص کی صورت کہ سر سے پاؤں تک نور ہی نور ہے نظر آئی میرے دل میں آیا یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر بعد تہجد کے جب ذکر کرنیلگا اسیوقت ناگاہ یہ بات یاد آئی اور میرے دل میں منجانب اللہ القاء ہوئی کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر دنیا میں اترنیکے لیے خدا تعالیٰ کے حکم کے منتظر ہیں۔

تحقیق معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے جیسا کہ بعض آثار و علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے اور آپکو نسبت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام میں زہد اور توکل یہ دو صفات غالب تھیں انشاء اللہ آپ میں بھی یہ دو صفات غالب ہونگی۔

حال فجر نماز کے بعد جب میں ذکر کرنیلگا تب ایک راستہ کہ اوسکے دونوں کنارے میں سونیکی منقش دیوار اور آگے جا کر اسکی سامنے سونیکا منقش ایک مینارہ چار پانچ طاق والا نظر آیا

تحقیق یہ صراط مستقیم ہے۔

حال اسکے بعد ایک دیوار بہت لمبی اور دروازہ اور اسکے درمیان میں چاندی کی مانند حلقہ جو چار پانچ قسم کے رنگ سے نقش کیا گیا ہے اور اسکے سامنے چاندی کا منقش ایک تخت ہے اور اسکے اوپر سطح ہے۔

تحقیق یہ جو نظر آیا یہ عرش کی صورت مثالیہ ہے۔

حال فجر نماز کے بعد جب مین ذکر کرنیلگا تو دو منزلہ ایک مکان صحن دار نظر آیا اور اسکے صحن مین چاندی کا منقش بہت نفیس فرش لگا ہوا ہے اور اس مکان میں سات آٹھ حجرہ ہین میں سب سے داہنی طرف کے حجرہ کے اندر گیا دیکھتا ہوں کہ اسکی دیوار چاندی کی منقش ہے اور اسمین اعلیٰ درجہ کا اطلس و حریر وغیرہ کا لباس اور بچھونا ہے اسکے بعد میں درمیان کے ایک حجرہ کے اندر گیا اسمیں سنگ مرمر قسم بقسم رنگ دار دیوار میں لگا ہوا ہے اور حجرہ کے درمیان میں سونیکی ایک کرسی ہے اسکے بعد سب سے بائیں طرف کے حجرہ کے اندر گیا اسمیں بھی اول کے حجرہ کے مانند دیکھا اور اس مکان کے چاروں طرف باغ ہے اور اس میں بہت سبز درخت لگی ہوئی ہیں

اسکے بعد ایک مکان بہت دروازہ والا اور اسکے دیوار میں رنگدار سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور ایک دروازہ کے پیچھے ایک باغ نظر آیا اسکے بعد ایک مکان سفید سنگ مرمر سے بنا ہوا معلوم ہوا اور میرے خیال میں آیا کہ اسمین باغبان رہتے ہین پھر ایک نور چاند کی مانند چمکتا ہوا کہ اسمین میری صورت معلوم ہوتی ہے نظر آیا پھر ایک مسجد بہت بڑی نظر آئی کہ جسکی دیوارون میں چاندی منقش اور سنگ مرمر لگا ہوا ہے۔

تحقیق یہ سب کا شفات جنت کے متعلق ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آپکو جنت نصیب ہوگی۔

سوال یہ جتنے مکاشفات ہوتے ہین یہ بعینہا ویسا ہی معلوم ہوتے ہیں یا اسکی امثال۔

جواب اسکی امثال لیکن اکثر وہ اصل کے مطابق ہوتے ہین۔

حال فجر نماز کے بعد جب مین ذکر کرنے لگا تو مجھے ایک میدان بہت وسیع اور اسکے درمیان مین ایک قلعہ بہت بڑا اور اسکی چارون طرف کی دیوارون مین سنگ مرمر رنگدار لگا ہوا اسکے بعد بہت اوپر آسمان کے قریب ایک شخص کی صورت اور اسکے منہ میں سینگ ہے نظر آیا۔

تحقیق یہ اسرافیل علیہ الصلواۃ والسلام ہین اور ایسے کشف سے تقویت اعتقاد ہوتی ہے

حال فجر نماز کے بعد جب میں ذکر کرنے لگا تو میرے سامنے ایک دریا اور اسکے کنارہ مین ایک پہاڑ بہت سیاہ حتی کہ اسکی وجہ سے دریا کا پانی بھی سیاہ معلوم ہوتا ہے اور اسکے بعد میرے سامنے ایک پردہ کہ وہ چار پانچ قسم کے رنگ سے منقش کیا گیا ہے بہت چمکدار اور پر لطافت اور اسکے پیچھے ایک نور کہ روشنی اسکی بہت دور تک چمکتی ہوئی نظر آئی اسکے بعد میرے سامنے ایک نور نظر آیا میں اسکی طرف نظر کرتا رہا ناگاہ میرا خیال جاتا رہا تھوڑی دیر کے بعد مجھے ہوش آیا وہ بھی غائب ہوگیا۔

تحقیق یہ پہاڑ ناسوت اور دریا ملکوت ہے اسکی طرف ہرگز خیال اور التفات نکرنا چاہئے اگرچہ یہ حالات محمودہ ہین مگر انکو مقصود سمجھنا مضر ہے کیونکہ اگر اسکی طرف خیال اور نظر کروگے تو توجہ الی اللہ سے محروم رہوگے اور اسکی ایسی مثال ہے کہ جب لڑکون کو مدرسہ مین پڑھنے کیلئے بھیجتے ہین تو انکا دل کبھی مٹھائی اور کبھی اچھے کپڑے وغیرہا خرید کر دیتے ہین تاکہ یہ لوگ اچھی طرح دل لگا کر پڑھ ہین اور شرارت اور ناغہ نکرین حالانکہ یہ چیزین مقصود نہین لیکن جو لطف

علم سے بے خبر ہے اُسکی ترغیب کے لئے ایسا کیا گیا ہے ایساہی خداوند تعالی یہ حالات ظاہر کر دیتا ہے تاکہ اس سے دلمین فرحت و خوشی حاصل ہو کر ذکر شغل اور زیادہ رغبت سے کرے حالانکہ فی الوقع یہ مقصود نہین ہے مقصود تو اللہ تعالی کی رضا و محبت ہے۔

سوال ناسوت اور ملکوت کسکو کہتے ہین۔

جواب ناسوت یہ ناس سے ماخوذ ہے بمعنی آدمی اور ملکوت یہ ملک سے ماخوذ ہے بمعنی فرشتہ پس ہر دو جگہ مظروف کہکر ظرف مراد لیا یعنی ناسوت سے مراد عالم شہادت کہ آدمی کے رہنے کی جگہ اور ملکوت سے مراد عالم غیب کہ فرشتہ کے رہنے کی جگہہ ہے۔

حال فجر کی نماز کے بعد جب میں ذکر کرنیلگا تو آسمان کے کنارہ میں سبز رنگ کہ بہت دور تک اُسکی روشنی چمکتی ہوئی تہی نظر آیا اسکے بعد میرے چارون طرف انوار بہت چمکتے ہوئے اور میرے سینہ میں ایک نور نظر آیا آہستہ آہستہ وہ چارونطرف کے انوار میرے سینہ کے نور کے ساتھ ملے اور میرا خیال جاتا رہا تہوڑی دیر کے بعد جب مجھے ہوش آنیلگا تو میرے سینہ میں ایک نور بجلی کے مانند چمکتا ہوا نظر آیا۔

تحقیق سبز رنگ کا نور نظر آنا یہ صورت جنّت کی ہے اور جو چارون طرف انوار نظر آئے یہ معمولات ہین اور سینہ مین جو نور نظر آیا یہ اعمال ہین ان ہر دو کا ملجانا اور ایک ہوجانا یہ علامات اور آثار قبولیت سے ہے اور بجلی کی مانند جو نور نظر آیا یہ نسبت اور اثر ہے خاندان چشتیہ کا۔

حال دوسرے دن جب ذکر کرنیلگا تو بہت اوپر آسمان کے قریب ایک عورت بہت حسینہ اور اُسکا چہرہ چاند کے مانند چمکتا ہوا اور لباس چاندی کا پہنے نظر آئی۔

تحقیق یہ جنت کی حور نظر آئی۔

حال فجر کی نماز کے بعد جب میں ذکر کرنیلگا تو مجھے ایک قلعہ نظر آیا اور اُسکی چارونطرف کی دیوارین سونے کی بنائی گئی ہین اور اُسمین باریک باریک نقش کیا گیا ہے اور اُسکے درمیان دہوئین کے مانند معلوم ہوتا ہے اسکے بعد میرے سامنے ایک عورت بہت خوبصورت حسینہ ماہ رو سونیکے زیورات پہنے ہوئے نظر آئی اسکے بعد بہت دور آسمان کے کنارہ مین سبزہ رنگ اور اُسمیں ایک نور بہت چمکتا نظر آیا پہر ناگاہ ایک نور جسمیں چار پانچ رنگ چمکتے ہوئے تھے میرے سینہ میں آکر ملا اُسیوقت

میرے قلب میں ہیبت پیدا ہوئی۔

تحقیق جو قلعہ نظر آیا یہ عالم برزخ ہے اور اسکے اندر جو دھوئیں کے مانند نظر آیا یہ مرتبہ فناکلب ہے اور جو عورت کی صورت نظر آئی یہ روح ہے بباعث کثرت ذکر کے محبوبیت کا غلبہ ہوکر روح عورت کیصورت ہوکر اپنے کو ظاہر کرتی ہے۔

حال آج تین دن ہوگئے میں ذکر کرتا ہوں اسمیں کچھ ذکر کے آثار معلوم نہیں ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے ذکر کرنیسے بدن میں حرارت ہوتی تھی اور ہر وقت اسکی یاد میں رہتا تھا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت تمام بدن میں حرکت ہوتی ہے اور دوسرے کلام مجید تلاوت کرنیکے وقت جب عذاب یا دوزخ کا بیان آتا ہے تو اسیوقت قلب میں ایک صدمہ اور حسرت ہوتی ہے اور فورًا آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

تحقیق ذکر کرنیسے دو حال ہوتے ہیں ایک قبض دوسرا بسط یہ حال قبض کا ہے اور اسمیں بھی مصلحت ہے کیونکہ اگر ایک حال رہے تو اسکا کوئی لطف ہو اور نہ اسکی پوری حقیقت معلوم لہذا خداوند تعالی اپنے بندہ کو کبھی حالت قبض میں اور کبھی حالت بسط میں رکھتے ہیں تاکہ بسط کا لطف معلوم ہو جیسا کوئی شخص اپنی عمر میں کبھی کوئی کڑوی چیز نکھاوے اسکو نہ میٹھی چیز کا لطف معلوم ہوگا اور نہ اسکی حقیقت معلوم ہوگی کیونکہ قاعدہ ہے کہ الاشیا تعرف باضدادہا اور باقی صدمہ اور حسرت ہونا سو یہ حالت رفیعہ ہے کہ بڑا مجاہدہ ہے۔

حال آج تین دن سے میرا دل چاہتا ہے کہ ہر وقت ذکر شغل میں مشغول رہوں اور لوگوں سے تنہائی اختیار کروں دوسرے بعض اوقات قلب میں ایک ہیبت ہوتی ہے اسوقت چیخ مارنیکی نوبت تک پہونچتی ہے تیسرے آج راتکو نیند میں بہت دیر تک ذکر کیا اور سینہ کوٹا یہاں تک کہ سینہ میں درد محسوس ہوتا ہے۔

تحقیق یہ سب ذکر کے آثار ہیں دو تین دن ذکر خفی بلا ضرب کریں جب سکون معلوم ہو تب ذکر جلی کریں۔

حال تہجد کے بعد ذکر کرکے جب سوگیا اور نیند آئی تو مجھے نیند میں تمام بدن پر لرزہ ہونیلگا اور ڈر معلوم ہونیلگا حتی کہ ڈر سے میں رونے لگا اور ایک آسمان سفید رنگ اور تمام آسمان میں عربی لکھی ہوئی

نظر آئی۔

تحقیق بعض آثار ہین ذکر کے اور بعض علامات ہین قبولیت کے۔

حال ظہر کی نماز کے بعد جب مین ذکر کرنے لگا تو مجھے دوبار تو نکی فکر ہوئی ایک کہ خاتمہ میرا کس حالت پر ہوگا کیونکہ اسوقت تو خدا کے فضل سے ہوش و حواس درست ہین پھر بھی مجھکو وسوسے ہوتے ہین اور اسوقت تو نہ ہوش رہیگا اور نہ حواس درست رہینگے اسوقت کیا حالت ہوگی دوسرے یہ کہ آخرت مین انجام معاملہ کسطرح ہوگا کیونکہ اپنے اعمال کیطرف نظر کرتی ہون سوائے اعمال بد کے کوئی اعمال نیک نظر نہین آتے۔

تحقیق یہ عبدیت کی علامت ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی حالت ہے۔

حال تہجد کے بعد جب ذکر کرنے لگا تو ایک عورت سفید رنگت کی بہت لطافت و نزاکت کے ساتھ نظر آئی اسکے بعد ایک قبر نظر آئی اوسمین ایک شخص پسینہ اور غبار آلودہ پیشانی اور چہرہ سوتا ہوا نظر آیا۔

تحقیق یہ عورت جو نظر آئی یہ روح ہی بباعث غلبہ محبوبیت کے عورت کی صورت مین ظاہر ہوئی دوسرے جو قبر میں ایک شخص سوتا ہوا معلوم ہوا یہ اپنی صورت ہے اور مصداق ہے حدیث موتوا قبل ان تموتوا کا حدیث میں وارد ہے المؤمن یموت بعرق الجبین یعنی ایمان والا بباعث ندامت اور شرمندگی کے جبین کے پسینہ سے مرتا ہی اسمین اشارہ ہے ختم بالخیر کی طرف۔

حال آج تین دن سے میرے دل کے اندر کسی طرح کا تردد اور پریشانی معلوم نہین ہوتی بلکہ ہر وقت اطمینان ہے۔

تحقیق یہ علامت تکمیل کی ہے مبارک ہو۔

سوالات ذیل نیز زبانی یکی ذاکر پیش شدہ بود و جوابش نیز زبانی دادہ شدہ بود ذاکر کہ او از ینجا مجاز ہم شدہ رفتہ اند آن سوال و جواب را در عبارت خود ضبط کردہ اند و ہی ہذہ

سوال ۱ از حضرت قبلہ مدظلہ پرسیدہ شد کہ در وقت سلطان الاذکار آواز ے شنیدہ میشود ار شاد

فرمود کہ این بانگ یا از عالم ملکوت است یا از عالم ناسوت بہر حال محمود ست و بعض جہلا رصوفیہ میگویند کہ ہر صوت کہ در چنین حالت ذاکر گوش کند صوت الہ است اما این قولش درست نیست چرا کہ از محققین ثابت گشتہ کہ قول اللہ را نہ صوت ظاہر شود نہ الفاظ بہر حال این مخلوق است بدین طرف التفات نہ باید کرد مقصود عبادت و رضاست۔

سوال ۲۲ از حضور قبلہ پرسیدہ گشت کہ در حالت پاس انفاس نوم غلبہ کرد دیدہ شد کہ جسم خود لاشئے محض گشت۔

ارشاد فرمودند کہ این ہم محمود و مقصود است و از آثار فنا ست باز فرمودند کہ فنا دو نوع باشد فنا ء الذات و فناء صفات یعنی غضب و حسد و کینہ و بغض زائل شدن و دیگر فناء ذات یعنی بے اتفاقی از ہستی خویش و خود را لاشئے دیدن و دیگر چند الفاظ فرمودہ بوجہ سوء حفظ فراموش گشتہ است و در شب چہار شنبہ تاریخ ۱۱ محرم ۱۳۳۲ھ از حضور پر نور تعبیر خواب پرسیدہ شد کہ شجرے در ساحل بحر و خود را در او نشستہ دیدہ و بوسے حنا درک میگردد گاہ در حجرہ گاہ در مسجد و اندر سلطان الاذکار صوت کنجشک و گاہ دیگر طیور مسموع گردد۔

حضور قبلہ ارشاد فرمود بوئے حنا بوئے روح از عالم برزخ معلوم شدہ است این ہم بہتر است و صوت کنجشک یا از عالم ملکوت ست یا از عالم ناسوت بہ تصرف دماغ است ہر دو احتمال است لیکن چون مورث یکسوئی ست بہر حال محمود ست و خواب شما مبارک ست و کشجرۃ طیبۃ الخ بیان فرمود

بشب سہ شنبہ تاریخ ۱۶ محرم ۱۳۳۲ھ از حضرت مخدوم قبلہ مد ظلہ پرسیدہ شد کہ در وقت سلطان الاذکار جسم خود خرد معلوم شد و لذت بسیار آمد

فرمود این آثار ذکر ست ان شاء اللہ تعالیٰ فائدہ گردد۔

بشب بست محرم ۱۳۳۲ھ از حضور قبلہ مد ظلہ پرسیدہ شد کہ در سلطان الاذکار عروق جسم متحرک میگردد۔

ارشاد فرمود کہ الحمد للہ از ذکر فائدہ گشت و این دال است بر یکسوئی قلب و مقصود یکسوئی و جمعیت خاطر ست۔

بیوم شنبہ تاریخ ۲۹ محرم ۱۳۳۲ھ از حضرت قبلہ پرسیدہ شد کہ در صدر حرکت معلوم شود۔

ارشاد فرمود شکر الله این اثر سلطان الاذکار ست و نیز دران تاریخ یک خواب بیان شد که جماعت بزرگان را دیده دران مجلس مولانا گنگوهی علیه الرحمة نیز موجود بود شخصے از آن میان بمن فرمود مقصود شما یاد ست۔

حضرت قبله مرشدنا فرمود که این منجانب الله الهام شده که او تعالیٰ مثل باد ست که در حس بشر نمی آید بلکه بعد حصول نیز در حس بشر نمی آید کما قال الرومی رح ؎

ما همه شیران ولے شیر علم ✤ حمله شان از باد باشد دمبدم
حمله شان پیدا و ناپیدا ست باد ✤ آنکه ناپیدا ست هرگز کم مباد

ان شاء الله تعالیٰ فائده گردد۔

در چهار شنبه تاریخ دویم صفر ۱۳۳۲ھ از حضرت قبله پرسیده شد که اندر سینه در چند مقام حرکت محسوس میگردد۔

حضرت والا ارشاد فرمود اصل حرکت در لطیفهٔ قلب است اما چونکه دیگر اعضا را باو اتصال دارد فلهذا حرکت او نیز معلوم شود این هم محمود است و دیگر چند الفاظ ارشاد فرمود لیکن بفهم ناقص نمی آمد۔

بشنبه تاریخ شش صفر ۱۳۳۲ھ مذکوره بوقت مغرب از حضرت قبله پرسیده شد که عروق بنده بلا حبس دم هم در صدر متحرک معلوم شود و یک خواب دیده شد که حضور در محراب مسجد هذا جلوه کنان بودند بجانب مشرق و بنده از طرف جنوب قریب حضور نشسته خواست که مقصود خود بیان کند اما یاد در جسم خود بسیار حلول نموده بود بیانش به تمامه نمی آید بعده خود را معلق از زمین دیده بقدر چار انگشت۔

حضور والا ارشاد فرمود الحمد لله ذکر شما در عروق اثر کرده است این خوب است و در خواب روح لطیف بصورت لطیف دیده شد و دیگر چند الفاظ بیان فرمود فراموش نمودم در یوم شنبه تاریخ دوازدهم صفر المظفر ۱۳۳۲ھ از حضور قبله پرسیده شد که اندر سلطان الاذکار عکس حضور دیده شد و یک خواب دیگر دیده شد که قریب مدرسه فلان مبنیه بنده غدیرے واقع است از آب لبریز گشته و بنده دران غدیر غسل کرده شناوری میکند حضور مخدوم ارشاد فرمود عکس شیخ دیدن مفتاح حصول

ثمره است و آب را عبارت از عالم غیب گفته اند این هم مبارک است ثم تلا قوله تعالی حملنا هم فی البر والبحر و فرمود که مراد عند القوم من البر عالم الشهاده است و من البحر عالم الغیب است و این تفسیر نیست بل بزرگان تعبیر فرموده اند و دیگر چند الفاظ دعا فرمود۔

و در تاریخ بست و یکم صفر دوشنبه از حضرت قبله مدظله پرسیده شد که اندر سلطان الاذکار قدرے سیاہی معلوم شود۔

ارشاد فرمود که این نور لطیفه خفی یا اخفی ست۔

در تاریخ بست و هفت صفر یوم شنبه ۱۳۳۲ھ از حضرت قبله پرسیده شد که جسم خود در سلطان الاذکار متحرک میگردد بل کل جسم و در شب دیگر اندر سلطان الاذکار مکانے عالیشان و در آن سه نفر یکے سالخورده و حسین الوجه رُخ سوئے مشرق نموده نشسته و چشم خود پست نموده و دو نفر بسوئے چپ و راست این بزرگ نشسته اند و یک شخص سیاه جسم چشم کلان بجانب چپ خود ایستاده دیده شد۔

حضور قبله ارشاد فرمود که این حرکت در جسم سبب یکسوئی قلب است و مقصود یکسوئی است در عبادت او تعالی و صورت بزرگان این ارواح طیبه پیران طریقت است و شخصے بجانب چپ دیده شد آن شیطان علیه اللعنة ست الله تعالی محفوظ داشته و دیگر چند الفاظ بیان فرمود فراموش شد در یکم ربیع الاول یوم چهارشنبه از حضور والا پرسیده شد که در سلطان الاذکار یک شخص نمودار شد بجانب چپ سرش برهنه و در شب دیگر نیز در سلطان الاذکار قدرے بیضه سفید در نظر افتاد۔

حضور مخدوم جهان ارشاد فرمود آن شخص شیطان است هرگاه دیده شود لا حول بخوان و تصور شیخ باید نمود و آن سفیدی نور لطیفه روح است همه محمود است و در تاریخ چهارم ربیع الاول ۱۳۳۲ھ روز شنبه از حضور هادی خلق الله پرسیده شد که در حالت سلطان الاذکار چون شیطان را دیده شد لا حول خوانده تصور حضور نموده شد بعد چند منٹ بار دیگر شیطان حاضر گشت و در آن وقت صوت حضور شنیده گشت (جاؤ ان کے پاس مت آؤ انکو چھوڑ دو) و در شب دیگر نیز در سلطان الاذکار اذان ناتمام شنیده شد و معلوم شد چند اشخاص نشسته گفتگو می کنند۔

حضور ارشاد فرمود که وقع شیطان بسیار خوب شده و آن آواز آواز ما نبود که مر مرا خبرے نیست بلکه الله تعالیٰ هادی ست بصورت نیک بنده فرشته را فرستاده هدایت می کند و اذان ذکر عالم ملکوتی ست او شان نیز ذکر هستند و هر چه گفتگوئے مردمان معلوم شده است این تصرف دماغ ست مضر نیست غرض همه محمود است چیزے مذموم نیست۔

بیوم سه شنبه تاریخ یازدهم ربیع الاول ۱۳۳۲ھ از حضور پر نور پرسیده شد که در حالت سلطان الاذکار قدرے زردی معلوم شد و قدرے سفیدی در جانب چپ دیده شد۔

ارشاد فرمود این زردی نور لطیفه نفس ست و آن سفیدی بوجه خشکی دماغ است روغن کدو مالش می باید کرد۔

و در روز چهار شنبه تاریخ پانزدهم ربیع الاول ۱۳۳۲ھ از حضور والا نور پرسیده شد که در وقت سلطان الاذکار چراغ دیده شد اما بزودی غائب شد همچنین دو یوم دیده شد۔

ارشاد فرمود این نور لطیفه ست و در سریع الزوال شدنش رغبت الی الله بزودی میشود پس از کشف او استتارش بهتر ست چرا که در کشف آن بسویش رغبت زیاده شود و آن در بعض احوال مضر است۔

در دو شنبه تاریخ بست ربیع الاول ۱۳۳۲ھ از حضرت والا پرسیده شد که در سلطان الاذکار جسم خود از حیثیت خود کلان معلوم گردید و مفهوم گشت که چند اشخاص قرآن میخوانند اما بفهم نمی آید و الفاظ نیز مدرک نه شد ارشاد فرمود که این آثار فنا و بقا ست گاه باشد که جسم خود مثل دنیا کلان معلوم شود گاه جسم خود مثل لاشے معلوم شود این هم علامت فنا و بقائے هستی ست و معنی دیگر فنا افعال ذمیمه فنا شدن و حقیقت بقا افعال محموده پیدا شدن و مفهوم شدن است و آواز قرآن خوانان این هم از آثار اعمال ست که بر قلب واقع شده است و نیز از آثار بقا بالمعنی الثانی ست

و بروز دو شنبه تاریخ چهار ربیع الآخر از حضور پرسیده شد که هیچ احوال جدید نیست بجز حالت گذشته۔

ارشاد فرمود که مقصود یکسوئی قلب و رضا او تعالیٰ و عبادت ست اما حالت پس گاه باشد گاه نه۔

ودر تاریخ ششم ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ یوم چارشنبہ از حضرت قبلہ پرسیدہ شد کہ اندر سلطان الاذکار ذکر لا الٰہ الا اللہ معلوم شود و در خواب بمطر تر بتر گشتہ فرمود کہ ذکر مسموع شدن از خارج نیست بل در خود ہم صورت متخیلہ اش موجود است و خواب مطر اگر واقعی است فہو خیر و الا موسم بارش ہم است۔

ودر تاریخ دوازدہم روز شنبہ ماہ ربیع الاخر از حضرت پرسیدہ شد کہ در سلطان الاذکار معلوم شود کہ جسم بسوئے بالا میرود۔

ارشاد فرمود کہ این اثر سلطان الاذکار است ہر کرا مناسبت با ملکوت می شود ہمچنین حالت پیش می آید و آثار سلطان الاذکار بسیار مختلف می باشد ودر تاریخ بست و یکم یوم پنجشنبہ از حضرت قبلہ پرسیدہ شد کہ در ذکر بجانب راست سایہ خود دیدہ میشود۔

فرمود کہ این مثال است از عالم مثال و دیگر چند الفاظ فرمود فراموش نمودہ شد۔

حال عرصہ سے خواہش یہ تھی کہ چندے جناب کی خدمت مین رہکر اپنی اصلاح باطنی کی کوشش کرتا مگر پردہ غیب سے ابتک اس امید کا ظہور نہ ہوا اہل و عیال کے خیالات وغیرہ کم مایگی مانع ہوتی ہے اور اس تحریر کی زیادہ ایک اور بھی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات بعض بعض اشخاص مجھ سے بیعت کے طالب ہوتے ہین اور میرے ذریعہ سے سلسلہ میں داخل ہونا چاہتے ہین میں انکو جناب کیطرف اشارہ کرتا ہون اسکے جواب میں وہ کہتے ہین کہ ہم میں اتنی مقدرت نہین جو ہم وہان جائین اور مولانا صاحب جب تشریف فرما ہوتے ہین تو بیعت نہین کرتے اور اپنے پاس بلاتے ہین لہذا یہ آسان ہے کہ تمہارے ذریعہ سے ہم داخل سلسلہ تو ہو جائینگے اور یہ صورت بغیر اجازت کے ممکن نہین اور اجازت بغیر استعداد باطنی کے مشکل آجکل خیالات اکثر لوگون کے رسمی بیعت پر زیادہ رہا کرتے ہین۔ یہ خیال ہوتا ہے ایسا نہو کہ خلاف شریعت والونکی پہندی میں پڑکر ایمان سے بھی ہاتھ دہو بیٹھین۔

تحقیق اصلاح باطن اگر اس غرض سے کیجاوے کہ میں لوگون کو بیعت کیا کرونگا تو ایسے شخص کی اصلاح باطن ہی کبھی نہوگی کیونکہ کبر اسکا لازم حال اول سے رہیگا اس سے توبہ کیجیے پھر اصلاح مفید ہو سکتی ہے رہا لوگون کے کسیکے ہاتھ میں پہنس جانیکا خیال سے

اگر ہر شخص بیعت کی اجازت مانگنے لگے تو بعد چندے پھر وہی محذور لازم آویگا جس محذور سے بچنے کیلئے یہ اجازت دیگئی تھی اور اگر اہلیت شرط ہو تو سب سے اول شرط اہلیت کی یہ ہے کہ وہ شخص اپنے کو اہل نہ سمجھے پس اجازت یلنے کی کسی حال میں گنجایش نہو ہی اخلاص پیدا کیجیے۔

جوابات زبانی بر سوالات زبانی پیش کردہ بعضے متعلقین کہ آں ہم مجاز شدہ اند و جمع کردہ اوشان بعبارت خویش۔

سوال۔ فنا میں بیخودی اور بیشعوری ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ فنا میں اپنی اور مخلوق کی جانب سے بے التفاتی ہوجاتی ہے خواہ استغراق ہو یا نہو اسکے لیے استغراق لازم نہیں اور اسکی دو قسم ہے ایک یہ کہ سالک کی صفات ذمیمہ جسقدر ہیں سب مبدل بہ صفات حمیدہ ہو جاویں مثلاً کسی میں صفت نخوت کبر بخل غضب اور ریا حرص و طمع وغیرہ کی ہے بجائے اسکے صفت تواضع سخاوت تحمل قناعت اخلاص اور توکل وغیرہ کی پیدا ہو جاوے اور یہ صفت ذمیمہ مغلوب و مضمحل ہو جاوے اور محل اور مصرف بھی اسکا بدل جاوے کیا معنی کہ کوئی ایسا محل اور موقع آوے جہاں اسکا صرف کرنا مذموم اور بے محل ہو مثلاً کوئی معصیت کی جگہہ ہے تو ایسی جگہہ تواضع سخاوت تحمل وغیرہ کرنا مذموم اور معصیت ہوگی اور جہاں معصیت کا احتمال نہ ہو وہاں اسکا صرف کرنا محمود ہے علی ہذا القیاس مابقی صفات کو بھی سمجھ لو پس اس فنا میں سالک کی صفات ذمیمہ نخوت کبر غضب شہوت وغیرہ واقع میں فنا ہو جاتی ہیں اور اسکا ازالہ اور امالہ واقع میں ہو جاتا ہے اور باقی رہتا ہے صفات حمیدہ اخلاص تواضع صبر شکر علم حلم توکل رضا وغیرہ کیساتھ باینمعنی اس صفات ذمیمہ کے فنا کو فنائے حسی اور واقعی اور بجائے اسکے صفت حمیدہ پیدا ہو جانیکو بقا انکی اصطلاح میں کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم فنا کی یہ کہ غلبہ شہود ذات او صفات حق کیوجہہ سے سالک اپنے اور مخلوق کے علم اور التفات سے فنا ہو جاتا ہے اور باقی رہتا ہے ساتھ علم اور التفات حق کے اور واقع میں سالک اور مخلوق فنا نہیں ہو جاتی بلکہ علم اور التفات فنا ہو جاتا ہے

باین معنی اس فنا کو فنائے علمی انکی اصطلاح میں کہتے ہیں۔ کیا معنی کہ جیسا علم اور التفات
سالک کو اپنے اور دوسرونکی جانب پہلے تھا اب ویسا نہیں رہا فنا ہو گیا ؎

فانی شوی و بدوست باقی + این طرفہ کہ نیستند و ہستند

اس فنا کے بعد جو کیفیت سالک حاصل کریوے اسکو بقا کہتے ہیں اور اگر اس علم
فنا سے بھی فنا حاصل کریوے تو اسکو فناء در فناء اور فناء الفناء انکی اصطلاح میں کہتے ہیں
مطلب یہ کہ اس فنا میں اپنی فنا کا بھی سالک کو علم نہیں ہوتا کہ میں فنا ہو گیا ہوں باین معنی
اسکو فناء در فناء اور فناء الفناء کہتے ہیں اور اس فناء الفناء کے بعد جو کیفیت سالک حاصل
کریوے اسکو بقاء البقاء کہتے ہیں۔ جامع جوابات ذوقاً کہتا ہے کہ اس فنا میں سالک کو
فنائے اتم اور بقائے کامل حاصل ہو جاتی ہے۔ اور سیر الی اللہ کہ عبارت انقطاع
ماسوی اللہ سے ہے اسجگہ ختم ہو جاتا ہے اور بعد اسکے سیر فی اللہ کہ عبارت ہے دوام
توجہ الی اللہ سے شروع ہوتا ہے اس تجلی اور مشاہدہ کی حد نہیں تا متناہی ہے ؎

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایان + بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

اے برادر بے نہایت درگہیست + ہر چہ بروے میرسی بروے مایست

اور نیز ہر عارف سالک کو بقدر ذوق اور وجدان کے یہ معرفت اور بقدر انس و محبت اور تقوی
کے یہ نسبت دائما حاصل ہوتی ہے اور اس سے عارف سالک ہمیشہ قرب اور ترقی میں
رہتا ہے اور کبھی سیری معرفت سے اسکو نہیں ہوتی بلکہ جتنا ہوتا جاوے اتنی ہی خواہش
اور باقی رہتی ہے اور کیوں خواہش باقی نہ رہے جسکے حسن و جمال اور عظمت کی انتہا
نہیں اسکی معرفت کی بھی حد نہیں اور جسکی معرفت کی حد نہیں اسکا احاطہ کب ہو سکتا ہے
اور بغلبہ حال یا مکاشفہ جو سالک کو کبھی کوئی شے مدرک و مکشوف اور مستحضر ہوتی ہے اسکو
تجلی مثالی کہتے ہیں بعض سالکین دہوکے میں آکر ان تجلیات مثالیہ کو جو ایک اصطلاحی
تجلی اور جنس مخلوقات سے ہے تجلی حقیقی جسکا وعدہ آخرت میں ہے سمجھ جاتے ہیں حالانکہ
یہ جو کچھ مدرک اور مکشوف ہوتا ہے یہ سب مثال ہے ؎

ہر چہ در فہم تو آید آن توئی + در گذر کانجا نمی گنجد دوئی

اسکو تجلی حقیقی اور مثل اوسکا نہین کہتے بلکہ مثال ہے تجلی حقیقی جو معبر بدیدار اور رویت ہے
وہ صرف آخرت مین ہوگی آیۃ لیس کمثلہ انم اھدا آیۃ لاتدرکہ الابصار انم اسپر دال ہے اور حق
تعالی ان تجلیات سے منزہ اور ورا الورا ہیں ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک *
تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا آنکی شان ہے غایت سر غایت معرفت عارف کی العجز عن درک
الادراک ادراک معرفنا ک ہے اور نیز جسطرح عارف کو معرفت اور مشاہدہ سے کبھی سیری نہین
ہوتی اسیطرح آخرت میں دیدار الہی سے کبھی سیری نہین ہوگی ابدالاباد اسی لذت اور تمنا مین
رہیگا کہ اور دیدار ہو اور کبھی سیری ہو گی اور نیز جسطرح یہان یہ نسبت اور معرفت بقدر محبت
وتقوی کے ہوتی ہے اسیطرح وہاں قرب و دیدار الہی بقدر معرفت اور تقوی کے ہر عام اور
خاص کے مرتبہ اور نسبت کے موافق ہوگا جیسا کہ خبر میں ہے کہ حضرت سیدنا ابی بکر رضی اللہ
عنہ اپنے مرتبہ کے موافق تجلی اور دیدار الہی سے مشرف ہونگے اور باقی مخلوق اپنے
مرتبہ اور نسبت اور معرفت کے موافق دیدار الہی سے مشرف ہو گی اسکو امام غزالی فی
کیمیائے سعادت مین نقل کیا ہے اور نیز اور کتب تصوف میں لوگون نے نقل کیا ہے
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

سوال۔ کتب فن سے معلوم ہوتا ہے کہ فنا میں بیخودی اور بیشعوری ہو جاتی ہے۔
جواب۔ فرمایا یہ بھی ایک خاص اصطلاح ہے ورنہ فنا کیلئے بیخودی لازم نہین جسمین بیخودی
ہوتی ہے وہ غیبت ہے فنا اسکو نہین کہتے۔

سوال۔ نسبت فنا کی زائل ہوتی ہے یا نہین۔

جواب۔ فرمایا یہ زائل نہین ہوتی مقام ہو جاتی ہے۔

سوال۔ غیر حق اصطلاح صوفیہ میں کسکو کہتے ہین اور اسکے کیا معنی جو کہا کرتے ہین کہ
غیر حق سے انقطاع کرو تو کیا نبی اور ولی سے تعلق نہین رکھا جاتا۔

جواب۔ فرمایا جسکا تعلق حق سے نہ ہو وہ غیر حق ہے اور جسکا تعلق حق کے ساتھ ہو
وہ غیر حق نہین اس سے یہی مراد ہے اور تعلق کی تین قسم ہیں محمود[1] مذموم[2] مباح[3]
جو تعلق محمود ہو وہ تعلق بحق ہے مثلاً تعلیم دین وغیرہ کہ یہ سب تعلق بحق ہے اور

جو تعلق مذموم ہووہ تعلق غیر حق ہے اور جو تعلق کہ نہ مذموم ہو اور نہ محمود اُسکو مباح کہتے ہین اسکا رکہنا جائز اور نہ رکہنا کوئی گناہ نہین پس اگرچہ اگر ایسا تعلق ہووہ بہی مانع عن الحق نہین

سوال نسبتین بکثرت معلوم ہوتی ہین۔

جواب۔ فرمایا نسبت ایک ہی ہے الوان اُسکے مختلف ہین کسیکو خشیت ہوتی ہے اور کسیکو محبت اور کسیکو حضور مع اللہ ہوتا ہے اور ظہور اُسکا اُسکی استعداد کے موافق رہتا ہے

سوال۔ انانیت اور خودی دفع ہونیکے لئے کوئی مراقبہ شغل اور بتلا یا جاوے کیونکہ احوال اور آثار ہر ایک کے جداگانہ معلوم ہوتے ہین۔

جواب۔ فرمایا کہ مراقبہ اور شغل تو احوال پیدا ہونیکے لئے کیا جاتا ہے جب احوال پیدا ہوگئے تو پہر اسکی کیا حاجت ہے۔

سوال۔ اس رباعی کا کیا مطلب ہے ؎

تا در تو پندار کہ ہستی باقیست + میدان بہ یقین کہ بت پرستی باقیست
گفتی بت پندار شکستم رستم + این بت کہ تو پندار شکستی باقیست

جواب۔ فرمایا کہ یہ اُنکی ایک حالت ہے مطلب یہ ہے کہ شان کبر کی جو ایک ہوتی ہے وہ شر ہے۔

سوال۔ استیلائے حال و کیفیت کیوقت انانیت اور خودی مغلوب معلوم ہوتی ہے مگر پہر وہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے

جواب۔ ہر وقت وہ کیفیت نہین رہ سکتی۔

سوال۔ تاریخ ۲۹ جمادی الاولی ۱۳۳۱ھ کیا وجہہ ہے کہ حالات اور واردات قلبیہ ذوق وشوق اُنس ہیبت شورش مستی وغیرہ کا کبہی کبہی سالک کو غلبہ رہا کرتا ہے اور بعد ازان سب میں سکون معلوم ہوتا ہے اور یکسان حالت رہتی ہے۔

جواب۔ فرمایا یہ انتہائی حالت تمکن اور سکون کی ہے پہلے طبیعت کا غلبہ ہوتا ہے اور بعد اُسکے عقل کا غلبہ رہتا ہے اسوجہہ سے سکون ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام کی حالت یہی تہی کہ اُنکی طبیعت تابع عقل تہی یہی وجہہ ہے کہ وہ لوگ

باوجود کمال عشق الٰہی کے کبھی مغلوب نہین ہوئے اور متوسطین اولیاء امت کو چونکہ غلبہ طبیعت کا عقل پر ہے احوال مغلوبیت کے اُن سے زیادہ صادر ہوئے۔

سوال تاریخ ۲۹ جمادی الاولی ۱۳۲۱ھ اہل سلوک نے کتب فن مین حالت ذکر و مراقبہ مین الوان وانوار کے معلوم و مکشوف ہونیکو لکھا ہے کہ سالک جب کثرت ذکر و مجاہدہ سے صفائی قلبی و روحی حاصل کر لیتا ہے تو اکثر ذکر و لطائف کے الوان و انوار ملکوتیہ کا ظہور کبھی اپنے وجود کے اندر اور کبھی وجود سے خارج و علحدہ مشاہدہ کرتا ہے اور انکے آثار محمودہ او غیر محمودہ ہونیکو بھی لکھا ہے واقعی یہ سب تصرف خیال اور یبوست دماغ سے صور متخیلہ متمثل ہو کر ظاہر ہوتے ہین یا در حقیقت اسکی بھی کچھ اصل ہے۔

جواب۔ فرمایا زیادہ تر ایسا ہی ہے اور اگر واقعی کچھ واقعات ملکوتیہ بھی کسیکو کچھ معلوم و مکشوف ہوگئے تو یہ غیر مقصود ہے اور قابل توجہ نہین اسکی نفی کر دینا چاہئے اور اسجگہ بہت بڑی ضلالت ہوتی ہے کہ اگر شیخ کامل اور محقق کا ظل نہین ہوا تو طالب حق غیر مقصود کو مقصود سمجھتا ہے اور انواع و اقسام کی غلطیون میں مبتلا ہوتا ہے اور زندگی بھر الوان و انوار ہی کی لذت اور سعی میں مغموم و محزون رہتا ہے بلکہ تنگ آکر ذکر و طاعت کو جو کہ اصل مقصود ہے چھوڑ بیٹھتا ہے اور شیخ سے بھی بدگمان ہو جاتا ہے غرضکہ ساری زندگی اُسکی اسی اولٹ پھیر مین گذر جاتی ہے اور کوئی کام اُسکا دینی اور دنیاوی راست نہین ہوتا ہے

فراق و وصل چہ باشد رضای دوست طلب + کہ حیف باشد از و غیر او تمنائے

اسی وجہ سے جناب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ السامی نے حجاب نورانی کو حجاب ظلمانی سے اشد فرمایا ہے اور اپنے وابستگان کو اُسکی جانب توجہ کرنے سے روکا ہے کیونکہ اسجگہ اصل مقصود سے طالب رہ جاتا ہے اور یہ بڑی محرومی ہے اصل مقصود ان اشغال کی مشغولی اور کثرت فکر و مراقبہ و مجاہدہ سے تہذیب نفس و اصلاح قلب اور بفحوائے آیۃ کریمہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب جمیعت اور اطمینان قلب کی دولت اور نسبت حضور مع اللہ اور یکسوی اور یاد داشت کے ملکہ راسخہ پیدا ہو جانیکی تدبیر اور مقامات توکل تسلیم تفویض

رضا اخلاص توحید محبت خشیت وغیرہ کی تصحیح ہے ورنہ فی نفسہ اسکی کوئی حاجت نہین تھی اصل مقصود صرف ذکر و طاعت حق ہے اور اسی سے قرب باری تعالی کا میسر ہوتا ہے

سوال - لطائف کے الوان وانوار کے جانب توجہہ رکھنکی کیا حاجت تھی کیا یہ جزو طریق ہے جیسا کہ کتب فن مین اسکو داخل کر دیا ہے۔

جواب - فرمایا یہ سلوک کا کوئی جزو نہین لطائف کے الوان وانوار عارضی ہین چونکہ لطائف کے جانب توجہہ رکھنے سے طالب کو یکسوئی جلد ہو جاتی ہے اسلئے شیوخ اُسکے جانب توجہہ کرتے ہیں اور اس مشغولی مین اگر کسیکو کچھہ الوان وانوار نظر آگئے تو پہلے اُسکی بے وقعتی نہین کرتے تاکہ یکسوئی مین ضعف نہ ہو جائے بلکہ جب یکسوئی کا ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہے تو اسکی جانب سے توجہہ ہٹا دیتے ہین۔

سوال - کیا نسبت سلب کرنے سی سلب ہو جاتی ہے یا نہین۔

جواب - اصل نسبت جو عبارت ہے حضور مع اللہ سے وہ کسیکے سلب کرنے سے سلب کسطرح ہو سکتی ہے ہان صدور معصیت سے سلب ہو جاوے تو یہ دوسری بات ہے البتہ کیفیت شوقیہ جو ایک نوع کی حق تعالی کے ساتھہ سالک کو ہو جاتی ہے جو لوگ اس سلب کی مشق کرتے ہین وہ اسکو سلب کر سکتے ہین جسطرح نشاط کیوقت اگر طبیعت کو حزن پیدا ہو جاوے تو وہ کیفیت نشاط کی جاتی رہتی ہے اسیطرح تصرف سلب سے وہ کیفیت شوقیہ جاتی رہتی ہے اور ایک قسم کی افسردگی اور غباوت ہو جاتی ہے مگر پھر ذکر کی برکت سے وہ عود کر آتی ہے

سوال - عام مومن جو تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس مین مشغول نہین ہوتے او نمین بھی صاحب نسبت ہوتے ہیں یا نہین کیونکہ بعض لوگ باعتبار تہذیب نفس واخلاص اور اعمال کے بہت اچھے اور ایمان اور تقوی مین کامل ہوتے ہین۔

جواب - فرمایا بعض اُنسے بھی اچھے ہو جاتے ہین جو تزکیہ نفس اور ریاضت ومجاہدہ سے سالہا سال مین تحصیل نسبت کرتے ہین اور پھر بھی ناقص کے ناقص رہتے مین لیکن فرق اتنا ہوتا ہی کہ اہل ریاضت کو اُسکا علم اور حضور ہو جاتا ہے اور اُنکو اپنے صاحب نسبت ہونیکا بھی علم نہین ہوتا ہے حالانکہ وہ مقبول بندے ہین۔

سوال۔ کتب تصوف مین اولیاء کرام کے حالات مین لکھا ہے کہ بعض اولیاء اللہ دلکی آنکھ سے خدا کو دیکھتے ہین آیا یہ دیکھنا اُنکا محض استحضار قلب اور معرفت ہے یا اور کسی قسم کی رویت ہے کیونکہ وہ رویت جسکا وعدہ حق تعالی نے آخرت مین کیا ہے یہان کیونکر ہوسکتی ہے آیہ کریمہ لاتدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار الخ شاہد حال ہے۔

جواب۔ فرمایا یہ استحضار ہے رویت نہین جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے تعبد اللہ کانک تراہ الخ اور اُسکی دو قسم ہین اصطلاح صوفیہ میں ایک یہ کہ توجہ الی الصفات ہو اُسکو مشاہدہ سے تعبیر کرتے ہین اور ایک یہ کہ محض توجہ الی الذات بلا التفات الی الصفات ہو اُسکو معائنہ اور تجلی ذاتی سے تعبیر کرتے ہین۔

سوال۔ کتب تصوف میں مکاشفات اور خواب میں حق تعالی کو دیکھنا تجلیات مثالی کے ساتھ لکھا ہے کہ بہت سے اولیاء اللہ نے دیکھا ہے۔

جواب۔ فرمایا ہان بہت سے لوگون نے خواب اور مکاشفات میں صور مثالیہ میں کسی لون اور صورت کیساتھ حق تعالی کو دیکھا ہے مگر یہ مخلوق ہے اُسکو تجلی مثالی اصطلاح صوفیہ میں کہتے ہین اور یہ حق تعالی کی مثل نہین ہوتی بلکہ مثال ہوتی ہے اور مثال اپنی حق تعالی نے خود فرمائی ہے آیۃ مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح الخ میں اور معنی ان اللہ خلق آدم علی صورتہ کے یہی ہیں اور مثل کی نفی بھی حق تعالی نے خود فرمائی ہے آیۃ لیس کمثلہ شیٔ وہو السمیع البصیر اسپر دال ہے۔

سوال۔ اہل اللہ اور صاحب نسبت کے پہچاننے کا کوئی خاص طریقہ ہے یا صرف اعمال اور احوال سے پہچانے جاتے ہین۔

جواب۔ فرمایا اعمال اور احوال سے بھی پہچانے جاتے ہین لیکن احوال میں تھوڑے کشف کی بھی ضرورت ہے کہ اپنے کو سب خیالات سے خالی کر کے اُسکی طرف متوجہ ہون پھر جو حال اپنے اندر معلوم ہو اُس صاحب نسبت میں وہی نسبت ہے اور صرف کشف سے بھی ادراک ہوتا ہے مگر اسکا احسن طریقہ اعمال سے پہچاننے کا ہے کہ اُنہین اتباع شریعت کا ملہ ہے یا نہین کامل بمعنی مستقیم یہ تو علامت ہے خود اُسکے کمال کی۔

باقی تکمیل کی علامت اسکی صحبت کا موثر ہوتا ہے۔

سوال۔ تاریخ ۵ ؍ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ ممکن ہے کہ صور مثالیہ کے ساتھ شیطان بھی متجلی ہو جاوے پھر تجلی رحمانی اور شیطانی کی کیا پہچان ہے۔

جواب۔ فرمایا کہ اگر اسکے ظہور سے علامت ضلالت اور وحشت کی پائی جاوے تو تجلی شیطانی ہے اگر نور ہدایت اور انس و فرحت کی علامت پائی جاوے تو تجلی رحمانی ہے۔

سوال۔ تاریخ ۱۶ ؍ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ اس تجلی مثالی کیساتھ حق تعالیٰ کو دیکھنا مکاشفات اور خواب میں صرف قلب ہی کیساتھ ہوتا ہے یا اسکا مشاہدہ اس آنکھ سے بھی ہو سکتا ہے۔

جواب۔ فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ فرماتے تھے کہ اس تجلی کا ادراک صرف قلب کیساتھ ہوتا ہے اگرچہ حالت مراقبہ مین آنکھ کھلی بھی ہو لیکن ادراک اسکا اسی باطنی آنکھ سے ہوتا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ اگر یہ ظاہری آنکھ بند کر لیجاوے جب بھی وہ مدرک ہوگا اور یہ خود فرمایا کہ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ آنکھ بند کر لیجاوے اور مدرک وہ ہو جسطرح عینک لگی ہوتی ہے اور آنکھ بند کر لیجاوے تو کچھ نظر نہین آتا تو اس سے آنکھ بند کر لینے پر نظر نہ آنا بھی دلیل اسکی نہین کہ اس آنکھ سے نظر آتا تھا۔

سوال۔ تاریخ ۲۶ ؍ ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ ابتداے سلوک مین واردات قلبیہ سالک کو بکثرت پیش آتی ہین اور بعد ازان رفتہ رفتہ غلبہ اسکا یوماً فیوماً جاتا رہتا ہے اور عام لوگونکی اسی حالت سالک کی بھی ہوجاتی ہے حالانکہ اوراد وغیرہ سب کچھ وہی ہوتے ہین شاید صوفیون کے یہان جو یہ مشہور ہے کہ نہایت سلوک کی مثل بدایتہ کے ہے اسکے یہی معنی ہین۔

جواب۔ فرمایا کہ ہان اسکے یہی معنی ہین وہ احوال امور عادیہ بن جاتے ہین اور عادیات میں جوش و خروش نہین ہوتا۔

سوال۔ ۲۸ ؍ ماہ ذی قعدہ صوفیون کے یہان ذکر قلبی کس سے عبارت ہے کیونکہ انکی اصطلاح مین ذکر کے اقسام معلوم ہوتے ہین ایک نوع اسکی ذکر جہر بتوسط لسان اور قلب کی ہوشیاری اور بیداری کیساتھ ہے جسکو ذاکر خود سنتا ہے اور دوسرے بھی سنتے

ہیں اور دوسری نوع اسکی ذکر خفی بتوسط لسان اور ہوشیاری قلب کیساتھ جسکو ذاکر سنتا ہے اور دوسرا نہین اور تیسری نوع اسکی بلاتوسط لسان محض بیداری قلب کیساتھ ہے جسکو صوفیہ استحضار اور شہود محض سے تعبیر کرتے ہین۔

جواب۔ فرمایا کہ یہ صحیح ہے ذکر قلبی شہود قلب بلاتوسط زبان سے عبارت ہے۔

سوال۔ ذکر قلبی سے ذکر سری اور سری سے مابقی لطائف مین پہونچنے کی کیا صورت ہے

جواب۔ فرمایا کہ جب ذکر قلبی میں لطافت زیادہ بڑھ جاتی ہے تو اُسکو ذکر سری سے تعبیر کرتے ہین اور جب ذکر سری میں کچھہ اور لطافت پیدا ہوئی تو ذکر خفی سے تعبیر کرتے ہین علی ہذا القیاس اخفی کو بھی سمجھہ لو اور یہ بھی فرمایا کہ ذکر سری مشابہ استغراق کے ہے لیکن استغراق مین غیبت ہوتی ہے اور اسمین غیبت نہین ہوتی حضور رہتا ہے۔

سوال۔ تاریخ یکم ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ لوازم نسبت سے یہ امر ہے کہ سالک کو اسقدر ملکہ یادداشت کا راسخ اور امر طبعی بن جاوے کہ اعمال شرعیہ بالا اضطرار بلا تکلف اُس سے صادر ہونے لگین اور ناگواری نہو اور رضا مین بھی یہی بات ہے کہ ناگواری اور شکایت قلب میں پیدا نہو پھر دونون میں فرق کیا رہا۔

جواب فرمایا پہلی صورت اعمال امور اختیاریہ میں ہے مثلاً نماز روزہ ذکر وغیرہ مین سہولت اور بے تکلفی ہو جاوے ناگواری نہو اور دوسری صورت احوال و امور غیر اختیاریہ میں ہے مثلاً کوئی بلا اور مصیبت پیش آوے اُسمین ناگواری اور شکایت کا اثر پیدا نہ ہو۔

سوال۔ تاریخ ایضاً تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو حالتین قبض اور بسط کی سالک کو ابتدا سے انتہا تک رہتی ہین خواہ مبتدی اور متوسط کو اور رنگ میں ہو اور منتہی کو اور رنگ مین لیکن رہتی سبکو ہے

جواب۔ فرمایا کہ یہ صحیح ہے عامی اور مبتدی کو جو ہوتی ہے اُسکو خوف اور رجا کہتے ہین اور متوسط کو جو ہوتی ہے اُسکو قبض و بسط کہتے ہین اور منتہی کو اُسکے استعداد کے موافق جو ہوتی ہے اُسکو اُنس و ہیبت کہتے ہین

سوال۔ تاریخ ایضاً جسطرح سالک غایت انقباض مین اپنے تئین مرتد اور کافر معلوم

کرتا ہے اور اعمال کی توفیق اُس سے کم ہو جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسیطرح غایت
انبساط اور لذت میں اگر بھی اگر کچھ ذوق و شوق زیادہ پیدا ہو گیا اور اعمال کی توفیق کچھ
زیادہ ہوئی تو نفس میں شوخی اور انانیت پیدا ہو جاتی ہے اور اپنی حد پر نہین رہتا ہے
اور اگر بالفرض انانیت پیدا نہین ہوئی تو وسوسہ تو ضرور اپنے کمال کا پیدا ہوتا ہے اور
رفتہ رفتہ اعمال بھی کم ہو جاتے ہین۔

جواب۔ فرمایا کہ یہ ادلال یعنی ناز ہے اور اسمین دونون باتین ہوتی ہین اگر شوق پیدا
ہوا تو توفیق اعمال کی بڑھ جاتی ہے اور اگر کہین استغنا پیدا ہو گیا اور یہ سمجھ گیا کہ اب تو
ہم صاحب کمال ہو گئے تو توفیق اعمال کی کم ہو جاتی ہے۔

سوال۔ تاریخ ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱ھ اکثر اولیاء اللہ کے حالات میں پایا جاتا ہے کہ فلان
شیخ نے فلان شخص کو ایک نظر اور توجہ مین ولی اور خدا رسیدہ بنا دیا اور تکمیل کر دی
اسکے کیا معنی آیا اسمین استعداد اور قابلیت تکمیل کی اپنے تصرف سے پیدا کر دی
یا ایک نظر میں پوری تکمیل اور کامل مکمل خدا رسیدہ بنا دیا۔

جواب۔ فرمایا اسمیں استعداد اور صلاحیت اعمال امور اختیاریہ کے کرنیکی ہو جاتی ہے
تکمیل نہین ہوتی ہے تکمیل تو جب ہی ہوگی جب بقصد عمل کریگا ایک نظر اور توجہ
مین ولی اور خدا رسیدہ بنا دینے کے یہی معنی ہین اھ۔ احقر یعنی جامع ملفوظات کہتا ہے
کہ اولاً تو ایک نظر میں تکمیل ہونیکے لئے استعداد قوی شرط ہے ورنہ متصرف کا تصرف
کسی درجہ بھی موثر نہ ہوگا اور دوم یہ بات بذریعہ دعا یا بطور خرق عادت کہین کسی ولی سے
ہو گئی ہے ورنہ بغیر مشغولی تھوڑی بہت ریاضت و مجاہدہ کے کچھ کام نہین چلتا یہ دوامی
امر نہین کہ جسوقت جو چاہا کر دیا کوئی اس گمان میں اگر کسی شیخ کے اعتماد پر بیٹھ نہ رہے
کیونکہ یہ فعل اور تصرف شیخ کا اختیاری نہین ہے کہ ایک نظر میں صاحب ولایت بنا دیوے
بلکہ اوسکا بھی ایک وقت ہے جب اللہ تعالی چاہتے ہین کسی ولی سے ایسا بھی کرا دیتے ہین ؎

آن دعائے شیخ نے چون ہر دعاست — فانی است و گفت او گفت خداست

سالک اپنے کام میں لگا رہے اس گمان مین اگر ریاضت و مجاہدہ سے مستغنی نہ ہو

جاوے یہ امر النادر کالمعدوم ہے ؎ کار کن کار بگذر از گفتار ٭ اندرین راہ کار باید کار۔

سوال۔ تاریخ ۸ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ حالت بسط اور انس میں اعمال اپنے سابق معمول سے زیادہ کرنا چاہیے یا نہین کیونکہ ایسی حالت مین خشوع وخضوع اور ہمت اور شوق اعمال کا بہت ہوتا ہے۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ ہان واردات کے مقتضا پر عمل کرنا چاہیے۔

سوال ایک مرتبہ دریافت کیا تہا کہ نسبت فنا زائل ہوتی ہے یا نہین ارشاد ہوا تہا کہ مقام ہو جاتی ہے لیکن دریافت طلب یہان پر یہ امر ہے کہ حال تو ایک غیر اختیاری اور موہوب شے ہی اور مقام اختیاری اور مکتسب ہی بہرحال مقام کیونکر ہو سکتا ہی

جواب۔ فرمایا کہ بعد رسوخ اور تمکن کے حال بھی مقام ہو جاتا ہے باین معنی اسکو مقام کہتے ہین یہ بھی ایک اصطلاح تصوف کی ہے یعنی ایک معنی مقام کے عمل باطنی اختیاری اور دوسرے معنی حال ثابت وراسخ۔

سوال۔ ولایت کس سے عبارت ہے۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ ولایت مقبولیت کو کہتے ہین اور نسبت بھی اسیکو کہتے ہین۔

سوال۔ تاریخ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ فرمایا تھا کہ فنا عبارت عدم التفات الی الغیر سے ہے دریافت طلب یہانپر یہ امر ہے کہ پہر اس عدم التفات کے بعد بھی التفات اور توجہ غیر حق کیطرف سالک کو ہوتی ہے یا نہین۔ کیونکہ یہ ایک حال ہے اور حال مین ظاہر ہی کہ دوام نہین ہوتا اور دوسرے یہ کہ زہد مین بھی کہ ایک مقام ہے غیر حق کیطرف التفات نہین ہوتا پہر اس مقام اور اس حال مین فرق کیا رہا۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ عدم التفات کے بعد التفات ہوتا ہے لیکن اتنا نہین جسقدر کہ پہلے ہوتا تھا بلکہ بہت کم ہوتا ہے فنا میں دلکشی کا اور التفات اور وسواس کا کم ہو جانا امر لازمی ہے ورنہ یہ امر منافی فنا ہوگا اور زہد بمقابلہ حرص ہے انمین حرص نہین ہوتی التفات اور وسواس سب ہوتا ہے۔

سوال۔ تاریخ ۲ محرم ۱۳۳۲ھ فنا مین صرف غیر حق کیطرف التفات اور توجہ نہین ہوتی

یا کہ جسکا تعلق حق کے ساتھ ہے اُسکی طرف بھی التفات نہین ہوتا کیونکہ جو تعلق کہ بحق ہے وہ تو تعلق بغیر حق نہین ہے۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ اگر غلبہ تجلی ذات سے فنا ہوا ہے تو صفات اور ممکنات کی جانب توجہہ نہین ہوتی اور اگر تجلی افعال اور صفات سے فنا ہے تو ممکنات کی جانب توجہہ ہوتی ہے

سوال۔ کیا وجہہ ہے کہ نماز میں بہ نسبت ذکر و تلاوت خطرہ زیادہ ہوتا ہے اور دلچسپی کم ہوتی ہے۔

جواب۔ فرمایا کہ نماز میں بوجہہ افعال مختلفہ سے مرکب ہونیکے ارکان کا اہتمام اور اُسکی یاد رکہنے کا خیال زیادہ ہوتا ہے اور اسلیئے اُسمین یکسوئی اور لذت کم ہوتی ہے اور اسکی کمی سے خطرات زیادہ ہوتے ہین بخلاف تلاوت کے کہ اسمین اتنی ترکیب نہین اور ذکر مین تو بہت ہی بساطت ہے اس لیئے انمین یکسوئی جلدی اور یکسوئی سے لذت اور لذت سے کمی خطرات پیدا ہوتی ہے۔

سوال۔ تاریخ ایضاً مشغولی نماز اور ذکر میں اگر کوئی فکر محمود پیدا ہو جاوے تو اُسکی طرف توجہہ کرنا چاہیئے یا نہین۔

جواب۔ بقصد توجہہ نکرے اُسوقت جس کام میں ہے اُسمیں لگا رہے۔

سوال تاریخ ۱۸ محرم ۱۳۳۲ھ فنا بغلبہ توحید یا بغلبہ محبت اور خشیت وغیرہ ہوتی ہے

جواب۔ فرمایا غلبہ استحضار سے ہوتی ہے خواہ وہ غلبہ کسی سبب سے ہو اور مرتبہ تحقیق علمی میں فنا ہی کو توحید کہتے ہین اور مرتبہ حال میں فنا۔

سوال۔ تاریخ ایضاً۔ مراقبہ توحید جو ضیاء القلوب مین حضرت قطب العارفین قدس اللہ سرہ العزیز نے درج فرمایا ہے عمل میں لانیکے اجازت فرمائی جاوے۔

جواب۔ ارشاد فرمایا بہت اچھا عمل میں لاؤ لیکن یہ بھی فرمایا کہ اس قسم کے تصورات اور تخیلات سے مراقبات مبتدی کیلیئے ہیں جسکو براہ راست استحضار نہو اور جسکو براہ راست استحضار ہو جاوے اُسپر تو حق تعالی کی بہت بڑی عنایت ہے اُسکو ان تصورات میں مشغول ہونا کیا ضرور اور یہ شعر مثنوی کا پڑھا ؎

دست بوسی چو رسید از دست شاہ   پاے بوسی اندران دم شد گناہ

اور نیز یہ فرمایا کہ طبائع اور مذاق مختلف ہین بعض کو تو اس قسم کے تصورات سے جسمین حق اور خلق کو ایک جگہہ جمع کرنا پڑے انقباض ہوتا ہے پہر جسکو انقباض ہوا اُسکو بجاے نفع ضرر ہوگا اور جسکو انقباض نہ ہوا اُسکو نفع اور ذریعہ استحضار حق ہوگا اور یہ بھی فرمایا کہ مجھکو تو بمقابلہ خالق اور تنزیہ حق کر مخلوق کو جمع کرنے سے انقباض ہوتا ہے اور تمہاری بھی حالت غالبًا ایسی ہی معلوم ہوتی ہے کہ بمقابلہ خالق خلق کیطرف التفات کرنے سے انقباض ہوتا ہے پہر اس احقر نے عرض کیا کہ مراقبات تشبیہی کن لوگون کے لئے کرنا مناسب ہے ارشاد فرمایا کہ جو مجرد کا تصور نکر سکے جیسا کہ ایک بدوی اعرابی کہتا تہا کہ کیا حق تعالی کے ہاتھ پیر نہین اور وہ شخص جسکو اس قسم کے تصورات سے انقباض ہو یا کہ جسکو عقل کم ہو کہ اُسکو اُسکا عین سمجھنے لگے وہ بھی اسکو عمل مین تلادے۔

سوال ۲۸ ار محرم ۳۲ھ بقا کس سے عبارت ہے۔

جواب ارشاد فرمایا کہ فنا میں بغلبہ شہود حق مخلوق کی جانب التفات نہین ہوتا اور بقا میں التفات ہوتا ہے لیکن اس التفات قبل الفنا میں فرق ہوتا ہے۔ پہلا التفات خود غرضی اور ہواے نفسانی سے ہوتا ہے اور یہ التفات جو بعد الفنا ہوتا ہے جسکو بقا کہتے ہین خالصًا لوجہہ اللہ مرآت الہی سمجھکر ہوتا ہے ایسا شخص نائب رسول اور قابل اقتدا اور مشیخت کے ہوتا ہے۔

سوال ستاریخ ۲۹ محرم ۳۲ھ یہ جو انواع واقسام کے مراقبات توحید و تصورات و تمثیلات تشبیہی عارفین نے معین فرمائے ہیں اس سے محض استحضار اور توجہہ الی اللہ مقصود ہے یا اور کچھہ اس احقر کا گمان ہے کہ غرض ان مراقبات توحید اور ہمہ اوست وغیرہ سے اپنی ہستی کی فنا اور اضمحلال اور حق تعالی کا اثبات اور استحضار ہے

جواب۔ فرمایا یہ صحیح ہے یہ سب حیل اور علاج ہین مقصود صرف توجہہ الی اللہ سب اشغال سے ہے اور جب توجہہ الی اللہ میسر ہو جاوے تو ان تصورات کی حاجت بھی نہین چونکہ مجرد کا تصور ہر شخص سے ہو نہین سکتا اس لئے یہ سب طرق معین

فرمائے گئے۔

سوال۔ عارفین بمصلحت اپنے علاج و معالجہ کے اور بغرض اثنینیت کے معدوم ہونیکے اس قسم کے اشغال عمل میں لائے لیکن اگر کسیکا ظاہر الفاظ کے موافق یہ اعتقاد ہوجاوے کہ ہمہ اوست ہے تو کافر ہوگا یا نہیں۔

جواب۔ فرمایا اگر یہ غلبہ حال یہ بات ہے تو معذور ہے کیونکہ فرق کی تمیز درمیان سے اُٹھ گئی ہے اور اگر بلا غلبہ حال کسیکا یہ اعتقاد ہوگیا ہے اور حادث قدیم مین فرق نہین کرتا تو بلاشبہ کافر ہے ع ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد گر فرق مراتب نکنی زندیقی حق تعالیٰ نے اپنی مثال تو فرمائی لیکن مثل کی نفی بھی آیۃ لیس کمثلہ مین فرمادی ہے

سوال۔ ۱۲ صفر ۱۳۳۲ھ احوال کا غلبہ اور دورہ منتہی اور مبتدی سبکو گاہ گاہ وقتاً فوقتاً ہمیشہ ہوا کرتا ہے یا صرف مبتدی کو۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ مبتدی اور منتہی سبکو وقتاً فوقتاً ہوتا ہے۔ لیکن منتہی کو اتنا نہین ہوتا کہ اپنی حالت کے غلبہ سے انتظامات میں اپنے فرق کردیوے وہ ابوالوقت اور حال پر اپنے غالب ہوتا ہے بخلاف مبتدی کہ وہ حال پر غالب نہین ہوتا اور حال اوسپر غالب ہوتا ہے اور یہ غلبہ وجد بھی کہلاتا ہے اور وجد مطلق حالت قریبہ محمودہ غالبہ کو کہتے ہین اور یہ سلف صالحین کو بھی ہوا ہے لیکن اتنا نہین کہ وہ بالکل مغلوب ہوگئے ہون چنانچہ آیۃ تقشعر الخ انہین لوگونکی شان میں ہے اور آنحضرت کے احوال میں بھی ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تو مثل جوش دیگ کے سینہ مبارک سے آواز نکلتی تھی اور یہ حضور کا وجد تھا۔

حال میں کچھہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہتا ہون لیکن پچھلی رات کو مجھہ سے اُٹھا نہین جاتا بعد عشاء کے کچھہ نفلین پڑھ لیتا ہون اور عشا ہی بعد طالب ذکر ہون آپ سے اور میں کمزور آدمی ہون دعا کیجیے۔

تحقیق۔ لا الہ الا اللہ بلا ضرب و بلا جہر چھہ تسبیح آہستہ آہستہ پڑھا کرین اور گاہ گاہ اسکے ساتھ محمد رسول اللہ ملالیا کرین اور بہشتی زیور مطالعہ اور عمل میں رکھین

اور کبھی کبھی حالات سے اطلاع دیا کریں تاکہ سلسلہ تعلیم کا جاری رہ سکے۔

حال ذکر میں سوز گداز اور طبیعت کو جوش آجاتا ہے اور کوئی آواز مسموع ہوتی ہے لیکن خیال کرتا ہوں تو کچھہ پتہ نہیں چلتا جیسے ذکر گونج کر کان میں پڑتا ہے یہ آواز ہے یا خیال خام ہے خیر کچھہ ہو اسکی طرف متوجہہ نہیں ہوتا ہوں کیونکہ مقصود خدا کی ذات برتر ہے لیکن اچھی معلوم ہوتی ہے اور خدا کی طلب رمضان شریف کے بعد سے بہت زیادہ ہو گئی ہے اسی فکر مین سارا دن گذر جاتا ہے بلکہ کبھی کبھی رونا آتا ہی رونے میں عجیب لذت محسوس ہوتی ہے دعا میں زیادہ رونا آتا ہے اور ترک کرنیکو جی نہین چاہتا خیال یہ آتا ہے کہ میں بہت گنہ گار ہوں واقع میں میں ایسا ہی ہوں اگر کوئی بہلائی ہے تو اعلی حضرت کا طفیل اور خدا کا فضل ہے اس ناکارہ سے کچھہ نہیں ہو سکتا تھا اور حضوری کسیقدر حاصل ہے لیکن یہ خیال ہے کہ کس جانب تصور ہونا چاہیئے فوق سر یا آگے یا پاس یا دلمین ناکارہ کا خیال زیادہ دل ہی میں ہوتا ہے اور خدا کی ذات کا تصور کسطرح کرنا چاہیے وہ موجود باقی فنا یا دہ معبود جو کچھہ حال ہو جواب سے آگاہ فرماوین اور ایک خواب دیکھا کہ میں نماز پڑھکر مسجد سے گھر جاتا ہوں مسجد کے دروازہ پر ایک عورت کھڑی تھی وہ میرے آگے ہولی میں نے اس سے کہا کہ پیچھے ہو کر چل اسنے کچھہ جواب نہیں دیا اور نہ پیچھے ہوئی میں دوڑا کہ آگے بڑھ جاؤں تو وہ بھی دوڑی حتی کہ میں بائین جانب اس عورت سے پیچھے ہی رہا دروازہ تک اسکا خیال آتا ہے پھر میں مکان کے اندر چلا گیا جب سے پتہ نہین کہ کیا ہوئی

تحقیق سب حالات ماشاء اللہ محمود ہین یہ آواز اکثر اپنی ہی اندر کی ہوتی ہے گو بعض لوگ اسکو علی الاطلاق عالم غیب کی آواز سمجھتے ہین اور یہ صحیح نہین اگرچہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے لیکن تاہم یہ بھی اسلئے محمود ہے کہ یہ ذریعہ ہوتا ہے یکسوئی اور دفع خطرات کا اسلئے اسپر شکر کرین لیکن چونکہ مقصود نہین اسلئے اسکو کمال نہ سمجھین نہ اسطرف التفات کرین اور یاد رکھین کہ محمود ہونیکو مقصود ہونا لازم نہین اور سوز و گداز آثار محبت سے ہے اسیطرح فکر مطلوب اور گریہ یہ سب آثار محبت سے اور اپنے کو ہیچ سمجھنا آثار عبدیت سے ہے یہ سب احوال مطلوبہ ہین اللہ تعالی مبارک فرماوین اور تصور اولاً ذات

حق کا ہونا چاہیے جسطریق سے سہل ہو کوئی طریق اُسکا معین نہین بہتر یہ ہے کہ اسیطرح
خیال رکہین کہ وہ ہمکو دیکہہ رہے ہین اور اگر کسی وقت ذات حق کا تصور نہ جم سکے اور
خطرات پریشان کرین تو قلب کیطرف اسطرح سے توجہہ رکہین کہ وہ اللہ اللہ کرتا ہے
اور وہ عورت دنیا ہے خدا تعالی کا شکر کیجیے کہ اُس سے بچنے ہی کا قصد کیا انشا اللہ
محفوظ رہین گے۔

حال۔ بتاریخ بست و نہم رمضان المبارک از جانب آن قبلۂ سالکان رحمت نامہ فیض شمامہ
مع فہرست شرائط وغیرہ ظلّ ورود انداخته سر احقر را از فلک الافلاک گذرانید جزاک اللہ
تعالی اما چونکه بنده به یکجا مقیم نیست بنا بر آن متردد بود که از کدام نشان طالب جواب
شوم مکرما تاخیر جواب را همین علت است ورنه لمحه تاخیر نکردمے امید که عفو فرمایند اکنون
بیک گونه سراغے یافته بجواب صحیفه حضور پرداختم و آن اینکه همه شرائط مرسله را
مطالعه کردم و همه بجان و دل قبول میکنم لیکن بعضے از اوامر حضور بنده را در حالت
سفر عمل کردن ممکن نیست که بجا آرم چون شنوانیدن بهشتی زیور اهل خانه را و نیز
بعضے از مناهی حضور نیز در احقر موجود است لیکن ثلثین بل اکثرش بدعا حضور از نفس
احقر قبل ارسال شرائط دور است و بعضے را از کشاکشی نفس نمی توانم و برای همین
جستجوے پیر کامل و طبیب حاذق بود اکنون معلوم می شود که خدائے تعالی بر احقر مهربان
شد اگر حضور نیز مهربانی فرمایند عجب نیست که گل مراد احقر از خارستان مناهی بدست
رسیده مشام جان و تن منور و معطر سازد ع مکنظر فرما که مستغنی شوم ز ابنائے جنس و خلق
این که بنده جامع و مانع شرائط مرسله علی وجه الکامل نیستم تاهم از درگاه سدره پایه گاه
حضور نیستم پس رجا که آن قبله اعظم و افخم نظر بر آیه کریمه لا تقنطوا من رحمة اللہ فرموده این
مریض نفس را از دوائے لطف و کرم خود شفا بخشد بیت مرضے دارم ز عصیان لا دوا هست
مگر الطاف تو باشد طبیبم آری برائے اصلاح کردن نفس [illegible] آن ذات والا صفات
ملکی ملکات را طبیب کامل و پیر [illegible] تصور کرده شد [illegible] امید قوی
در جائے واثق اینکه این غریب [illegible] را از [illegible] ساخته [illegible]

از کتاب طریقہ سلوک تعلیم فرمودہ خوشنود وممتاز فرمایند۔
تحقیق بیعت واجب نیست واصلاح اعمال واجب است وتقدیم واجب واجب است آرے اگر بیعت موقوف علیہ اصلاح بودے ہم واجب بودے واذلیس فلیس کار شروع فرمایند واز حالات مطلع فرمودہ باشند ہرگاہ مناسب خواہم دید انکار نخواہم کرد۔

حال میں ہفتہ کے قریب ہوا کہ دو بجے دن کے کتاب تعلیم الدین میں مقام توحید کو دیکھ رہا تھا اور ایک دیوار کی آڑ میں چارپائی پر لیٹا ہوا تھا کتاب میرے ہاتھ میں منہ کے روبرو تھی کہ ایک سلام علیک کی آواز میرے کان میں بہت زور کے ساتھ آئی میں نے جواب دیا بعد دینے جواب کے جبکہ سلام کرنیوالا میرے پاس نہیں آیا میں نے پوچھا کون ہے جواب ندارد میں نے چارپائی پر سے اوٹھکر دیکھا تو کوئی نہ تھا اسوقت البتہ کسیقدر خوف دلمیں دو منٹ تک رہا پھر کچھ نہیں یہ سلام علیک کرنیوالا کسکو خیال کیا جاوے۔
تحقیق۔ یا تو دماغ کا تصرف ہے یا کوئی مخلوق خفی ہے بہرحال کوئی بات اندیشہ کی نہیں ایسے امور کی طرف التفات نکیا جاوے کوئی کمال نہیں اور اگر ایسا پھر ہو تو اطلاع بجے

سوال۔ اسوقت تحریر عریضہ سے مقصود ایک شبہ کا حل ہے وہ یہ کہ بندہ اپنے اخراجات وغیرہ میں حتی الامکان شریعت کا پاس رکھتا ہے یعنی اخراجات واجبہ کے بعد اخراجات مستحبہ میں صرف کرتا ہوں مگر اسیقدر کہ قرض نہ ہونے پاوے گو پس انداز کچھ نہ ہو چنانچہ اس بنا پر اپنے بزرگوں یا عزیزوں کی کوئی خدمت کرتا ہوں یکوئی قرض وغیرہ مانگتا ہے اسکے ساتھ جو تبرع کرتا ہوں تو اس قاعدہ کو مدنظر رکھکر اپنی وسعت تک خدمت و تبرع کرتا ہوں مگر بعض اوقات کیا بلکہ اکثر اوقات جی چاہتا ہے کہ اپنے بزرگونکی کچھ زیادہ خدمت کروں یا میرے یہاں کل غریب حاجتمند کاشتکار بستے ہیں جنکو اکثر حاجت ہر قسم کی رہتی ہے انکی حاجت کو دیکھکر تو یہ حالت ہوتی ہے کہ اگر شریعت کے اس قاعدہ کا پاس نہوتا تو اکثر مقروض رہا کرتا مگر آیتہ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما کو مدنظر رکھکر اپنی وسعت ہی تک تبرع کرتا ہوں اگرچہ یہ جانتا ہوں کہ شریعت کے مطابق کر رہا ہوں اس لئے محمود ہے مگر ان حدیثوں پر جو نظر جاتی ہے

لكن الزهادة في الدنيا ان لا تكون بما في يديك اوثق مما في يدي الله وانفق يا بلال ولا تخش من ذي العرش اقلالا۔ تو خیال ہوتا ہے کہ ہر تبرع مین فوراً خرچ کردیا جاے مقروض وغیرہ ہوجانیکا بھی خیال نکیا جاوے پھر یہ خیال ہوتا ہے کہ حالت مذکورہ فی الحدیث بڑے لوگون کیلیے ہے ہم ابھی ضعیف ہین ہمارے لئے مناسب نہین مگر ظاہر ہے یہ حالت جب پہلی حالت سے زیادہ محمود ہوئی تو ہمکو بھی اس حالت کے پیدا کرنیکی کوشش کرنا چاہیے مگر اپنی طبیعت کو دیکھتا ہون تو ایسی واقع ہوئی ہے کہ دوسرے کا احسان اپنے اوپر سخت بار سا معلوم ہوتا ہے یہ گوارا نہین کہ دوسرے کا قرض اپنے اوپر ہوجاوے گو دوسرون کے ساتھ خود احسان کرون حتی المقدور اگرچہ اللہ تعالی کی رحمت جزیلہ وافضال کثیرہ کا مراقبہ کرتا ہون کہ دوسری حالت پیدا ہوجاوے مگر ہنوز شریعت کا پہلا ہی قاعدہ اسلم معلوم ہوتا ہے اور دوسرے قاعدہ پر عمل مین تامل ہی رہتا ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا یہ توکل کی کمی ہے اگر کمی ہو تو کیا علاج ہے۔
الجواب یہ توکل کی کمی نہین ہے اور احادیث مذکورہ فی السوال کے خلاف نہین ہے پہلی حدیث مین وثوق بما فی یدی العبد کی ممانعت ہے امساک لما فی یدی العبد کی ممانعت نہین ہے اور دوسری حدیث مین یہ انفاق مقید ہے ما فی الوسع کے ساتھ بدلیل دوسری نصوص کے پس علاج کی ضرورت نہین۔

حال ذکر نفی اثبات ایکہزار بار اور اسم ذات ڈیڑھ ہزار بار جہر سے کرتا ہون مگر پہلے ذکر مین رقت معلوم ہوتی تھی اب نہین ہے۔
تحقیق کام کیے جاو رقت وغیرہ حالات غیر مقصود ہین اصلی مقصود استقامت وعبدیت ہی ہے۔

حال اپنی حالت یہ ہے کہ درمیان مین یکسوئی ونماز مین دل لگنا ترقی کر گیا تھا جسکی اطلاع حضور کو دیگئی تھی اب پھر اسمین تنزل ہے گو ابھی تک بفضلہ تعالی پہلے سی حالت اچھی ہے حضرت والا کی توجہ کی سخت احتیاج ہے ع آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند + آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند + باقی معمولات فرمودہ اعلیحضرت پر عمل ہے نیند کا ویسا ہی غلبہ ہے اور اسمین کسیطرح کمی نہین ہوتی۔ الاگاہے گاہے۔

تحقیق عزیزم السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ بفضلہ تعالی خیریت سے ہون ان احوال میں ابتدائً اسیطرح تغیر وتبدل وکمی بیشی ہواکرتی ہے کچہہ فکر نہ کیجیے مدت کے بعد اگر برابر کوشش رہی تو تمکن واستقامت میسر ہوجاتی ہے ؎ صوفی نشود صافی تا در نکشد جامے بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے۔ نیند امر طبعی ہے مضر نہین۔

حال آج ایک خاص دکہہ عرض کرتا ہون کہین جناب خفا نہ ہوجائین کہ جسکا بڑا اندیشہ ہے مین شرم ندامت اور خجالت کے ساتھ عرض کرتا ہون اللہ تعالی خوب جانتا ہے اور یہی بڑا دکہہ اسوقت میری زندگی کا ہے جس سے ہمیشہ مغموم رہتا ہون کمبخت ہمیشہ کی عادت ہے کہ طبیعت ثانی ہوگئی ہے کہ فجر کو بغیر اوٹہائے کسیکے آنکہہ نہین کہلتی ہے اگر اتفاقاً کسی نے نہ اوٹہایا تو دن چڑہے تک سوتا رہتا ہون افسوس اس میں کبہی مسجد پہونچ جاتا ہون کبہی وقت تنگ ہوا تو گہر میں نماز فجر پڑہ لیتا ہون اور اب یہ آفت شروع ہوئی ہے کہ کبہی کبہی اوٹہانیسے بہی اپنی بدنصیبی سے نہین اوٹہتا اسوقت نیند کی ایسی بیہوشی ہوتی ہے کہ اندہا ہوجاتا ہون اور پہر پڑ رہتا ہون اور تمام دن مغموم رہتا ہون کبہی ایسا بہی ہوجاتا ہے کہ خود بخود آنکہہ کہلتی ہے اور تہجد بہی پڑہ لیتا ہون غرض عجیب آفت میں مبتلا ہون حضور میرا علاج جسطرح ممکن ہو فرمائین اور مدد فرمائین اور آخر وقت مین میری ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سنبہال لین۔

تحقیق خفا ہونیکی کیا بات ہے یہ کوئی اختیاری بات نہین لایکلف اللہ نفساً الا وسعہا ہرگز اس کا غم نکیجیے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف ارشاد ہے لاتفریط فی النوم یعنی سوجانیمین کوئی تقصیر نہین اپنی طرف سے جاگنے کا اہتمام کرلینا ضروری ہے مثلاً کسی سے فرمادیا کہ جگادیا کرے اور سویرے سورہنا چاہیے اور کہانے اور پانی میں کسیقدر تقلیل کیجا اور اگر کوئی گہڑی الارم دار ہو وہ کوک پاس رکہہ لیجاوے اور جاگنے کے وقت ہمت سے کام لیا جاوے۔ ان تدبیرون کے بعد بہی اگر کوئی ایسی کوتاہی ہوجاوے جو اختیار سے خارج ہو ہرگز مغموم نہ ہونا چاہیے غم کی افراط سے قلب ضعیف

ہوجاتا ہے پہر یاس غلبہ سے تعطل کی نوبت آجاتی ہے ؎

بدُرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش　　که آنچه ساقی ما ریخت عین الطاف است

ہان ایک کام اور کیا جاوے کہ آیتین آخر سورہ کہف کی ان الذین آمنوا آخر سورة تک سوتے وقت پڑہکر دعا کرکے سو رہیے اور پہر اطلاع دیجیے اور کسی طبیب سے بہی مشورہ لیجیے شاید کسی طبی اصلاح کی ضرورت ہو۔

سوال میں جو ذکر تہجد کے اور فجر اور ظہر کے بعد کرتا تہا اب ایسی حالت ہوگئی ہے کہ دل کو ذکر سے بالکل نفرت ہوگئی ایکدم بہی مشغول ہونیکو نہیں چاہتا بلکہ ہر نیک فعل میں ایسا ہی ہوگیا اسکا علاج کیا ہے اور کیا کرون ایسی حالت کو تخمیناً ایک مہینہ ہوا خدا جانے میری تقدیر میں کیا لکہا ہے میں اس ذکر اذکار کے سبب سے اور کسی کام میں مشغول نہین ہوا ہون حضرت کی خدمت شریف سے آکر اس ذکر ہی میں تہا آج ایک برس ہوا اب تہجد کی نماز بہی چہوڑ دی ہے دل مین ذوق وشوق ایکدم کو بہی نہین کسی کام میں دل ذوق شوق سے رجوع نہین ہوتا۔

جواب یہ حالت قبض کہلاتی ہے اسکے اسباب مختلف ہین اور ہر ایک کی جدا تدبیر کیا آپ کے قلب میں کسیکا عشق تو نہین ہوگیا یا کسی ناجنس دنیا پرست کی صحبت تو نہین ہوئی جلد اطلاع دین[عـہ]۔

سوال بموجب حکم حضور کے ذکر شریف روزمرہ کیا جاتا ہے بفضلہ قلب جاری ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ بعض اوقات ذکر سے پہلے یا بعد قلب پر ایک کیفیت سی طاری ہوتی ہے اور رقت جاری ہوجاتی ہے دیگر ذکر کے بعد مراقبہ مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک چاند بے داغ جسکی روشنی بے انتہا ہے اور اُسکے گرد ستارے نہایت روشنی والے ہین اس سے آگاہی بخشی جاوے یہ کیا معاملہ ہے اور بعض اوقات قلب کی زیادہ حرکت سے طبیعت گہبرانے لگتی ہے اور جسم میں تمام اعضا حرکت کرتے ہین جو کچہ حالت ہے عرض خدمت مبارک کیگئی امیدوار ہون کہ جواب باصواب سے کمترین کو اعزاز بخشی فرمائیے

عـہ اسکے بعد اسکے متعلق اطلاع آئی جو صفحہ ٦٧ میں ان عبارت سے شروع ہے میں کسی عورت پر ۱۲ منہ۔

جواب حالات سب محمودہ ہین مبارک ہون کیفیت ورقت اثر ہے ذکر کا اور مراقبہ میں جو مکشوف ہوتا ہے یہ اثر ہے یکسوئی کا جو کہ مقصود تو نہین مگر معین ہے مقصود کا لیکن فی نفسہٖ مکشوف کو کوئی کمال یا علامت ولایت وغیرہ نہ سمجھا جاوے اکثر تو یہ تصرفات دماغ سے ہوتا ہے اور گاہے کشف ملکوت بھی ہوا کرتا ہے اسکے ساتھ اگر دماغ مین یبس نیند میں کمی ہو تو طبیب سے رجوع کرین اور جسم کی حرکت یہ بھی اثر غلبہ ذکر کا ہے مگر ان امور کی طرف التفات نکرین اپنے کام میں لگے رہین اور حالات سے اطلاع دیتے رہین دعائے خیر کرتا ہون۔

حال۔ حضور نے جو ذکر وشغل ارشاد فرمایا تہارات میں بارہ تسبیح اور دن میں چھہ ہزار بار اسم ذات شغل پاس انفاس اسمیں مشغول ہون لیکن ضعف دماغ کیوجہہ سے ذکر جہر نہین کر سکتا ہون۔

تحقیق خفی کرنا چاہیے بلا ضرب اور اگر اس سے بھی کچھہ کلفت ہو تو چندے موقوف کر کے بجائے اسکے درود شریف یا تلاوت قرآن کافی ہے۔

حال بعض وقت نماز میں ایسی ایک فرحت ولذت معلوم ہوتی ہے دنیا اور مافیہا کے اندر کسی چیز میں یہ بات حاصل نہین ہوتی ہے۔

تحقیق مبارک ہو یہ موافق سنت کے ہے وجعلت قرة عینی فی الصلوٰة۔

سوال اسوقت شہوت نفسانیہ اور نظر بد کی شکایت ہے اسکی تدبیر اور علاج بتلا دیجیے۔

جواب بجز ہمت کے کچھہ علاج نہین کیونکہ میلان وتقاضا گو غیر اختیاری ہے مگر اسکے موافق عمل کرنا اختیاری ہے تو ترک بھی اختیاری ہے جب اختیاری ہے تو ہمت سے کام لینا چاہیے اول اول نفس کو مشقت ہوگی پھر سہل ہو جاویگا اور استحضار عقوبت اخرویہ اس ہمت کا معین ہوگا۔

سوال فدوی حسب ارشاد وتلقین آنحضرتؐ اوقات ثلثہ میں اسم ذات کا شغل کر رہا ہے ذکر بالجہر سے دیگر لوگونکو کچھہ تکلیف ہونیکا اندیشہ ہے اور سر میں کسیقدر گرمی آتی ہے آیا سرًا کیا جاوے یا جہرًا۔

جواب ایسی حالت میں سرًا ہی واجب ہے۔

سوال اگر درمیان ذکر کوئی شخص بات چیت کرنے آوے تو اُس سے کلام کرنا چاہئے یا نہیں
جواب اگر ضروری بات ہو یا یہ کہ جواب نہ دینے سے دوسرا آدمی زیادہ پریشان کریگا
ایسی حالت میں جواب دیکر قلب کو یکسو کر لینا بہتر ہے اور بعد فراغ سمجھا دے کہ غیر
ضروری بات ایسے وقت میں نکرنا چاہئے۔

سوال میری ایک عزیزہ ہے پہلے بھی اُسکی طرف سے بدون اختیار وساوس اور طبعی الفت
اُسکی طرف سے ہوئی تھی اور ڈہائی ماہ تک برابر وساوس کے دورے پڑے جن سے حد بیان سے
باہر انقباض اور تکلیف قلب پر ہوتی تھی کہ پریشان کر دیا تھا دعا کرتے کرتے وہ حالت موقوف
ہو گئی تھی اب میں وطن آیا وہ عزیزہ بیمار ہوئی میں اُسکا معالج ہوں اسقدر وساوس اور الفت
اُسکی طرف قلب میں حلول کر رہی ہے کہ میں پریشان ہوں اپنے اختیار سے ہرگز نہیں
کرتا میں تو اُسپر نگاہ بھی نہیں ڈالتا بوجہ خوف الٰہی کے مگر واردات قلبی کا کیا علاج کروں اور
میں اجنبیات سے ہمیشہ اسقدر مجتنب رہا ہوں کہ اسیقدر انسان رہ سکتا ہے اگرچہ
میلان میرا نساء کی طرف بیحد ہمیشہ سے ہے مگر اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کے اوپر
اتنا بھروسہ ہے کہ خواہ گھر سے علیحدہ رہوں مگر جب بھی کسی امر میں انشاء اللہ مبتلا نہ
ہونگا اس بارہ میں اپنے اوپر پورا قابو یا فتہ پاتا ہوں مگر ان واردات بے اختیاریہ کا کوئی
علاج مجھ سے نہیں ہوتا اب میں کیا کروں۔
جواب ان وساوس کا علاج صرف یہی ہے کہ خارجاً و ذہناً اوس سے بُعد ہو خارجی
بُعد تو یہی کہ اوس سے نہ ملے نہ بات کرے نہ پیام و سلام رکھے اور ذہنی بُعد یہ کہ
اوسکا تذکرہ نہ کرے اور نہ سنے اور قصداً اوسکا تصور دل میں نہ لاوے اگر بلا قصد آوے
دوسری طرف متوجہ ہو جاوے اور درگاہ حق میں تضرع بھی کرے۔

سوال میں کسی عورت پر عاشق بھی ہوں اور ناجنس دنیا پرست کی صحبت میں بھی
ہوں اسکے پہلے خط میں جو حالت لکھدی ہے اب بھی وہ ہی ہے اس حالت کا نام
حضرت نے قبض لکھا ہے۔
الجواب اُس دنیا پرست کی صحبت کو یک لخت چھوڑ دو اور اگر اُس سے کوئی

دنیوی ضروری حاجت متعلق ہو تو کم ملو اور نفرت قلبی کے ساتھ ملو اور اُس عورت سے
ظاہراً و باطناً دور ہو جاؤ۔ ظاہراً تو یہ کہ اُس سے نہ بولو نہ اُس کی آواز کان میں پڑنے
دو نہ اُسکو دیکھو نہ اُسکا تذکرہ کرو نہ اُس کا تذکرہ کسی سے سنو۔ اور باطناً یہ کہ اُس
کا تصور قصداً نہ کرو اور اگر تصور آ جاوے اور کسی کام میں لگ جاؤ اور حق تعالیٰ سے دعا
بھی کرتے رہو اور ذکر اللہ میں مشغول رہو گو دل نہ لگے اور موت اور مابعد الموت کو سوچا
کرو اور پھر اطلاع دو۔

حال۔ تہجد و بارہ تسبیح تہلیل و تسبیح و تکبیر۔ درود شریف نماز با جماعت بفضلہ
تعالیٰ جاری ہے بہ برکت حضور قلب سے الا اللہ ہر دم و ہر آن بلا ناغہ تو ماہ ہوئے
کہ جاری ہے دس دن ہوتے ہیں کہ بہ طفیل حضور سینہ کے اوپر سے اللہ ہر دم
و ہر آن جاری ہے۔

تحقیق الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے اور ترقی بخشے یہ سب محمود ہے مقصود
اور آگے ہے۔

حال۔ میں کیا حضور کا شکریہ ادا کر سکتا ہوں۔

تحقیق شکر حقیقی حق تعالیٰ کا ہے واسطہ کا شکریہ ظاہری بھی اتباع سنت ہے اس
میں بھی اجر اور نفع ہے۔

سوال۔ اب کونسا ذکر کیا جاوے اور کس طریق سے اور کس تعداد میں ارشاد فرمایا
جاوے تو احسان عظیم ہے۔

جواب جس وقت فرصت ہو اور جسقدر تحمل ہو اسم ذات یعنی اللہ بضرب
وجہر خفیف کچھ تعداد بقدر کر کے شروع کر کے تعداد وقت سے مطلع کیجیے۔

سوال۔ سینہ کے اوپر کا مقام کس لطیفہ کا ہے۔

جواب۔ یہ تحقیق آپ کے لئے نافع نہ ہوگی کام کئے جاؤ کبھی موقع ہوگا تو کل لطائف کی
حقیقت مع احکام بتلا دی جاویگی۔

سوال۔ چار دن ہوئے کہ میرے خواب میں رات کے گیارہ بجے ایک سفید ریش سفید

لباس بزرگ مع ایک ہمراہی کے جو کالا صافہ سر پر رکتے تھے اور ملبوس سفید اور سن ادہیڑ تہا تشریف لائے۔ سلام کیا اور تہجد پڑہی اور بزرگ سفید ریش سنے اپنے ہمراہی سے دریافت کیا کہ تم نے اب تہجد کی کتنی رکعتین پڑھین۔ اور اس مین قل ہو اللہ کتنے بار پڑہا او نہون نے عرض کیا کہ بارہ رکعت پانچ قل ہو اللہ سے ہمراہی نے ان سے دریافت کیا آپ کتنی رکعتین کسقدر قل ہو اللہ سے ادا فرماتے ہین فرمایا کہ مثل تمہاری پہر بزرگ نے مجہہ سے دریافت فرمایا تو عرض کیا کہ آٹہہ رکعت تین قل ہو اللہ سے پڑھا کرتا ہون۔ فرمایا کہ تم بہی بارہ رکعت پانچ قل ہو اللہ سے پڑھو اور تہجد کو نہ چہوڑ نا کہ بڑی برکت کی نماز ہے۔ اس کے دوسرے دن سے ہی بارہ رکعت پانچ قل ہو اللہ سے پڑہ رہا ہون اب عرض یہ ہے کہ اس خواب کی نسبت اور تہجد اس طریق سے پڑہنے کے متعلق جیسا ارشاد ہو آگاہ ہو کر عمل کرون۔

جواب۔ خواب کے موافق عمل کیجئے کہ اُس مین اجر زیادہ ہے۔ یعنی حساب سے بیس قرآن مجید روزانہ کا ثواب ملتا ہے لیکن خواب کو نہ کمال سمجہئے اور نہ ہر خواب پر بدون پوچہے عمل کیجئے۔

حال بندہ عرصہ سے اپنا حال خراب دیکہتا ہے۔ توجہ فرمادین گذشتہ حالت یہ تھی کہ کوئی شئے یا کوئی کتاب بہی زائد از ضرورت ہوئی تو کسیکو دیدیتا ورنہ دل مین آتا تہا کہ آخرت کا خسارہ پہونچے گا اب یہ حالت ہے کہ کسی کو دینا تو کیا بلکہ اگر حلال طور سے ملجاوے تو اور بڑہانے کی فکر ہے اور مجہہ کو اپنے میں یہ خرابی معلوم ہوتی ہے کہ غصہ زیادہ ہو گیا ہے اگرچہ کوئی فعل غصہ میں خلاف شرع نہین ہوتا ہے اور حواس بخوبی اختیار مین رہتے ہین۔ لڑکونکو زدوکوب کی ضرورت ہوتی ہے گرمیون مین نیکہ جب تک ہوتا ہے تو نیند آتی ہے بعد اوس کے مشکل ہوتی ہے گوشت اگر کہانے میں نہ ہو تو سیری نہین ہوتی ذکر بارہ تسبیح ہمیشہ کیا کرتا تہا اور کرتا ہون کبہی اطمینان ہوا تو توجہ قلب کیا اور کوئی فکر ہوا تو بلا حضور قلب کیا۔ ناغہ ہو گیا تو قضا کر لیا۔ اختلاط مردم سے پہلے متنفر تہا اور اب بہی ہون مگر وہ نفرت سابقہ نہین ہے کوئی ذکر غیب ہوتا ہو

اُسپر سامعین کو رونا آتا ہے مگر میرے ایک آنسو بھی نہین نکلتا اب حضور میرے امراض کا علاج اور پرہیز تحریر فرماوین۔

تحقیق۔ حرفاً حرفاً حالات پڑھے آپکو ناحق کا فکر ہو گیا جب تک معاصی سے محفوظی ہے ہرگز بدحالی نہین ہے مباحات کو حق تعالی نے استعمال ہی کے لئے بنایا ہے باقی احوال و مواجید کا ایک حال پر رہنا ضروری نہیں البتہ جس کام کا التزام کرلیا جاوے اوسپر حتی الامکان دوام رکھا جاوے خواہ دل لگے یا نہ لگے باقی حال میں جو تغیر اس قسم کا ہو اُسکی طرف اصلا التفات نہ کریں۔

الحمد للہ کہ حصہ دوم
تربیۃ السالک
اختتام کو پہونچا

الحمد للہ ہر آن چیز کہ خاطر می خواست + آخر آمد ز پس پردہ امید پدید

بہشتی زیور مع ضمیمجات جدیدہ

مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب دام ظلہم العالی

دلائل اور تکرار مشاہدہ سے یہ امر یقین اور ثبوت کے درجہ کو پہونچ چکا ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی خرابیوں کا ایک بہت ہی بڑا حصہ عورتوں کی جہالت ہے جس کا تدارک ظاہر ہے کہ بجز علم کے اور کچھ نہیں ہو سکتا یہ مسئلہ تمام عقلاء اور تعلیم یافتہ حضرات کے نزدیک مسلمات سے ہے اور سب کا اس پر اتفاق ہے۔ اب رہی یہ بات کہ وہ علم دین ہے یا دنیا؟ اسمیں کسی قدر اختلاف رائے کا ہونا ممکن ہے۔ لیکن ذرا غور کرنے سے اس کا فیصلہ آسان ہے اعتدال اقوال و افعال و معاملات مدار ہے تمدن و حفظ مصالح کا جو خلاصہ ہے علوم دنیویہ کا اور اعتدال اقوال و افعال و معاملات کے لئے ضرورت ہے اصلاح خیالات کی اسلئے کہ کسی اچھے اور قابل تعریف فعل کا فاعل سے بلا درستی و اصلاح خیال صادر ہونا ایسا ہے جیسا گلاس میں گلدستہ کہ بلا جڑ کے مہمان دو روزہ ہوتا ہے پس علوم دنیویہ کا مدار ہوا اصلاح خیالات پر اور بڑی زور سے اس امر کا دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اصلاح خیالات کیلئے علوم دین کے برابر کوئی دستور العمل نہ مستقل ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے اسکے علاوہ خود عملی تعدیل بھی احکام شرعیہ کی برابر کہیں پائی نہیں جاتی جیسا کہ اہل علوم سیاسیات پر مخفی نہیں اور ظاہر ہے کہ عورتوں کو اس وقت اسکی سخت حاجت ہے لہذا اولاً سب عورتوں کیلئے کہ انکی تعلیم کا کوئی خاص طریقہ ہی متعارف نہیں بہت ضرور ہوا کہ کوئی رسالہ جامعہ ضروریات دین کا ایسا لکھا جاوے جس میں قصداً عقائد و اعمال و اخلاق و ادا حقوق و ملکات باطنی کی درستی کی تعلیم ہو اور تبعاً آداب معاشرت و تجارب عقلا و طریق تربیت اولاد و طریقہ حفظ صحت وغیرہ لکھا جاوے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ ضروری تمنا ایک مدت ہوئی کہ پوری ہو گئی اور اسی کیلئے ایک کافی رسالہ یعنی بہشتی زیور تالیف کیا گیا۔ سہولت کیلئے اسکے دس حصے کر دئے گئے۔ جو بحمد اللہ الگ الگ بھی اور مجموعۃً بھی دست بدست فروخت ہو رہے ہیں لیکن چونکہ اس کتاب نے مقبولیت عامہ حاصل کی ہے لہذا مختلف

اوقات میں مختلف مطابع میں طبع ہوتی رہی ان میں سے بعض مطبوعہ تو ایسی ہیں کہ ان میں
اس قدر غلطیاں ہیں کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ کتاب کو بالکل مسخ ہی کر دیا جائز کو ناجائز اور
بالعکس غرضکہ مطالب کتاب بھی خبط ہو گئے اور بعض نے مزید براں اس میں کتربیونت
بھی شروع کر دی یعنی بعض ابواب کو بالکل حذف کر کے طبع کیا اور بعض نے خط کو خفی کر کے
اجزا کم کر دیے اسپر طرہ یہ کہ قیمت وہی جو کہ اول بار کانپوری بہشتی زیور کی گئی تھی غرضکہ
جس جس کا جو جو دل چاہا اس میں تصرف کیا اور خوب دست تعدی دراز کیا لہذا ہم نے ان
امور پر نظر کر کے دوسرے ان لوگوں کی دام میں پھنسنے والے بھولے بھالے خریداروں
کی مصلحت سے زر کثیر صرف کر کے بہشتی زیور کے طبع کا خود قصد کیا اور اس کے ہر حصہ میں
جا بجا ضروری حواشی اور آخر میں مفید ضمیمے بھی شامل کر دیے جو بعد ملاحظہ حضرت ممدوح الصدر
دام فیضہم تیار ہوئے ہیں۔ تصحیح کا خاص اہتمام کیا گیا ہے اور جو بہشتی زیور اول کانپور
میں طبع ہوا تھا اسی سے نقل کیا جائے گا تاکہ کوئی بات چھوٹ نہ جاوے خط بھی انشاء اللہ
بہت عمدہ ہوگا غرضکہ کوشش اسکی ہے کہ جیسا یہ رسالہ حقیقتاً ایک در بے بہا ہے اسکی
صورت بھی ایسی بنائی جاوے اور با این ہمہ خوبی انشاء اللہ بعد طبع کے قیمت بھی کم رکھی
جاویگی۔ باقی رسالہ کی اور خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ یہ ایک عام
مقبول کتاب ہے جسکی خوبیوں کو ہر شخص جانتا ہے اور اس کا ہر گھر میں بلکہ ہر ہر شخص
کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اب اسکو طبع کرنا شروع کر دیا ہے امید ہے کہ شائقین
جلد درخواستیں دفتر میں ارسال فرما دیں گے اور ان نامکمل اور مسخ شدہ نسخوں کی
خرید سے احتراز کریں گے۔ وما علینا الا البلاغ۔ (زیر طبع)

بہشتی گوہر۔ یہ اسی کتاب کا گیارہواں حصہ ہے اس میں بھی حواشی اور ضمیمے زیادہ کئے
گئے ہیں زیر طبع۔

المشتہران
رفیق احمد و شبیر علی مالکان مطبع امداد المطابع تھانہ بھون